e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
# اودھنامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 25 , Issue, 119 Wednesday , January 28 2026 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۵) شمارہ نمبر(۱۱۹) لکھنؤ بروز بدھ ۲۸-جنوری ۲۰۲۶ء مطابق ۸-شعبان المعظم ۱۴۴۷ھ صفحات-۸

## آئین کو اپنے سے کمتر سمجھنا درست نہیں: اکھلیش یادو

لکھنؤ۔ سماج وادی پارٹی (ایس پی) کے قومی صدر اکھلیش یادو نے پی جے پی کو نشانہ بناتے ہوئے کہا ہے کہ اقتدار کے تکبر میں ڈوبی پی جے پی آئین کو اپنے سے کمتر سمجھنے کی غلطی کر رہی ہے، جو جمہوریت کے لیے انتہائی خطرناک ہے۔ انہوں نے کہا کہ عوام آج یہ سوال کر رہے ہیں کہ جب اپنے خلاف درج مقدمات ہٹوائے گئے تو یہ کام آئین کے کس آرٹیکل کے تحت کیا گیا۔ منگل کے روز سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ کے ذریعے اکھلیش یادو نے الزام عائد کیا کہ کچھ لوگ مسلسل ایشچ سے 'ساتھی سنتوں' کی توہین کر رہے ہیں اور توہین آمیز اصطلاحات کا استعمال کر کے سماج میں نفرت پھیلا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مائکو جیلے جیسے مقدس العقاد میں بھی منفی 'بلڈوزری سوچ' کی حمایت میں نعرے لگوا کر نہ ہی ہم آہنگی و نقصان پہنچانے کی کوشش کی گئی، جبکہ بنگلہ آرائی کرنے والوں کے خلاف مقدمات درج نہیں کیے جا رہے ہیں۔

## کسی کے ساتھ کوئی امتیازی سلوک برداشت نہیں کیا جائے گا: وزیر تعلیم

نئی دہلی۔ مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان نے یونیورسٹی گرانٹس کمیشن (یو جی سی) کے نئے ضوابط سے متعلق تنازعہ پر کہا کہ کسی کے ساتھ امتیازی سلوک یا ظلم کی اجازت نہیں دیں گے۔ یو جی سی کی طرف سے اعلیٰ تعلیمی اداروں میں مساوات کو فروغ دینے کے ضوابط، 2026 سے متعلق تنازعہ پر منگل کے روز نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے مسٹر دھرمیندر پردھان نے کہا کہ کوئی امتیازی سلوک برداشت نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ کسی کو بھی امتیازی سلوک کے نام پر ان ضابطوں کا غلط استعمال کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ اس سلسلے میں کوئی بھی ضابطہ لاگو نہیں کے دائرے میں ہوگا۔ یو جی سی سے متعلق نئے ضابطے پر سپریم کورٹ کی نگرانی میں ہیں۔ واضح رہے کہ یونیورسٹی گرانٹس کمیشن (یو جی سی) نے 13 جنوری کو ملک کے اعلیٰ تعلیمی اداروں میں ذات پات کی بنیاد پر امتیازی سلوک کو ختم کرنے کے لیے ضابطے نافذ کیے تھے۔

## ہندوستان اور ای یو کے درمیان 'مدر آف آل ڈیلز' سے امریکہ برہم

نئی دہلی۔ ہندوستان اور یورپی یونین (ای یو) نے طویل عرصے سے جاری آزاد تجارتی معاہدے (ایف ٹی اے) مذاکرات مکمل کر لیے ہیں۔ یہ اقدام ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی ٹیرف پالیسیوں سے دنیا کے کئی ممالک کے ساتھ تجارتی تعلقات میں تناؤ بڑھ گیا ہے۔ امریکہ نے ہندوستان پر خاص طور پر روس سے تیل خریدنے کے تحت الزامات عائد کیے ہیں۔ واضح رہے کہ ہندوستان اور یورپی یونین کے درمیان ایف ٹی اے مذاکرات 2007 میں شروع ہوئے تھے۔ اب فریقین نے کہا ہے کہ معاہدہ قانونی جانچ پڑتال کے لیے تیار ہے۔ اس کا باقاعدہ اعلان 27 جنوری کو کیا جا سکتا ہے۔ یورپی کمیشن کی صدر اورسولا وان ڈیر لیین نے اسے 'مدر آف آل ڈیلز' (تمام معاہدوں کی ماں) کہا ہے۔ اس دوران امریکی وزیر خزانہ اسکاٹ بیسنٹ نے کہا کہ ہندوستان روس سے خام تیل خریدتا ہے، اسے صاف کرتا ہے اور پھر یورپی ممالک وہی تیل مصنوعات خریدتے ہیں۔ ان کے بقول اس سے روس یوکرین جنگ کی مالی امداد ہو رہی ہے۔ انہوں نے یورپی کیا کہ یہی وجہ ہے کہ امریکہ نے ہندوستان پر 25 فیصد ٹیرف عائد کیا ہے بعد میں بڑھا کر 50 فیصد کر دیا گیا۔ ڈونالڈ ٹرمپ کی قیادت میں امریکہ نے کہا کہ اس نے روس یوکرین جنگ کو ختم کرنے کے لیے یورپ سے زیادہ قربانیاں دی ہیں۔

# ہند-یورپی یونین کے درمیان 18 سال بعد مفت تجارتی معاہدہ

### درآمد شدہ لگژری گاڑیوں پر ٹیرف 110 سے کم ہو کر 10، ہندوستانی کی 99 فیصد سے زیادہ مصنوعات اب یورپی ممالک میں کم یا بغیر ٹیکس کے فروخت ہوں گی

یہ تاریخی موقع ہے جب دنیا کی دو بڑی جمہوری طاقتیں اپنے تعلقات میں فیصلہ کن باب کھول رہی ہیں: پی ایم مودی

ہند-یوروپی یونین تجارتی معاہدہ نئی تاریخ کا آغاز: فان ڈیر لین

نئی دہلی (ایجنسی) ہندوستان اور یورپی یونین (ای یو) کے درمیان 18 سال کی طویل بات چیت کے بعد مکمل کو فری ٹریڈ ایگریمنٹ (FTA) طے پا گیا ہے۔ بھارت اور یورپی یونین کے رہنماؤں نے 16 جنوری ہندوستان ای یو سمٹ کے دوران اس کا اعلان کیا۔ جبرسان ایجنسی پی ٹی آئی کے مطابق اس معاہدے کے 2027 میں نافذ ہونے کا امکان ہے۔ اس ڈیل کے بعد بھارت میں درآمد ہونے والی یورپی گاڑیوں، جیسے بی ایم ڈبلیو اور مرسڈیز پر لگنے والا ٹیکس 110 سے کم ہو کر 10 رہ جائے گا۔ اس کے علاوہ یورپ سے بھارت آنے والی شراب اور وائن پر بھی ٹیکس کم ہو سکتا ہے۔ اس وقت یورپی ممالک کی شراب پر 150 ٹیرف لگتا ہے جسے کم کر کے 20 سے 30 فیصد کرنے کی تجویز ہے۔ بھارت دنیا کی چوتھی سب سے بڑی معیشت ہے، جبکہ یورپی یونین دوسری سب سے بڑی۔ دونوں مل کر عالمی جی ڈی پی کا تقریباً 25 اور دنیا کی کل تجارت کا تقریباً ایک تہائی حصہ رکھتے ہیں۔

وزیر اعظم نریندر مودی نے انٹیا ٹرمپ ویک 2026 سے خطاب کے دوران ہندوستان اور یورپی یونین کے درمیان طے پانے والے فری ٹریڈ ایگریمنٹ کا باضابطہ اعلان کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ معاہدہ دنیا کی دوبڑی معیشتوں کے درمیان مضبوط شراکت داری کی علامت ہے اور اس کے اثرات طویل مدت میں ہندوستانی صنعت، نوجوانوں کے مشیاء اور ہم شہریوں تک محسوس کیے جائیں گے۔ وزیر اعظم کے مطابق یہ سمجھوتہ ہندوستان کی مینوفیکچرنگ صلاحیت کو مزید تقویت دے گا۔ اس کے نتیجے میں یورپ کے ساتھ ہندوستان کا تجارتی حجم بڑھے گا اور دوطرفہ اقتصادی تعلقات کو نئی بلندی ملے گی۔ حکومت کا ماننا ہے کہ اس معاہدے سے سرمایہ کاری، روزگار اور اختراع مضبوط ہوا ہے۔ وزیر اعظم نے اس بات کی بھی وضاحت کی کہ ہندوستان اور یورپی یونین کے درمیان فری ٹریڈ ایگریمنٹ، ہندوستان اور برطانیہ کے درمیان پہلے سے موجود تجارتی سمجھوتے کو مزید تقویت دے گا۔ اس کے نتیجے میں یورپ کے ساتھ ہندوستان کا تجارتی حجم بڑھے گا اور دوطرفہ اقتصادی تعلقات کو نئی بلندی ملے گی۔ حکومت کا ماننا ہے کہ اس معاہدے سے سرمایہ کاری، روزگار اور تکنیکی تعاون کے دروازے مزید کھلیں گے۔

یورپی کمیشن کی صدر اورسلا فان ڈیر لین نے ہندوستان اور یورپی یونین کے درمیان تجارتی معاہدے کو ایک نئی تاریخ کا آغاز قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ دونوں فریق مستقبل میں اپنے اسٹریٹجک تعلقات کو مزید مضبوط بنائیں گے۔ انہوں نے وزیر اعظم نریندر مودی کی جانب سے منگل کو اس معاہدے کے اعلان کے بعد سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ میں کہا، ہندوستان اور یورپ آج تاریخ رقم کر رہے ہیں، ہم نے وہ معاہدہ کر لیا ہے جو مدر آف آل ڈیلز (سب تک کا سب سے بڑا معاہدہ) ہے۔ ہم نے دو اراب کی آبادی کا ایک آزاد تجارتی علاقہ تخلیق کیا ہے، جس سے فریقین کو فائدہ پہنچنے والا ہے۔ یورپی کمیشن کی صدر نے کہا، یہ صرف شروعات ہے، ہم اپنے اسٹریٹجک تعلقات کو مزید مضبوط کریں گے۔ اس سے قبل محترمہ فان ڈیر لین نے اپنے ساتھی اور یورپی کونسل کے صدر انتونیو کوسٹا کے ہمراہ صبح سی حیدرآباد ہاؤس میں جناب مودی کے ساتھ بات چیت کی۔ یورپی یونین کے یہ دونوں رہنما صبح گاندھی سماجی پراخراج عقیدت پیش کرنے راج گھاٹ گئے تھے۔ مسٹر کوسٹا نے بابائے قوم مہاتما گاندھی کی سماجی پرگل دائرہ نذر کرنے کی تصویر شیئر کرتے ہوئے عالمی امن کی خواہش کی۔ انہوں نے لکھا گاندھی جی کو یاد کرتے ہوئے سوشل میڈیا پر لکھا، اس دنیا میں ان کے اظہار آج بھی پہلے جیسی طاقت کے ساتھ گونج رہے ہیں۔ امن ہتھیاروں کی لڑائی سے نہیں، بلکہ مشکل حالات میں بھی قوموں کی جانب سے کیے گئے اور ہی گر کھائے کے انصاف کے راستے سے پیدا ہوگا۔

## یو جی سی کے نئے ضوابط کے خلاف سپریم کورٹ میں دو عرضیاں

### عرضیوں میں عام طبقے کے ساتھ امتیاز کا الزام

نئی دہلی: (ایجنسی) اعلیٰ تعلیمی اداروں سے متعلق یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کے نئے ضوابط کے خلاف مخالفت کا سلسلہ جاری ہے اور اب اس معاملے میں سپریم کورٹ میں ایک اور عرضی داخل کی گئی ہے۔ اس کے تازہ عرضی میں الزام عائد کیا گیا ہے کہ یو جی سی کے نئے ضوابط عام طبقے کے لیے امتیازی نوعیت کے ہیں اور یہ شہریوں کے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ یہ عرضی وکیل ونیت جندل کی جانب سے داخل کی گئی ہے، جن کا کہنا ہے کہ یو جی سی ریگولیشنز 2026 کا ضابطہ 3(سی) عام طبقے کے ساتھ غیر منصفانہ برتاؤ کو فروغ دیتا ہے۔ عرضی میں سپریم کورٹ سے گزارش کی گئی ہے کہ مذکورہ ضابطے کے نفاذ پر روک لگائی جائے اور 2026 کے ضوابط کے تحت بنائی گئی پوری نظام کار کو تمام ذاتوں اور طبقات کے افراد پر یکساں طور پر لاگو کیا جائے۔ عرضی میں کہا گیا ہے کہ ضابطہ 3(سی) مساوات کے اصول کے منافی ہے اور اس کے نتیجے میں اعلیٰ تعلیمی اداروں میں بعض طبقوں، بالخصوص عام طبقے، کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ عرضی گزار کے مطابق، برابری کے فروغ کے نام پر ایسا نظام قائم کیا جا رہا ہے جو درحقیقت نئے امتیازات کو جنم دے سکتا ہے اور بعض طلبہ کو تعلیم کے مواقع سے محروم کر سکتا ہے۔ یہ پہلا موقع نہیں ہے جب یو جی سی کے ان ضوابط کو کھلاف عظمیٰ میں چیلنج کیا گیا ہو۔ اس سے قبل بھی ایک عوامی مفاد کی عرضی کے ذریعے ضابطہ 3(سی) کو کمن مانا، امتیازی اور آئین کے خلاف قرار دیتے ہوئے منسوخ کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ اس عرضی میں موقف اختیار کیا گیا تھا کہ یہ ضابطہ آئین کے آرٹیکل 14 کے تحت مساوات کے حق، آرٹیکل 19 کے تحت آزادی اظہار اور آرٹیکل 21 کے تحت شخصی آزادی کی خلاف ورزی کرتا ہے۔

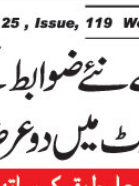

عرضی میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ نئے ضوابط یو جی سی ایکٹ 1956 کی روح اور اعلیٰ تعلیم میں مساوی مواقع فراہم کرنے کے بنیادی مقصد کے برخلاف ہیں۔ یاد رہے کہ یونیورسٹی گرانٹس کمیشن نے 13 جنوری کو اعلیٰ تعلیمی اداروں میں مساوات کے فروغ سے متعلق ضوابط 2026' نافذ کیے تھے، جن کے تحت تمام یونیورسٹیوں اور کالجوں میں ایکوئٹی کمیٹی تشکیل دینے اور امتیاز مخالف پالیسی نافذ کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔

## ممتا نے پہلے ای ڈی کو ہرایا، اب بی جے پی کو ہرائیں گی

### ایس پی سربراہ اکھلیش نے ممتا بنرجی کو بی جے پی کی سب سے مضبوط قومی حریف قرار دیا

کولکاتہ (ایجنسی) سماجوادی پارٹی کے سربراہ اور اتر پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے منگل (27 جنوری) کو مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی سے کولکاتہ میں ملاقات کی اور ترنمول کانگریس پر اپنا بھروسہ دکھایا ہے۔ اکھلیش یادو نے آئی۔ پیک چھاپے کی مذمت کرتے ہوئے ای ڈی کو ہدف تنقید بناتے ہوئے کہا کہ "مغربی بنگال میں جو لڑائی ہارنے کی لڑائی ہے۔ یہاں کے لوگ دیدی (ممتا بنرجی) کے ساتھ ہیں۔ یہ ہمارے ملک کے سیکولرازم کے ساتھ کھلواڑ کر رہے ہیں۔ مجھے خوشی ہے کہ دیدی نے ای ڈی کو شکست دی ہے۔ پی جے پی چین ڈرائیگا دونوں بھول جائے ہے۔" اکھلیش یادو کا کہنا ہے کہ "دیدی نے ای ڈی کو ہرایا ہے، وہ پی جے پی کو ہرائیں گی۔ پی جے پی اب بھی چین ڈرائیگا دونوں بھولی ہے۔" اکھلیش یادو نے مزید کہا کہ "بنگال سے انسانیت اور بھائی چارے کا پیغام دیا گیا تھا۔ ہماری تشدد یا سیاست نہیں چلے گی۔ ای ڈی بھی دیدی سے ہار گئی ہے۔ پی جے پی چین ڈرائیگا دونوں بھول جائے ہے۔" اکھلیش یادو نے مزید کہا کہ "بنگال سے لیے میں کہہ سکتا ہوں کہ پی جے پی یہاں بھی ہارے گی۔ یہاں کے لوگ محبت کے گیت سنتے ہیں نفرت کے نہیں۔" سماجوادی پارٹی کے سربراہ کا کہنا ہے کہ "ہم سب دیدی کو سپورٹ کریں گے۔ ایس آئی آر اصل میں این آر سی سے جاتے ہوئے سے وقت چھوڑی کی بات ہو رہی تھی، لیکن دیدی نے ڈیٹینشل ووٹ چھوڑی رک رہی ہے۔ انہوں نے ای ڈی، سی بی آئی اور آئی ٹی کے بدہدت مہارا شریعتیا ہے۔" واضح رہے کہ رواں ماہ 8 جنوری کو ای ڈی نے آئی۔ پیک سربراہ پرتیک جین کے گھر اور آفس پر چھاپہ مارا تھا۔ حالیہ مہم کے دوران ترنمول سپریمو ممتا بنرجی دفتوں جلیہوں پر پہنچتی ہیں۔ ریاستی پولیس کے ڈی جی راجیو کمار اور کولکاتہ پولیس کمشنر منوج ورما کے ساتھ جمعہ ممتا بنرجی پر آئی۔ پیک آفس سے کاغذات اٹھانے کے الزام کے ساتھ پہنچنے کے الزام عائد ہوئے تھے۔ انہوں نے الزام عائد کیا تھا کہ پی جے پی ای ڈی کا استعمال کر کے ترنمول کے امیدواروں کی فہرست ضبط کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔

## گورکھپور میں دو بڑے فلائی اوور منصوبوں کا افتتاح

### گورکھپور میں جدید انفراسٹرکچر سے آمد و رفت مزید آسان ہوگا: سی ایم یوگی

گورکھپور۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ جی نے آج ضلع گورکھپور میں برگدوا چوراہے سے جنیل روڈ پر نکھا جنگل بانی رام اسٹیشنوں کے درمیان سمپارٹ نمبر -5 اے پر 152.18 کروڑ روپے کی لاگت سے تعمیر شدہ 1,092 میٹر طویل چار لین ریلوے اوور برج اور 96.50 کروڑ روپے کی لاگت سے تعمیر شدہ 605 میٹر طویل برگدوا کوباغ جیل بائی پاس چار لین سڑک پر واقع خرابی چوراہے کے فلائی اوور کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر منعقدہ پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ آج گورکھپور شہر کے باشندوں کو ایک نیا راستہ ملا ہے، جس سے آمد و رفت آسان ہوگی۔ برگدوا نکھا اور برج اور خرابی چوراہے کے قریب فلائی اوور کی یہ دونوں سوغات ہم سب کو ملی ہیں۔ یہ دونوں منصوبے تقریباً 250 کروڑ روپے کی لاگت سے مکمل کیے گئے ہیں۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ آج سے پانچ سال پہلے یہ علاقہ ویران تھا، لیکن آج یہاں فرٹیلائزر کا تعلیم کارخانہ، فوجی اسکول، ایس ایس بی اور خوبصورت چلیج اتحال موجود ہیں۔ اسی کے قریب راپتی نگر میں رہائشی کالونی اور آسو بھون کی تعمیر بھی کی گئی ہے۔ اس علاقے کے نزدیک واقع نئی آزادی میڈیکل کالج بھی آج ایک نہ ایک اور شاندار روپ میں نظر آ رہا ہے۔ پہلے بکھرا ریلوے کراسنگ پر لوگوں کو گھنٹوں جام میں پھنسنا پڑتا تھا، لیکن فلائی اوور سن جانے سے اب جام سے نجات ملے گی۔ فرٹیلائزر اور اسپورٹس کالج کی طرف سفر اب مزید آسان اور سہل ہو گیا ہے۔

وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ جی نے کہا کہ ہم سب کو یاد ہے کہ سال 2017 کے بعد ڈبل انجن حکومت نے ترقی کے سفر کو آگے بڑھایا۔ 2017 سے پہلے اتر پردیش میں نہ بجلیاں محفوظ تھیں اور نہ ہی خاندان۔ ذات کے نام پر نوجوانوں کے مستقبل کے کھلواڑ کیا جاتا تھا اور لوگوں کو شناخت کا بحران لاحق تھا۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی جی کی قیادت میں اب مسائل نہیں بلکہ حل پر بات ہوتی ہے۔ اب گورکھپور کی شناخت علاج، پھر یا اسٹارٹ اپس سے نہیں بلکہ عالمی معیاری سرکوں، ایس، فرٹیلائزر، میڈیکل کالج، آئی ٹی یونیورسٹی، گیٹوے ایمیت سرمایہ کاری اور پورا وجل ایکسپریس وے کے گورکھپور لنک ایکسپریس وے سے ہے۔ آج گورکھپور سے بھارت اور نیپال اتر پردیش کا نیا گورکھپور بن چکا ہے۔ اتر پردیش اب بیمار ریاست سے نکل کر ترقی کا انجن بن گیا ہے اور آج ایک فساد سے پاک ریاست ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ پہلے حکومت نے نوجوانوں کے لیے روزگار کے مواقع فراہم کیے ہیں۔ ڈبل انجن حکومت نے سرکاری کے ساتھ نجی شعبے میں بھی روزگار کے دروازے کھولے ہیں۔ بہتر سیکورٹی، مضبوط انفراسٹرکچر اور اسکل ڈیولپمنٹ کی بدولت سرمایہ کاری کا بہترین ماحول تیار ہوا ہے۔ گزشتہ برسوں میں اتر پردیش میں 45 لاکھ کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کی تجاویز آئی ہیں، جو 1.5 کروڑ نوجوانوں کے لیے روزگار کی ضمانت ہیں۔

## بجٹ سیشن میں حکومت کو گھیرے گی کانگریس

نئی دہلی: پارلیمنٹ کے بجٹ سیشن سے قبل کانگریس نے حکومت کو گھیرنے کے لیے اپنی حکمت عملی طے کر لی ہے۔ کانگریس پارلیمانی اسٹریٹجی گروپ کی ایک اہم میٹنگ کانگریس پارلیمانی پارٹی کی چیئرپرسن سونیا گاندھی کی صدارت میں ان کی رہائش گاہ پر منعقد ہوئی، جس میں بجٹ سیشن کے دوران اٹھائے جانے والے اہم قومی، معاشی اور سماجی مسائل پر تفصیلی غور و خوض کیا گیا۔ اس اجلاس میں کانگریس صدر ملکارجن کھرگے، لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی سمیت پارٹی کے سینئر لیڈر اور ارکان پارلیمنٹ موجود رہے۔ میٹنگ کے بعد کانگریس کے رکن پارلیمنٹ ناصر حسین نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا کہ پارٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ بجٹ اجلاس میں حکومت سے سخت سوالات پوچھے جائیں گے۔

## یوپی گینگسٹر ایکٹ اور بھارتیہ نیائے سنہتا کی دفعات میں ٹکراؤ

### سپریم کورٹ نے اتر پردیش سے جواب طلب کیا

نئی دہلی۔ (یو این آئی) سپریم کورٹ نے منگل کے روز اتر پردیش گینگسٹرز و انسداد سماج مخالف سرگرمیاں (روک تھام) ایکٹ، 1986 اور بھارتیہ نیائے سنہتا، 2023 (بی این ایس) کی دفعہ 111 (منظم جرائم) کے درمیان مبینہ آئینی عدم مطابقت کے معاملے پر اتر پردیش حکومت سے جواب طلب کیا ہے۔ جسٹس جے بی پاردی والا اور جسٹس کے وی وشوناتھن پر مشتمل بنچ یوپی گینگسٹرز ایکٹ کے تحت ملزم قرار دیے گئے متعدد افراد کی جانب سے دائر درخواستوں کی ایک مجموعی سماعت کر رہی تھی۔ 22 جنوری کو سماعت کے دوران سینئر وکیل بھرت آنند تیواری، سدھارتھ دیویے، ونے ڈوارے، اوست کمار اور شیکھر بالھگ نے ریاستی قانون اور حالی ہی میں نافذ مرکزی قانون کے درمیان آئینی ٹکراؤ کا مسئلہ اٹھایا تھا۔ درخواستوں میں یوپی گینگسٹرز ایکٹ کی دفعہ 3 (سزا)، دفعہ 12 (خصوصی عدالتوں کے ذریعے مقدمات کی ترتیج)، دفعہ 14 (جائیداد کی قسطی)، دفعہ 15 (جائیداد کی حوالگی)، دفعہ 16 (جائیداد کے حصول کی نوعیت کی جانچ) اور دفعہ 17 (جانچ کے بعد احکامات) کو چیلنج کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اتر پردیش گینگسٹرز و انسداد سماج مخالف سرگرمیاں (روک تھام) قواعد، 2021 کی بعض دفعات۔ قاعدہ 16(3)، 22، 35، 37(3) اور 40۔ کو بھی غیر آئینی قرار دینا کیا گیا ہے۔ درخواست گزاروں نے دلیل دی ہے کہ یہ دفعات آئین کے آرٹیکل 14، 19، 21 اور 300-اے کی خلاف ورزی کرتی ہیں۔

## مہاکالیشور مندر میں وی آئی پی درشن کے نظام میں مداخلت کرنے سے سپریم کورٹ کا انکار

نئی دہلی، 27 جنوری (یو این آئی) سپریم کورٹ نے منگل کے روز اجین کے مہاکالیشور مندر میں وی آئی پی درشن نظام کو چیلنج کرنے والی عرضی سماعت کرنے سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ یہ معاملہ عدالتی فیصلے کی دائرہ میں نہیں آتا ہے۔ چیف جسٹس کی سربراہی میں جسٹس آر مہادیون اور جسٹس جوجمالیہ باگچی پر مشتمل بنچ عام عقیدت مندوں کو ورک کرمندر کے مقدس مقام میں مبینہ وی آئی پی پوجا بھیجنے کرنے کی اجازت دینے کے بارے میں عرضی گزار درپن اوستھی کی طرف سے دائر درخواست پر سماعت کر رہی تھی۔ سپریم کورٹ کی غیر آمادگی کے بعد درخواست گزار نے درخواست واپس لینے کی اجازت مانگی جسے بنچ نے قبول کر لیا۔ درخواست گزار کی نمائندگی کرنے والے وکیل وشنو شنکر جین نے استدلال کیا کہ یہ نظام آئین کے آرٹیکل 14 کی خلاف ورزی کرتا ہے اور مندر میں داخلے کے لیے یکساں پالیسی ہونی چاہیے۔

## بجٹ اجلاس سے قبل کل جماعتی اجلاس، 39 پارٹیوں نے لیا حصہ

### حکومت تمام سیاسی جماعتوں کی تجاویز سننے کیلئے تیار: رجیجو ☆ اپوزیشن نے حکومت پر قانون سازی کے ایجنڈے پیش کرنے میں ناکامی کا الزام لگایا

نئی دہلی۔ پارلیمنٹ کا بجٹ اجلاس 28 جنوری سے شروع ہونے والا ہے، جس کے پیش نظر پارلیمانی امور کے وزیر کرن رجیجو نے منگل کے روز کہا کہ حکومت تمام سیاسی جماعتوں کی تجاویز سننے کے لیے تیار ہے۔ وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ کے زیر صدارت منعقدہ آل پارٹی میٹنگ کے بعد پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے، رجیجو نے پارلیمانی ضوابط پر عمل کرنے کی اہمیت پر زور دیا اور اجلاس کو حسن و خوبی جاری رکھنے میں تعاون کی اپیل کی۔ مسٹر رجیجو نے نامہ نگاروں کو بتایا، حکومت کو کسی بھی قسم کی تجاویز سن کر ہمیشہ خوشی ہوگی۔ ضوابط کے مطابق، بجٹ صرف بجٹ پر ہونی چاہیے۔ صدر جمہوریہ بجٹ اجلاس کے آغاز پر پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس سے خطاب کریں گی۔ اس کے بعد صدر جمہوریہ کے خطاب پر شکریہ کی تحریک پیش کی جائے گی جس میں تمام جماعتیں شرکت کریں گی۔ انہوں نے بنگلہ آرائی کے خلاف متنبہ کرتے ہوئے کہا، حکومت ہمیشہ سننے کے لیے تیار ہے، لیکن اگر ہر بار اپوزیشن جماعتیں بنگلہ برپا کریں اور ایوان کو چلنے نہ دیں، تو مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ یہ اجلاس، جو 28 جنوری سے 2 اپریل تک (درمیان میں وقفے کے ساتھ) منعقد کیا جائے گا، لوک سبھا اور راجیہ سبھا کے مشترکہ اجلاس سے صدر جمہوریہ دروپدی مرمو کے خطاب کے ساتھ شروع ہوگا۔

مؤرخہ 29 جنوری کو اقتصادی سروے پیش کیا جائے گا اور یکم فروری کو مالی سال 27-2026 کا مرکزی بجٹ پیش کیا جائے گا۔ وزیر خزانہ نرملا سیتا رمن مسلسل نویں بار بجٹ پیش کریں گی۔ اپوزیشن جماعتوں نے اجلاس سے قبل منگل کے روز یہاں منعقدہ کل جماعتی اجلاس میں قانون سازی کے ایجنڈے پیش کرنے میں ناکام ہونے پر حکومت کی تنقید پیش کی ہے۔ لوک سبھا میں کانگریس کے چیف وہپ کے سریش نے میٹنگ کے بعد نامہ نگاروں کو بتایا کہ کل جماعتی اجلاس میں مختلف لیڈروں نے حکومت پر بل کے خاکہ میں قانون سازی کا ایجنڈا فراہم نہ کرنے کا الزام لگایا۔ حکومت کی نمائندگی کرنے والے وزراء نے کہا کہ ایجنڈا بعد میں فراہم کیا جائے گا۔ مسٹر سریش نے کہا کہ حکومت بل کو متعارف کرانے سے پہلے ان کی کاپیاں بھی وقت پر فراہم نہیں کرتی ہے۔ واضح رہے کہ حکومت نے کل بجٹ اجلاس شروع ہونے سے پہلے پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے کام کاج کو یقینی بنانے کے لیے منگل کے روز یہاں آل پارٹی میٹنگ بلائی تھی۔ مرکزی وزیر راج ناتھ سنگھ نے میٹنگ کی صدارت کی۔ بجٹ دو مرحلوں میں پیش کیا جائے گا۔

کانگریس پارٹی نے پارلیمنٹ کے بجٹ اجلاس سے قبل منگل کے روز یہاں منعقدہ کل جماعتی اجلاس میں قانون سازی کے ایجنڈے پیش کرنے میں ناکام ہونے پر حکومت کی تنقید کی ہے۔ لوک سبھا میں کانگریس کے چیف وہپ کے سریش نے میٹنگ کے بعد نامہ نگاروں کو بتایا کہ کل جماعتی اجلاس میں مختلف لیڈروں نے حکومت پر بل کے خاکہ میں قانون سازی کا ایجنڈا فراہم نہ کرنے کا الزام لگایا۔ حکومت کی نمائندگی کرنے والے وزراء نے کہا کہ ایجنڈا بعد میں فراہم کیا جائے گا۔ مسٹر سریش نے کہا کہ حکومت بل کو متعارف کرانے سے پہلے ان کی کاپیاں بھی وقت پر فراہم نہیں کرتی ہے۔ واضح رہے کہ حکومت نے کل بجٹ اجلاس شروع ہونے سے پہلے پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے کام کاج کو یقینی بنانے کے لیے منگل کے روز یہاں آل پارٹی میٹنگ بلائی تھی۔ مرکزی وزیر راج ناتھ سنگھ نے میٹنگ کی صدارت کی۔ بجٹ دو مرحلوں میں پیش کیا جائے گا۔

Republic Day
भारत के 77वें गणतंत्र दिवस के शुभ अवसर पर, **राजकीय तकमील-उत्तिब कॉलेज एवं चिकित्सालय, लखनऊ** की ओर से उत्तर प्रदेश राज्य सरकार तथा स्वास्थ्य एवं चिकित्सा शिक्षा विभाग के समस्त अधिकारियों एवं कर्मचारियों की हार्दिक शुभकामनाएँ एवं बधाई प्रेषित करता हूँ। राज्य सरकार द्वारा चिकित्सा शिक्षा, जनस्वास्थ्य सेवाओं तथा आयुष प्रणालियों के विकास हेतु किए जा रहे निरंतर प्रयास प्रदेश की स्वास्थ्य व्यवस्था को सुदृढ़ करने में महत्वपूर्ण योगदान दे रहे हैं। आपके मार्गदर्शन एवं सहयोग से हमारे जैसे शासकीय संस्थान गुणवत्तापूर्ण शिक्षा एवं सेवाएँ समाज तक पहुँचा पा रहे हैं।
हम यह कामना करते हैं कि आपके नेतृत्व में प्रदेश निरंतर प्रगति के पथ पर अग्रसर रहे तथा स्वास्थ्य, शिक्षा एवं सामाजिक कल्याण के क्षेत्र में नई उपलब्धियाँ प्राप्त करे।
पुनः एक बार, गणतंत्र दिवस की हार्दिक शुभकामनाओं सहित।

प्रो. अब्दुल क़वी
प्रधानाचार्य एवं अधीक्षक

# اسرائیل نے رفح کراسنگ کھولنے کا اعلان کر دیا

## اسرائیلی فوج کا ایک ہی دن میں جنوبی لبنان پر دوسرا حملہ ☆ اسرائیل کی جنوبی لبنان میں جنگ بندی کی خلاف ورزی، ایک ہلاک اور دو زخمی

قاہرہ: فلسطینی بے صبری سے رفح بارڈر کراسنگ کے دوبارہ کھلنے کا انتظار کر رہے ہیں۔ رفح کراسنگ غزہ کی واحد ایک ایسی بات ہے جو بیرونی دنیا کا واحد گیٹ وے ہے۔ یہ کراسنگ جنگ سے پہلے اسرائیل کے کنٹرول میں نہیں تھا۔ یہ رفح کراسنگ اسرائیل کی جانب سے غزہ میں آخری برطانی رائن گولی کی باتیات برآمد ہونے کے اعلان کے بعد رفح کراسنگ کے کھلنے کا راستہ صاف ہو گیا ہے، کیونکہ اسرائیل نے کہا تھا کہ جب گیولی کی باتیات کی کارروائی مکمل ہو جائے گی تو وہ رفح کراسنگ کو کچھ شرائط کے ساتھ کھول دے گا۔ جنگ سے پہلے رفح کراسنگ پر مصر کا کنٹرول تھا۔ اس کے کھلنے کے اعلان کو امریکہ کی ثالثی میں ہونے والی جنگ بندی کے دوسرے مرحلے کے آغاز کے طور پر دیکھا جا رہا ہے، حالانکہ اسے پہلے مرحلے میں ہی کھولنے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ یہ فیصلہ ابھی واضح نہیں ہے کہ کراسنگ کب کھلے گی۔ یہ بھی واضح نہیں ہے کہ کراسنگ کے دونوں سروں سے لوگوں کی آمد و رفت کی اجازت ہوگی یا نہیں۔ اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو کے دفتر نے اتوار کو دعویٰ کیا کہ اسرائیل نے رفح کراسنگ صرف پیدل چلنے والوں کے لیے کھول اسرائیلی جانچ کے ساتھ دوبارہ کھولنے پر اتفاق کیا ہے۔ حماس نے پیر کو ایک بیان میں اسرائیل سے رفح کراسنگ کو دونوں سروں میں بغیر پابندیوں کے کھولنے کا مطالبہ کیا ہے۔ غزہ کے روزمرہ کے امور کی انتظامیہ کی نئی فلسطینی کمیٹی کے سربراہ علی شاہ نے گزشتہ ہفتے کہا تھا کہ اس کراسنگ کو اس ہفتے کھول دیا جائے گا تاکہ غزہ میں آنے اور جانے کی سہولت فراہم کی جا سکے۔ رفح کراسنگ کو دوبارہ کھولنے سے غزہ کے باشندوں کے لیے طبی علاج حاصل کرنے، بین الاقوامی سفر کرنا یا مصر میں خاندان سے ملنے میں آسانی ہو جائے گی۔ مصر لاکھوں فلسطینیوں کا گھر ہے۔ مقامی اندازوں سے پتہ چلتا ہے کہ 22,000 سے زیادہ مریض اور زخمی لوگ، جن میں تقریباً 5,200 بچے بھی شامل ہیں، اسرائیلی بمباری کی وجہ سے علاج کے لیے سفر کرنے سے قاصر ہیں۔ کراسنگ کے دوبارہ کھلنے سے غزہ کی تباہ حال معیشت کو بہتری لانے میں بھی مدد مل سکتی ہے، کیونکہ فلسطینیوں کا تیار کردہ زیتون کا تیل اور دیگر مصنوعات مصر اور پوری عرب دنیا میں بڑے پیمانے پر فروخت ہوتی ہیں۔ اسرائیل نے یہ بھی کہا ہے کہ غزہ سے نکلنے کے خواہشمند فلسطینیوں کو اسرائیل اور مصری سکیورٹی کی منظوری لینا ہوگی۔ مصر کا کہنا ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ دونوں سروں میں کراسنگ فوری طور پر کھول دی جائے، تاکہ مصر میں موجود فلسطینی غزہ میں داخل ہو سکیں۔ مصر فلسطینی پناہ گزینوں کو اس ملک میں مستقل طور پر آباد کرنے کا مخالف رہا ہے۔ غزہ کا بیشتر حصہ ملبے میں تبدیل ہو چکا ہے۔ اقوام متحدہ کے مطابق اس علاقے کی 20 لاکھ سے زائد آبادی کو ایندھن، خوراک، ادویات اور مشینوں کی بڑے پیمانے پر ضرورت ہے۔ جب کہ کچھ امداد کراسنگ کے ذریعے داخل ہوئی ہے، لیکن ہزاروں ٹرک کراسنگ کی دوسری جانب مہینوں سے قطار میں کھڑے ہیں اور داخل ہونے کے اجازت نامے کے منتظر ہیں۔ اقوام متحدہ کے ترجمان اسٹیفن دوجارک نے پیر کو کہا کہ: ہم یہ واضح کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ رفح کھولنے کا اصل مطلب کیا ہے۔ اس پر عمل درآمد کیسے کیا جائے گا؟ انہوں نے امید ظاہر کی کہ انسانی امداد کو دخلے کی اجازت دی جائے گی۔ جنگ سے قبل رفح کراسنگ سامان اور لوگوں سے بھری ہوئی تھی۔ اگر یہ غزہ میں چار دیگر سرحدی گزرگاہوں میں لیکن وہ اسرائیل کے ساتھ مشترکہ ہیں اور صرف رفح، جو علاقے کو دوسرے پڑوسی ملک سے جوڑتا ہے۔ 7 اکتوبر 2023 کو حماس کے زیر قیادت عسکریت پسندوں کی طرف سے جنوبی اسرائیل پر حملہ کرنے کے بعد مصر نے رفح کراسنگ کے ذریعے امدادی پرواز پر پابندیاں سخت کر دی تھیں۔ اسرائیل نے مئی 2024 میں اپنی جارحیت کے ایک حصے کے طور پر غزہ کے اطراف کا کنٹرول سنبھال لیا اور کبھی کبھار طبی انخلاء کے علاوہ کراسنگ کو بند ہی رکھا ہے۔ یہ واضح نہیں ہے کہ جنگ ختم ہونے کے بعد رفح کراسنگ کے اطراف کے علاقے کو کون کنٹرول کرے گا۔ یہ کراسنگ غزہ کی تعمیر نو میں بھی مرکزی حیثیت رکھتی ہے۔

☆ اسرائیلی فوج نے ایک بیان میں کہا ہے کہ اس نے پیر کے روز جنوبی لبنان پر ایک اور حملہ کیا، جس میں حزب اللہ کے ایک رکن کو نشانہ بنایا گیا۔ فوجی بیان کے مطابق یہ حملہ ناباطیہ کے علاقے میں کیا گیا اور عمومی کیا گیا کہ یہ کارروائی حزب اللہ کی جانب سے جنگ بندی معاہدے کی مبینہ بار بار خلاف ورزیوں کے جواب میں کی گئی۔ اس سے قبل پیر کے روز لبنان ڈیفینس ناٹی معاتی نے ٹیزدیب سائٹ نے اطلاع دی تھی کہ اسرائیلی فورسز نے جنوبی لبنان کے شہر بنرُ پر حملہ کیا، جس کے نتیجے میں النائی وی کے پروگرام میزبان شیخ علی نورالدین جاں بحق اور دو دیگر افراد زخمی ہو گئے۔ بعد ازاں اسرائیلی فوج نے اس حملے کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ ہلاک ہونے والے علی نورالدین حزب اللہ کے آئرلی یونٹ کے سربراہ تھے۔ فوج کے مطابق یہ حملہ بھی حزب اللہ کی مبینہ جنگ بندی خلاف ورزیوں کے دوران میں کیا گیا۔ واضح رہے کہ 27 نومبر 2024 کو جنگ بندی کے نفاذ کے باوجود اسرائیلی فوج لبنان پر وقفے وقفے سے حملے کر رہی ہیں اور حزب اللہ کی جانب سے مبینہ خلاف ورزیوں کا حوالہ دیتے ہوئے لبنان-اسرائیل سرحد پر پانچ اہم مقامات پر اپنی پوزیشنیں برقرار رکھے ہوئے ہیں۔

☆ اسرائیل نے جنوبی لبنان میں اپنے ہوائی حملے میں ایک شخص کو ہلاک اور دو کو زخمی کر دیا، یہ اس جنگ بندی کی تازہ ترین خلاف ورزی ہے جو نومبر 2024 سے نافذ عمل ہے۔ لبنان کی وزارت صحت عامہ نے کہا ہے کہ یہ حملہ پیر کے روز شہر صور میں ہوا۔ وزارت کے پبلک ہیلتھ ایمرجنسی آپریشنز سینٹر کے بیان میں کہا گیا کہ حملے کے نتیجے میں ایک شخص ہلاک اور دو زخمی ہوئے۔ لبنان کی سرکاری قومی نیوز ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ ایک اسرائیلی ڈرون نے صور کے مضافات میں ایک گاڑی کو نشانہ بنایا۔ ان ایرا نے یہ بھی بتایا کہ اسرائیلی ڈرونز جنوبی لبنان کے مختلف زیر باران اور بسالریہ کے اوپر پرواز کر رہے تھے، جبکہ ایک اور ڈرون نے عدیسہ کلا ماکیا سڑک پر واقع ایک سنگ مرمری فیکٹری پر صوتی بم گرایا۔ بعد ازاں النائی گروہ حزب اللہ نے اعلان کیا کہ صور میں حملے میں النائی وی کے صحافی علی نورالدین ہلاک ہو گئے جب ان کی گاڑی کو نشانہ بنایا گیا۔ حزب اللہ نے اپنے بیان میں کہا کہ یہ قتل دشمن کی اس بات کی خطرناک وارننگ ہے کہ وہ اپنی حملوں کو جاری رکھتے ہوئے تمام اقسام اور شعبوں میں میڈیا کو بھی شامل کر رہا ہے۔ بیان میں مزید کہا گیا ہم اسرائیلی دشمن کی جانب سے صحافی نورالدین کے خلاف کیے گئے خائنانہ قاتلانہ جرم کی شدید مذمت کرتے ہیں۔ ایک علیحدہ رپورٹ میں کہا گیا کہ ایک اسرائیلی ٹینک نے جنوبی لبنان کے ضلع بنت جبیل کے قصبے تیارون کے مضافات میں ایک گھر کو نشانہ بنایا۔ ایجنسی نے یہ بھی رپورٹ کیا کہ ایئرون کے مضافات میں واقع ہریک علاقے کو جنبل البت میں نئی قائم کی گئی اسرائیلی عسکری چوکی سے فائر کیے گئے متعدد مارٹر شیل سے نشانہ بنایا گیا۔ اسرائیل نے جنگ بندی کی خلاف ورزیوں میں متکثرون لبنانیوں کو ہلاک کیا ہے اور وہ حالیہ جنگ میں قبضہ کیے گئے پانچ لبنانی پہاڑی ٹیلوں کے علاوہ دیگر اہم علاقوں پر بھی قابض ہے جو دہائیوں سے اس کے قبضے میں ہیں۔ لبنانی حکام کے مطابق اسرائیل نے اکتوبر 2023 میں لبنان کے خلاف فوجی جارحیت شروع کی اور ستمبر 2024 میں اسے مکمل پیمانے پر جنگ میں تبدیل کر دیا، جس میں 4,000 سے زائد افراد ہلاک اور تقریباً 17,000 دیگر زخمی ہوئے۔

# ایکواڈور میں چار مسلح حملوں میں کم از کم 8 افراد ہلاک

کیٹو، 27 جنوری (یو این آئی/زنہوا) ایکواڈور کے ساحل صوبے منابی کے شہروں مانتا اور مونٹیکرسٹی میں اتوار کی شب پیش آنے والے چار مسلح حملوں میں کم از کم آٹھ افراد ہلاک ہو گئے۔ مقامی میڈیا نے پیر کے روز یہ اطلاع دی۔ پولیس تحقیقات کے حوالے سے بتایا گیا کہ فائرنگ کے یہ واقعات مقامی وقت کے مطابق شام 7 بج کر 50 منٹ سے رات 10 بج کر 50 منٹ کے درمیان مختلف مقامات پر پیش آئے۔ پہلا حملہ مونٹیکرسٹی کے علاقے لاس آرٹیسانوس میں ہوا، جہاں سڑک پر پیدل چلتے ہوئے ایک جوڑے کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ چند منٹ بعد ایک دیگر حملے میں ایک شخص کو اس وقت قتل کر دیا گیا جب وہ کھلے مقام پر بیٹھا تھا۔ پولیس نے ایک مشتبہ شخص کو حراست میں لے کر 9 ملی میٹر پستول کی میگزین بھی برآمد کر لی۔ تیسرا واقعہ مانتا کے علاقے بیلاویستا میں پیش آیا، جہاں ایک حملہ آور ایک گھر میں داخل ہوا اور خاندانی تقریب کے دوران ایک شخص کو گولی مار دی۔ پڑوسیوں نے حملہ آور کو پکڑ لیا، جو اس دوران زخمی بھی ہو گیا۔ سب سے ہلاکت خیز حملہ رات 10 بج کر 50 منٹ پر مونٹیکرسٹی کے یونیورسٹی پرواینو پیش میں ہوا، جہاں مسلح افراد نے دو گاڑیوں سے ایک گروہ پر اندھا دھند فائرنگ کی، جس کے نتیجے میں چار افراد ہلاک اور پانچ زخمی ہو گئے۔ ان واقعات کے بعد سرکاری اعداد و شمار کے مطابق ضلع مانتا میں جو ایک اہم بندرگاہ اور سیاحتی علاقہ ہے، جنوری 2026 کے دوران اب تک 51 پرتشدد اموات ریکارڈ ہو چکی ہیں۔

# ٹرمپ نے وینزویلا میں سیاسی قیدیوں کی رہائی کو ایک مضبوط انسانی قدم قرار دیا

واشنگٹن: امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے وینزویلا میں سیاسی قیدیوں کی رہائی کا خیر مقدم کیا۔ انہوں نے کہا کہ رہائی کا عمل تیزی سے جاری ہے اور وینزویلا کا ایک مضبوط انسانی قدم ہے۔ ٹروتھ سوشل پر ایک پوسٹ میں ٹرمپ نے کہا کہ مجھے یہ اطلاع دیتے ہوئے خوشی ہو رہی ہے کہ وینزویلا اپنے سیاسی قیدیوں کو تیزی سے رہا کر رہا ہے اور مستقبل قریب میں اس میں اضافہ ہوگا۔ انہوں نے وینزویلا کے قانون کو بھی سراہتے ہوئے کہا کہ میں وینزویلا کی قیادت کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اس مضبوط انسانی ہمدردی کی کارروائی پر متفق ہیں، اگرچہ ایک بیان میں ایک سینئر ملٹری اہلکار نے کہا کہ رہائی کا عمل جاری ہے اور وینزویلا کی حکومت نے ایک وعدے کے تحت کی ہے۔ وینزویلا کے سرکاری میڈیا نے پیر کو بتایا کہ 100 سے زیادہ سیاسی قیدیوں کو رہا کیا گیا۔ فیور سرکاری تنظیم فورو پینل کے مطابق امریکی دباؤ پر قیدیوں کو بتدریج رہا کیا جا رہا ہے۔ فرانس 24 کے مطابق، فورو پینل نے سوشل میڈیا پر لکھا کہ "آج صبح تک وینزویلا میں 104 سیاسی قیدیوں کی رہائی کی تصدیق کرتے ہیں۔ فورو پینل کے ڈائریکٹر الفریڈو ریویرو نے کہا کہ تنظیم ملک بھر کی جیلوں سے رہائی پانے والوں کی شناخت کی تصدیق کر رہی ہے۔ فرانس 24 نے اطلاع دی ہے کہ یہ رہائی وینزویلا کی عبوری وزیر داخلہ ڈیلسی روڈریگز کی حکومت نے ایک وعدے کے تحت کی ہے۔ ڈیلسی روڈریگز نے اس ماہ کے شروع میں بائیس بازو کے صدر نکولس مادورو کو امریکی افسران فورسز کے ہاتھوں پکڑے جانے کے بعد اقتدار سنبھالا تھا۔ انہوں نے مادورو کے مخالفین قیدیوں کو سینکڑوں کی تعداد کو رہا کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

# امریکہ میں شدید برفانی طوفان، ہلاکتوں کی تعداد 28 ہوئی

## واشنگٹن میں برفانی ایمرجنسی بدھ کی صبح تک بڑھائی گئی

نیویارک، 27 جنوری (یو این آئی/زنہوا) امریکہ کے تقریباً ایک درجن ریاستوں میں گزشتہ ہفتے آنے والے شدید برفانی طوفان کے باعث کم از کم 28 افراد ہلاک ہو گئے۔ طوفان کے نتیجے میں بڑے پیمانے پر بجلی کی سپلائی منقطع رہی جبکہ متعدد پروازیں منسوخ کرنی پڑیں اور طوفان کے سبب اسکول بند رہے۔ ہلاکتوں میں میساچوسٹس اور اوہائیو میں برف ہٹانے والی گاڑیوں کے نیچے آ کر جاں بحق ہونے والے دو افراد بھی شامل ہیں، جبکہ ٹرکنس اور ٹینیسی میں برف پر پھسلنے کے دوران پیش آنے والے حادثات میں بھی اموات ہوئیں۔ نیویارک سٹی میں حکام کے مطابق آٹھ افراد شدید سردی کے دوران باہر مردہ حالت میں پائے گئے۔ شمال مشرقی ریاست میساچوسٹس سے لے کر جنوبی ریاست ٹیکساس تک سڑکیں برف اور جمی ہوئی بارش کی وجہ سے پھسلن کا شکار ہیں اور کئی مقامات پر 30 سینٹی میٹر سے زائد برف پڑی۔ بعض جنوبی ریاستوں میں رائکیلیں کو کسی سردی کا سامنا کرنا پڑا جو کئی دہائیوں میں نہیں دیکھی گئی تھی۔ اتوار کے روز امریکہ میں 12,500 سے زائد پروازیں منسوخ کی گئیں، جو 2020 میں کووڈ-19 وبا کے آغاز کے بعد کسی ایک دن میں سب سے زیادہ منسوخیاں ہیں۔ نیویارک سٹی میں پیر کے روز تمام سرکاری اسکول بند رہے اور طلبہ نے گھروں سے آن لائن تعلیم حاصل کی۔ میئنٹل ویدرسروس کے مطابق اتوار کو پیر طوفانی نظام پیر کو مشرقی ساحل سے ہٹ کر بحر اوقیانوس کی جانب بڑھنے کی توقع ہے جس کے باعث آئندہ کئی دنوں تک شدید حرارت نقطہ انجماد سے نیچے رہنے کا امکان ہے۔

واشنگٹن ڈی سی میں برفانی طوفان کے باعث نافذ کی گئی ایمرجنسی بدھ کی صبح تک بڑھا دی گئی ہے۔ یہ اعلان میئر میوریل باؤزر نے کیا۔ میئر باؤزر نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر لکھا: "نیا اعلان: واشنگٹن ڈی سی میں برفانی ایمرجنسی بدھ کی صبح 9:30 بجے (14:30 جی ایم ٹی) تک بڑھا دی گئی ہے۔" پیر کی شب میڈیا بریفنگ کے مطابق امریکہ میں برفانی طوفان کے باعث ہلاکتوں کی تعداد 26 تک پہنچ گئی۔ شدید موسمی حالات کے نتیجے میں 5 ہزار سے زائد پروازیں منسوخ ہو گئیں جبکہ 8 لاکھ سے زیادہ گھروں میں بجلی کی سپلائی معطل رہی۔

# قاتل مسخرہ: بچوں کو ہنسانے والے درندہ صفت جوکر کا عبرتناک انجام

واشنگٹن، 27 جنوری (یو این آئی) امریکہ کی تاریخ کے بدنام ترین سیریل کلرز میں شمار کیا جانے والا 33 افراد کا قاتل مسخرہ جان وین گیسی، جسے میڈیا نے "کلرکاؤن" کا لقب دیا تھا، ایک بار پھر خبروں میں ہے۔ دنیا کی تاریخ میں کچھ ایسے ہی خطرناک قسم کے سیریل کلرز گزرے ہیں جنہوں نے ظلم اور بربریت کی ناقابل فراموش داستانیں رقم کیں، ایسے لوگ بظاہر تو انسان نظر آتے ہیں لیکن ان میں انسانیت نام کی کوئی چیز نہیں ہوتی۔ جان وین گیسی جو اپنے کھلے میں ایک تعمیراتی مزدور اور سیاست میں سرگرم شخص کے طور پر جانا جاتا تھا، خفیہ طور پر ایک خطرناک سیریل کلر اور قاتل مسخرہ تھا۔ اس کے گھر کے نیچے موجود تہہ خانے سے نوجوانوں کی 30 لاشیں برآمد ہوئیں۔ سال 1978 میں ایک 15 سالہ لڑکے کے غائب ہونے کے بعد پولیس نے جان وین گیسی پر شک کی بنیاد پر تحقیقات کیں تو انکشاف ہوا کہ وہ 33 افراد کے قتل میں بھی ملوث تھا، اس کے جرائم کی فہرست میں متقولین پر جنسی تشدد اور انتہائی اذیت سے مارنا شامل تھے۔ اس قاتل کی وارداتوں پر ایک مشتمل نئی مینی سیریز "ڈیول ان ڈسگائز: جان وین گیسی" گزشتہ سال 2025 میں تیار کی گئی جو اس سفاک قاتل کے جرائم کے واقعات، متاثرین کی کہانیوں اور پولیس کی تحقیقات پر مبنی ہے۔ 1970 کی دہائی میں ریاست الینوائے میں جان وین گیسی نے نم از کم 33 کم عمر لڑکوں اور نوجوان مردوں کو زیادتی کے بعد قتل کیا۔ متقولین میں اکثریت ہم جنس پرست یا عام نوجوانوں کی تھی۔ اداکار مائیکل چرنس جو سیریز میں گیسی کا کردار ادا کر رہے ہیں ان کا کہنا ہے کہ یہ جرائم برسوں تک اس لیے نظر انداز ہوتے رہے کیونکہ اس دور میں ہم جنس دشمنی (سیسیکس ہومو فوبیا) عام تھی۔ جان وین گیسی بچوں کی سانگھ اور دیگر فلاحی تقریبات میں ایک مسخرے کے لباس میں پرفارم کرتا تھا۔ اسی وجہ سے میڈیا نے اسے "کلرکاؤن" کا لقب دیا تھا۔ اپنی زندگی کا پہلا قتل اس نے 1972 میں کیا مگر پولیس نے 9 سال بعد تفتیش کی۔ اسے وقت تحقیقات شروع کیں جب 1978 میں ایک 15 سالہ لڑکا رابرٹ پیسٹ لاپتہ ہوا۔ طویل تفتیش کے بعد گیسی کے گھر کے نیچے موجود کروال اسپیس سے درجنوں لاشیں برآمد ہوئیں، جنہیں اس نے خود اپنے ہاتھوں سے دفن کیا تھا۔ سفاک قاتل گیسی قتل کی تمام وارداتیں ناروو پارک، شکاگو میں واقع اپنے گھر میں کرتا رہا۔ 1979 میں گرفتاری کے بعد اس مکان کو مکمل طور پر توڑ دیا گیا۔ ایک کارکن کے الفاظ تھے کہ اگر شیطان زندہ ہے، تو وہ یہیں رہتا تھا۔ 1980 میں جان وین گیسی کو 33 افراد کے قتل کا مرکزی مجرم قرار دے کر سزائے موت سنائی گئی۔ اس چالاک شخص نے عدالت میں خود کو ذہنی مریض ثابت کرنے کی کوشش کی مگر جیوری نے اس دلیل کو مسترد کر دیا۔ 14 سال قید میں رہنے کے بعد بالآخر 1994 میں اسے زہریلا انجکشن دے کر پھانسی دے دی گئی۔ نئی مینی سیریز "ڈیول ان ڈسگائز: جان وین گیسی" میں قتل کے مناظر نہیں دکھائے گئے، پروڈیوسر پیٹرک میک مینس کے مطابق ہم قاتل کو نہیں بلکہ متاثرین کو سامنے لانا چاہتے تھے تاکہ ناظرین انہیں زندہ انسان کے طور پر دیکھ سکیں۔ یہ سیریز 16 اکتوبر 2025 کو پیکوک پر نشر کی گئی تھی۔ جان وین گیسی کی کہانی صرف ایک قاتل کی نہیں، بلکہ معاشرے کی غفلت۔ پولیس کی ناکامی اور خاموشی سے چھپ چاپ مارے جانے والے درجنوں نوجوانوں کی وہ داستان ہے جس میں ایک مسخرہ اپنی سفاک ہنسی کے پیچھے موت کو چھپائے ہوئے تھا۔

# باخبر و ذہنی مضبوط اور مستحکم جمہوریت کی بنیاد ہیں: پروفیسر اجے تنیجا

## خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی میں ووٹر بیداری ریلی کا اہتمام

لکھنؤ 27 جنوری 2026: خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی میں آج ووٹر بیداری کو فروغ دینے کے مقصد سے وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا کی سرپرستی اور رہنمائی میں ایک موٹر اور پر جوش ریلی کا اہتمام کیا گیا۔ اس ریلی کے ذریعے یونیورسٹی کے طلبہ کے ساتھ ساتھ یونیورسٹی کے اطراف کے دیہات اور قراؤں میں رہنے والے عوام کو جمہوری عمل میں فعال شرکت کے لیے آمادہ کرنا اور زیادہ سے زیادہ ووٹنگ کو یقینی بنانا مقصود تھا۔ ریلی یونیورسٹی کیمپس سے شروع ہو کر مختلف قریبی قراؤں تک پہنچی۔ ریلی کے آغاز پر خطاب کرتے ہوئے وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا نے کہا کہ جمہوریت کی اصل طاقت عوامی شمولیت میں مضمر ہے اور اس عمل میں نوجوانوں کا کردار سب سے زیادہ اہم اور فیصلہ کن ہوتا ہے۔ انھوں نے کہا کہ تعلیم یافتہ نوجوان اگر اپنے حق رائے دہی کا باشعور استعمال کریں تو نہ صرف ایک مضبوط جمہوری نظام کی تشکیل ممکن ہے بلکہ معاشرے میں ثبات تبدیلی کی راہیں بھی ہموار ہوتی ہیں۔ پروفیسر اجے تنیجا نے طلبہ سے اپیل کی کہ وہ خود بھی ووٹنگ میں بھرپور حصہ لیں اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دیں کیونکہ باخبر و ذہنی ایک ذمہ دار اور مستحکم جمہوریت کی بنیاد ہوتا ہے۔ انھوں نے اس ریلی کو ووٹر بیداری کی سمت ایک اہم اور قابل تقلید قدم قرار دیا۔ اس موقع پر ایس ایس کے آر ویلفیئر ڈائرکٹر شی مشرا نے اپنے اظہار خیال میں کہا کہ یہ ووٹر بیداری ریلی محض ایک علاقتی سرگرمی نہیں بلکہ سماجی شعور بیدار کرنے کی ایک سنجیدہ اور موثر کوشش ہے۔ انھوں نے کہا کہ اس ریلی نے نہ صرف یونیورسٹی کے طلبہ میں ووٹنگ کی اہمیت کو اجاگر کیا بلکہ اطراف کے دیہات اور سماج کے عام افراد کو بھی اپنے جمہوری حق اور ذمہ داری کا احساس دلایا ہے۔ ڈائرکٹر شی مشرا کے مطابق نوجوانوں کی اس فعال شرکت نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ تعلیمی ادارے جمہوری اقدار کے فروغ میں کلیدی کردار ادا کر سکتے ہیں۔

# آئین کی اقدار کو اپنائے بغیر قومی ترقی ممکن نہیں: پروفیسر اجے تنیجا

## خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی میں یوم جمہوریہ تقریب کا اہتمام

لکھنؤ 27 جنوری 2026: خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی میں 77 ویں یوم جمہوریہ کے پروقار موقع پر سرکاری تقریب کا شاندار انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا نے تمام ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ اسٹاف، ریسرچ اسکالرز اور یونیورسٹی کے سبھی اراکین کو یوم جمہوریہ کی دلی مبارکباد پیش کرتے ہوئے اپنے خطاب میں ہندوستانی آئین کی عظمت اور تاریخی اہمیت پر تفصیلی سے گفتگو کی اور انھوں نے کہا کہ یوم جمہوریہ ہر ہندوستانی کے لیے فخر، وقار اور ذمہ داری کا دن ہے کیونکہ یہ شہ قربانیوں، جدوجہد اور گہری محنت کے بعد ملک کو ایک جامع، جمہوری اور ہمہ گیر آئین نصیب ہوا۔ انھوں نے کہا کہ ہندوستانی آئین محض ایک قانونی دستاویز نہیں بلکہ آزادی، مساوات، انصاف اور اخوت کی زندہ علامت ہے جو ہر شہری کو حقوق کے ساتھ فرائض کا شعور بھی عطا کرتا ہے۔ وائس چانسلر نے زور دیتے ہوئے کہا کہ آج کے بدلتے عالمی منظرنامے میں آئین کی روح کو سمجھنا اور اس پر عمل کرنا پہلے سے کہیں زیادہ ضروری ہو گیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ ہم سب کی اجتماعی ذمہ داری ہے کہ ہم آئین کی پابندی، اس کی اقدار اور اس کے دفتر کو ہر سطح پر برقرار رکھیں اور ای بنیاد پر ترقی یافتہ بھارت 2047 کے عظیم ہدف کی جانب قدم بڑھائیں۔ انھوں نے اس موقع پر یہ بھی کہا کہ ریاست معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی میں جن بھون کا نام کوورٹ اتر پردیش کی قیادت میں جن بھون رکھا جانا ہندوستانی آئین کے جمہوری مزاج اور جمعی شمولیت کے تصور کی عملی مثال ہے جس سے عوام اور نظام حکومت کے درمیان اعتماد مزید مضبوط ہوا ہے اور اعلیٰ تعلیم کا نظام تیزی سے ترقی کی راہ پر گامزن ہے جس سے ریاست کا اعلیٰ تعلیمی نظام تیزی سے ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ انھوں نے گزشتہ یوم آزادی سے یوم جمہوریہ تک یونیورسٹی کی ہمہ جہت ترقی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ تکنیکی شعبے میں انٹرنیٹ کی رفتار پانچ سو ایم بی پی ایس سے بڑھا کر دس جی بی پی ایس کی گئی اور یونیورسٹی ویب سائٹ مکمل طور پر اپ ڈیٹ کیا گیا۔ اس کے ساتھ ہی یونیورسٹی ہیلتھ ایڈمنسٹریشن جاری کی گئی جس میں یونیورسٹی کی جسمانی پیمائیں، نیز اساتذہ اور طلبہ کی تکنیکات بھی شامل کی جائیں گی۔ تعلیمی اصلاحات کے تحت دسویں کا نوٹیفکیشن جن نان میٹر ایبل ڈگریاں تقسیم کی گئیں اور تمام اسٹاف ممبرز کی اکریڈیٹیشن کا عمل مکمل کیا گیا۔

# فراق کی شاعری میں ہندوستان کی تہذیبی روح جلوہ گر تھی: احمد ابراہیم علوی

## فکر و فن اور اُسلوب کے اعتبار سے فراق کی شاعری منفرد ہے: ڈاکٹر عباس رضا نیر

لکھنؤ: 27 جنوری (پی این ایس) فراق گورکھپوری اپنے ہم عصر شاعروں میں سب سے قدآور شاعر تھے۔ فراق کی شاعری میں ہندوستان کی عظیم تہذیبی روح جلوہ گر تھی، ان کی شاعری میں وہ تمدن جو سب کو اپنے اندر سمیٹنے کی صلاحیت رکھتا تھا اور اسی لئے انھیں عظیم دانشور کے طور پر دیکھا، سمجھا اور پڑھا گیا۔ انہوں نے ہمیشہ اردو زبان کیلئے بہت کچھ کہا لکھا پڑھا مگر یہ بھی سچائی ہے کہ ان کے اشعار ہر ایک کے دل میں بڑی خوبصورت بزم خیال جاتی ہے جہاں صرف پیار و محبت کے چراغ جلتے ہیں۔ مذکورہ خیالات کا اظہار سینئر صحافی اور روزنامہ آگ کے سابق ایڈیٹر احمد ابراہیم علوی نے روشی کی طرف سوسائٹی کے زیر اہتمام اور اتر پردیش اردو اکادمی کے مالی تعاون سے یو پی پریس کلب میں منعقد سیمینار بعنوان "فراق گورکھپوری، حیات و خدمات" کی صدارت کرتے ہوئے کیا۔

روشی کی طرف سوسائٹی و اتر پردیش اردو اکادمی کے زیر اہتمام فراق گورکھپوری حیات و خدمات پر سیمینار منعقد

سیمینار کی خوبصورت نظامت اپنے خصوصی انداز میں ڈاکٹر یسر صدیقی نے کی، پروگرام کی کنوینر اور صدر سوسائٹی رنجنا شرما نے افتتاحی کلمات ادا کرنے کے بعد مہمانوں کا استقبال کیا اور اپنی سوسائٹی کے اغراض و مقاصد سے مہمانوں کو متعارف کرایا۔ سیمینار کا آغاز نعت و منقبت سے کیا گیا اور مہمانوں کا استقبال کنوینر پروگرام رنجنا شرما ضیاء اللہ صدیقی، راہول چودھری، منچ احمد، یونس سلیم اور شیلی بیگ وغیرہ نے گلدستہ اور شال پیش کر کے کیا۔ اس موقع پر شری نیوز کے سینئر ایڈیٹر سید عاقل کی صحافتی خدمات کے اعتراف میں سینئر صحافی راہول نے ان کو منوج اور شال پیش کر ان کی حوصلہ افزائی کی۔ اس موقع پر مہمان خصوصی ڈاکٹر عباس رضا نیر، صدر شعبہ اردو لکھنؤ یونیورسٹی لکھنؤ نے کہا کہ فراق عبقری انسان تھے، وہ جمالیات کی زبردست حس رکھتے تھے، انہوں نے ملک کی مٹی سے اٹھنے والی تہذیبی خوشبو کو اپنی شاعری میں سمویا تھا اور اسی لئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ کھلے ہی ان کے نام کے آگے گورکھپوری لگا ہوا اور ان کی شاعری اردو زبان کے ذریعے ہوتی رہی ہو لیکن یہ بھی بات ہے کہ بڑا شاعر نہ کسی، زبان، قوم اور جغرافیائی دیواروں کے حصار میں محصور نہیں کیا جا سکتا، وہ انسانی عظمت کا ایسا گیت گاتا ہے اور اسلئے وہ ساری انسانیت کا اثاثہ ہوتا ہے۔ فراق کی شاعری فکر و فن اور موضوع و اسلوب کے اعتبار سے ایک نئے اور منفرد آہنگ کی حامل ہے۔ سیمینار میں مہمان ذی وقار کے طور پر شامل پرویز ملک زادہ نے فراق گورکھپوری کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ انگریزی ادب کے باصلاحیت استاد ہونے کے باوجود انہوں نے اردو ادب میں بہت مقبولیت حاصل کی۔ ان کو اردو زبان سے بے حد پیار تھا انہوں نے اردو زبان کو نہ صرف اپنایا بلکہ وہ الہام نہ عقیدت کا ثبوت دیا۔ وہ عوامی بیداری، خودداری، خدمت خلق اور جمہوریت کے سیاسی نظام حکومت کے بھی بہت بڑے حامی تھے۔ مہمان اعزازی حامی فہیم صدیقی (ریاستی صدر انڈین نیشنل لیگ) اور شہزاد قریشی (لکھنؤ صدر آل انڈیا یعیہ القریش) نے کہا کہ فراق کی شاعری میں ہندوستانی قوم کی بے کسی اور ذلت کا احساس اتنا زیادہ تھا کہ وہ عوام کے مسائل سے عام آدمی کی ہی طرح متاثر تھے۔ اور پھر اس

# 77واں یوم جمہوریہ مدرسوں اداروں اور مختلف تنظیموں کے زیر اہتمام منایا گیا

## جامعہ ناظمیہ میں تقریب یوم جمہوریہ

26 جنوری یوم جمہوریہ کے موقع پر ہر سال کی طرح اس سال بھی جامعہ ناظمیہ میں 10 بجے دن تقریب کا انعقاد ہوا جبکا آغاز قومی پرچم کشائی کے ذریعہ ہوا اس موقع پر مدرسہ کے طلباء نے قومی ترانہ پیش کیا اس کے بعد جامعۃ الاسلام مولانا سید فرید الحسن صاحب قبلہ پرنسپل ناظمیہ عربی کالج نے یوم جمہوریہ سے متعلق اس ملک کے تاریخ اور شہیدوں کی قربانی کو یاد کرتے ہوئے قانون کی اہمیت کو بیان کیا اور اس پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کی اور ملک کی ترقی کے لئے دعا کی اس موقع پر مدرسین اور طلاب کی کثیر تعداد شریک رہیا مبر جامعۃ آیت اللہ سید حامد الحسن صاحب قبلہ چونگی عمیل ہیں انھوں نے اپنے پیغام میں یوم جمہوریہ کے موقع پر تمام اہل وطن کو مبارک باد پیش کرتے ہوئے دعا فرمائی کہ خداوند عالم ملک کو ترقی دے خوشحالی اور امن امان قائم رہے آخر میں حاضرین کے درمیان شیرینی تقسیم کی گئی

## ہماری جمہوریت پوری دنیا کے قابل تقلید ہے: مولانا خالد رشید

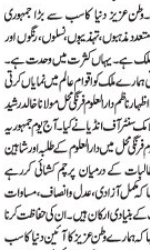

لکھنؤ، 27 جنوری: (پی این ایس) آج مدرسہ کے احاطے میں نہایت ہی مسرت اور حب الوطنی کے پرجوش ماحول میں پرچم کشائی کی تقریب منعقد ہوئی۔ پرچم کشائی محترمہ پرنسپل مسز روزی رحمان کے دست مبارک سے انجام پائی۔ قومی ترانے کے ساتھ یہ پروگرام اپنا اختتام کو پہنچا، جس سے ماحول چند یہ حب الوطنی سے سرشار ہوگیا۔ اس کے بعد طلبہ کی جانب سے پیش کیے گئے ثقافتی پروگرام میں "سارے جہاں سے اچھا" سمیت حب الوطنی کے گیتوں اور اوراق پیشکشوں نے حاضرین کو بے حد متاثر کیا۔ پروگرام کی خاص کشش مہاتما گاندھی، پنڈت جواہر لال نہرو اور لال بہادر شاستری کی حیات و تعلیمات پر مبنی کردار کشی رہی، جسے ناظرین نے بے حد سراہا۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے منیجر پیرزادہ شیخ راشد خلیل جنڈی نے کہا کہ اس طرح کے پروگرام طلبہ میں حب الوطنی، نظم و ضبط اور سماجی ذمہ داری کے جذبے کو مضبوط کرتے ہیں۔ وہیں پرنسپل محترمہ روزی رحمان نے اپنے خطاب میں کہا کہ جاہدین آزادی کے اعلیٰ اقدار آج بھی ہمارے لیے مشعل راہ ہیں اور طلبہ کو چاہیے کہ وہ ان اقدار کو اپنی عملی زندگی میں اپنائیں۔ اس موقع پر مدرسہ کا پورا عملہ، اساتذہ، طلبہ اور اولیاء طلبہ موجود رہے۔

## مقصد حسینی ٹرسٹ کے زیر اہتمام شعبان کلاسیز جاری

### یوم جمہوریہ کے موقع پر درجات کے آغاز سے قبل پرچم کشائی کر کے دی گئی مبارکباد

لکھنؤ۔ نوجوانوں کو دینی تعلیمات سے واقف کرانے کے مقصد سے کشمیری محلہ واقع مقصد حسینی ٹرسٹ کے زیر اہتمام شہر میں 15 روزہ 'شعبان کلاسیز' کا انعقاد 5 0 شعبان المعظم سے 20 شعبان المعظم مطابق 25 جنوری سے 9 فروری 2026 تک شہر کے مختلف مقامات پر شب میں 8 بجے کیا گیا ہے۔ ادارہ کے ترجمان ایس ایم آمن نے بتایا کہ ان کلاسیز میں کشمیری محلہ واقع امام باڑہ مرکز حسینی میں مولانا سید رضا حسین رضوی، کربلا مہدی گنج میں ڈاکٹر حیدر مہدی، مفتی گنج واقع حیدری مسجد میں خواہر بہار عصمت، حسین آباد واقع ریحن منزل میں مولانا جاوید مصطفوی اور عالم گنج جامع مسجد احاطہ میں مولانا حسن جعفر کے ذریعہ 'معرفت امام زمانہ' کے عنوان پر درس دیا جا رہا ہے۔ سمز آمن نے مزید بتایا کہ مقصد حسینی ٹرسٹ کے تحت جاری ان کلاسیز میں یوم جمہوریہ کے موقع پر ادارہ کے سربراہ و عالم گنج مسجد کے امام جمعہ اور شیعہ سینٹرل وقف بورڈ کے رکن مولانا سید رضا حسین رضوی کے پہلے پرچم کشائی کی اور طلبا و طالبات کو خطاب کرتے ہوئے یوم جمہوریہ کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ علامہ نے کہا کہ غیبت امام میں ہماری ذمہ داریاں بہت اہم ہیں، جن میں آپ کی معرفت حاصل کرنا، آپ کی نصرت کے لیے عملی تیاری کرنا، آپ کے انتظار میں صبر اور استقامت اختیار کرنا، آپ کے ظہور کے لیے دعا کرنا، اسلامی احکام پر عمل کرنا، اور آپ کی نیابت میں علما کی پیروی کرنا شامل ہے، تاکہ ہم اس دور میں اپنے امام سے متصل رہ سکیں اور ظہور کے لیے مثبت کردار ادا کر سکیں۔ راہ انتظار کو طے کرنا خود امام منتظر کی معرفت کے بغیر ممکن نہیں ہے اور اس راہ پر گامزن رہنا اس امام موعود کی معرفت پر منحصر ہے، لہٰذا منتظرین مہدی کے لئے ضروری ہے کہ وہ آپ کے نام حسب و نسب کو پہچانے کے ساتھ ساتھ آپ کے علم اور مقام و منزلت کا بھی حقیقی اور صحیح معنوں میں ادراک اور معرفت حاصل کریں۔ سمز آمن نے بتایا کہ ان درجات سے تقریباً 100-50 بچے مستفید ہو رہے ہیں۔ اس موقع کلاسیز کو کامیاب بنانے میں شاذ رضوی، احسن جاوید، مرزا احسن، عارف زیدی، نذر رعباس، حسین عسکری، قاری جون، شیخ کمیل، مکمل حیدر، شاذ نو میاں، عاطف حسن کے علاوہ ادارہ کی جانب سے معین والنٹیر اپنے اپنے مراکز پر اپنے فرائض کی انجام دہی میں مصروف ہیں۔

## مدرسہ عربیہ میں یوم جمہوریہ جوش و خروش سے منایا گیا

لکھنؤ 27 جنوری (پریس ریلیز): یوم جمہوریہ کے موقع پر مدرسہ عربیہ تیتل القرآن روٹن گرمغربی، ایسا نگر کمپوبل روڈ میں ایک باوقار تقریب منعقد ہوئی۔ پروگرام کا آغاز طالب علم انس انصاری کی تلاوت قرآن سے ہوا، جس کے بعد کلام پاک پیش کیا گیا، اور نعت محمد شاکر نے پیش کی۔ تقریب میں یوم جمہوریہ کے موضوع پر خطاب کیا گیا، جس میں ملکی اتحاد، آئینی قدداریوں اور نوجوان نسل میں قومی شعور کے فروغ پر زور دیا گیا۔ اس موقع پر مدرسہ کے متعدد اساتذہ کرام اور معززین بھی موجود تھے۔ مہمانوں میں قاری محمد طاہر، قاری محمد عفان، حافظ عبد الرحمٰن، حافظ امیر احمد، حافظ محمد کمال، برادر قدیمی، حسنین اور قاری شمس الحق پیانوی شامل تھے۔ قاری شمس الحق پیانوی نے مہمانوں اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا، اور پروگرام کی کامیابی میں کردار ادا کرنے والوں کو سراہا۔ دعا کے ساتھ تقریب کا اختتام ہوا، جس میں شریک افراد نے جشن قومی کے موقع پر یکجہتی اور قومی جذبے کا بھرپور اظہار کیا۔

## پرچم کشائی کی تقریب منعقد

لکھنؤ: 27 جنوری (پی این ایس) آج مدرسہ کے احاطے میں نہایت ہی مسرت اور حب الوطنی کے پرجوش ماحول میں پرچم کشائی کی تقریب منعقد ہوئی۔ پرچم کشائی محترمہ پرنسپل مسز روزی رحمان کے دست مبارک سے انجام پائی۔ قومی ترانے کے ساتھ یہ پروگرام اپنا اختتام کو پہنچا، جس سے ماحول چند یہ حب الوطنی سے سرشار ہوگیا۔ اس کے بعد طلبہ کی جانب سے پیش کیے گئے ثقافتی پروگرام میں "سارے جہاں سے اچھا" سمیت حب الوطنی کے گیتوں اور اوراق پیشکشوں نے حاضرین کو بے حد متاثر کیا۔ پروگرام کی خاص کشش مہاتما گاندھی، پنڈت جواہر لال نہرو اور لال بہادر شاستری کی حیات و تعلیمات پر مبنی کردار کشی رہی، جسے ناظرین نے بے حد سراہا۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے منیجر پیرزادہ شیخ راشد خلیل جنڈی نے کہا کہ اس طرح کے پروگرام طلبہ میں حب الوطنی، نظم و ضبط اور سماجی ذمہ داری کے جذبے کو مضبوط کرتے ہیں۔ وہیں پرنسپل محترمہ روزی رحمان نے اپنے خطاب میں کہا کہ جاہدین آزادی کے اعلیٰ اقدار آج بھی ہمارے لیے مشعل راہ ہیں اور طلبہ کو چاہیے کہ وہ ان اقدار کو اپنی عملی زندگی میں اپنائیں۔ اس موقع پر مدرسہ کا پورا عملہ، اساتذہ، طلبہ اور اولیاء طلبہ موجود رہے۔

## حوزۂ علمیہ ابوطالبؑ میں یوم جمہوریہ منایا گیا

لکھنؤ 27 جنوری۔ حوزۂ علمیہ ابوطالبؑ میں کل 26 جنوری 2026 یوم جمہوریہ کے موقع پر ایک شاندار پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ سب سے پہلے مولانا سجیل عباس نقوی نے پرچم کشائی۔ اس کے بعد حوزۂ علمیہ ابوطالبؑ کے طلبہ نے قومی ترانہ نہایت جوش و خروش کے ساتھ پیش کیا۔ مولانا سجیل عباس نقوی نے صدارتی تقریر کرتے ہوئے کہا کہ سنہ 1950 کے دن ہندوستان سب سے بڑی جمہوریت کے طور پر قائم ہوا تھا اور آئین ہند کو نافذ کیا گیا جو ہمارے اجتماعی وژن کا ایک دستاویز ہے۔ ہماری جمہوریت کی یکجہتی اور تنوع کی مثال بے مثال ہے۔ مولانا سجیل عباس نقوی نے آخر میں کہا کہ ان عظیم جاہدین آزادی کو بھی یاد کریں جنہوں نے آزاد ہندوستان کے خواب کی تکمیل میں بے مثال ہمت و شجاعت کا مظاہرہ کیا تھا اور اس جدوجہد کے لئے لوگوں کو ترغیب دی تھی۔ آج کے دور میں تمام لوگوں کو وطن کے تئیں بیدار رہنا چاہیے اپنے وطن سے محبت کرنا اور اس پر جان قربان کرنے کا جذبہ ہی ایک سچے ہندوستانی کی علامت ہے۔

## اقراء پبلک اسکول بجنور، لکھنؤ میں جشنِ یوم جمہوریہ

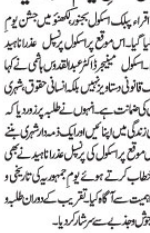

لکھنؤ 26 جنوری: اقراء پبلک اسکول بجنور لکھنؤ میں جشن یوم جمہوریہ کا انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر اسکول پرنسپل عذرا ناہید نے پرچم کشائی کی۔ اسکول منیجر ڈاکٹر عبدالقدوس ہاشمی نے کہا کہ صرف ہندوستان محض ایک قانونی دستاویز نہیں بلکہ انسانی حقوق، شہری فرائض اور ذمہ داریوں کی ضمانت ہے۔ انہوں نے طلبہ پر زور دیا کہ وہ آئینی قدروں کو اپنی زندگی میں اپنائیں اور ایک ذمہ دار شہری بننے کی کوشش کریں۔ اس موقع پر اسکول کی پرنسپل عذرا ناہید نے بھی طلبہ و طالبات سے خطاب کرتے ہوئے یوم جمہوریہ کی تاریخی و قومی اہمیت پر روشنی ڈالی اور بچوں کو حب الوطنی، نظم و ضبط اور تعلیم کی اہمیت سے آگاہ کیا۔ تقریب کے دوران طلبہ و طالبات نے قومی گیت پیش کیے اور ثقافتی پروگرام بھی پیش کر ماحول کو قومی جوش و جذبے سے سرشار کر دیا۔

## یونٹی کالج میں یومِ جمہوریہ پُرجوش انداز میں منایا گیا

کانپور 26 جنوری 2026 کو یوم جمہوریہ نہایت جوش و خروش اور حب الوطنی کے جذبے کے ساتھ منایا گیا۔ اس پروگرام کا مقصد آئین ہند کے نفاذ کی یاد تازہ کرنا تھا اور اس میں قومی یکجہتی، جمہوریت اور قومی وقار کی حقیقی روح نمایاں نظر آئی۔ اس پروقار موقع پر معزز مہمانوں میں مینجنگ کمیٹی کے رکن جناب علی خان (محمود آباد)، جوائنٹ سیکریٹری اکرام، طلبہ پرنسپل جناب دیپک مرون سینجیوز، ایڈمنسٹریٹو آفیسر جناب فرمان کاظمی، ایوی ایشن اکیڈمک ایڈوائزر محترمہ حسنین زیدی، پرنسپل آئی ٹی آئی جناب ایس۔ آر۔ خان، وائس پرنسپل آئی ٹی آئی جناب سید رئیس کاظم، پرنسپل (سینئر شعبہ) محترمہ شاہانہ احمد اور وائس پرنسپل (سینئر شعبہ) جناب عمار رضوی شامل تھے۔ تقریب کا آغاز معزز مہمانوں کے ہاتھوں قومی پرچم لہرانے سے ہوا، جس کے بعد کالج کوائر نے قومی ترانہ پیش کیا جس سے یہ لمحہ اور زیادہ فخر اور عقیدت سے بھر گیا۔ ثقافتی پروگرام میں مختلف جماعتوں کے طلبہ و طالبات نے متاثر کن تقاریر اور گیتوں کی پیشکش کی۔ مدرسہ تہذیبی طہارت نے ہندی میں ولولہ انگیز تقریر کی، جبکہ نرسری کی اتابہ فاطمہ نے پُراعتماد انگریزی تقریر کے ذریعہ یوم جمہوریہ کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ پرائمری سیکشن کے طلبہ نے فلم "ائیر سے حب الوطنی کا نغمہ "ونده ماترم" پیش کیا اور مادر وطن و مجاہدینِ آزادی کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔ جماعت ہشتم کی عالیہ فاطمہ نے آئین ہند کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے بصیرت افروز ہندی تقریر کی، جبکہ بشریٰ فاطمہ (نہم) نے "اے میرے پیارے وطن" کی سریلی پیشکش سے سامعین کو مبہوت کر دیا۔ جماعت ہفتم کی ذہین فاطمہ نے انگریزی میں معلوماتی تقریر پیش کرتے ہوئے بھارت کے ایک خودمختار جمہوریہ بننے کے تاریخی سفر کو بیان کیا۔ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے جوائنٹ سیکریٹری ڈاکٹر عظیم نے آئین میں درج اقدار پر زور دیا اور طلبہ کو ذمہ دار شہری بننے کی تلقین کی جو ملک کی ترقی میں مثبت کردار ادا کریں۔ ان کے خیالات نہایت حوصلہ افزا اور متاثر کن تھے۔ پروگرام کا اختتام پرنسپل جناب میتھیو نے پیش کردہ کلمات تشکر کے ساتھ ہوا، جس میں انہوں نے تمام مہمانوں، شرکاء اور منتظمین کا شکریہ ادا کیا۔ یوم جمہوریہ کی تقریب حب الوطنی اور شہری ذمہ داری کے جذبے سے سرشار رہی۔

## کاکوری میں دھوم دھام سے یوم جمہوریہ منایا گیا

کاکوری، لکھنؤ۔ یوم جمہوریہ کا مقدس تہوار کاکوری علاقے میں پورے جوش و خروش اور قومی وقار کے ساتھ منایا گیا۔ کاکوری کوتوالی میں اسے پی ایم شری گورنمنٹ انٹر کالج اسحٰق ہدایت اور کوتوالی انچارج ستیش راٹھور کی قیادت میں پرچم کشائی کا پروگرام منعقد کیا گیا۔ اس موقع پر پولیس افسران اور اہلکاروں نے ترنگے کو سلامی دی اور آئین کے تئیں اپنی وفاداری کا اظہار کیا۔ اسی سلسلے میں کاکوری بلاک کے تحت امتیھیا سالم پور چوراہے پر منعقدہ پروگرام میں پردھان عہدے کے امیدوار مومن خان نے بچوں کو کتابیں اور ترنگا پیش کر کے تعلیم اور حب الوطنی کا پیغام دیا۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے علاقے کے معزز شہریوں کو بھارت کا آئین پیش کرتے ہوئے بیداری کی اپیل کی۔ انہوں نے کہا: "پڑھے لکھے انڈیا بھی بڑھے گا انڈیا۔" وہیں یوم جمہوریہ کے موقع پر اکسیلرٹ موٹیسری اسکول میں بھی شاندار تقریب منعقد کی گئی۔ اسکول منیجر ہارون عزیز کی قیادت میں اسکول بچوں نے ہاتھوں میں ترنگا لیے ایک کلومیٹر تک پیدل مارچ کیا۔ مارچ کے دوران پورا علاقہ "ہندوستان زندہ باد" کے نعروں سے گونج اٹھا اور بچوں میں حب الوطنی کا جوش دیدنی تھا۔ اس کے علاوہ بازنگر کے رہائشی اور پردھان عہدے کے امیدوار اختر کامل کی جانب سے بھی یوم جمہوریہ کے موقع پر حب الوطنی سے بھرپور پیدل مارچ نکالا گیا۔

## حوزہ علمیہ جامعۃ التبلیغ میں منایا گیا یوم جمہوریہ

ٹھاکر گنج کے مساجب گنج میں واقع حوزہ علمیہ جامعۃ التبلیغ اور عالم آسٹی ٹیوٹ آف ماڈرن اسٹڈیز میں مولانا مرزا جعفر عباس نے پرچم کشائی کی۔ اس موقع پر مولانا جعفر عباس نے کہا کہ وطن سے محبت ایمان کی نشانی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے وطن میں ہر انسان آزاد ہے اور یہی وہ ملک ہے جہاں ہمارے تیسرے امام حضرت امام حسین نے آنے کی خواہش کی تھی۔ اس طرح ہمارے امام کی خواہش کا نام بھی ہندوستان ہے۔

## جامعۃ الامام محمد علی المونگیری اشٹھیا سلیم پور کاکوری میں یوم جمہوریہ پر پرچم کشائی

لکھنؤ: 27 جنوری (پی این ایس) جامعۃ الامام محمد علی المونگیری اشٹھیا سلیم پور کاکوری لکھنؤ بالحوذ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ میں یوم جمہوریہ کے موقع پر پرچم کشائی کی گئی۔ پرچم کشائی کے بعد ایک تقریب منعقد ہوئی جس کی صدارت ناظم جامعۃ نعیم صدیقی ندوی نے کی۔ تقریب کا آغاز متعلم جامعۃ عبدالعلیم صدیقی کی تلاوت سے ہوا، امیر الحسن محمد انور، عظیم رضوی، اطہر خاتون اور دیگر طلبہ و طالبات نے مختلف ثقافتی پروگرام پیش کیے۔ مولانا نعیم صدیقی ندوی نے اپنے صدارتی خطاب میں ہندوستان کی آئین اور جمہوریت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ بلا تفریق مذہب و ملت ہندوستان کے ہر شہری کو یکساں حقوق حاصل ہیں اور ہمارے درمیان ہر رنگ و اتحاد و اتفاق کی اہمیت اور امن و امان کی ضرورت ہے جو کہ ملت کی ترقی و فلاح و بہبود کے لئے لازمی ہے۔ اس موقع پر محمد جاوید محمد اسماعیل، ظفر عالم، محمد صدیقی، حافظ محبوب عالم، جواہل محمود عالم کے علاوہ کثیر تعداد میں اہالیان قریہ نے شرکت کی، قاری ریاض الدین ابن استاد جامعہ نے دعا پر جلسہ کا اختتام ہوا۔

## ایرا یونیورسٹی میں 77واں یوم جمہوریہ

ایرا یونیورسٹی نے 77 واں یوم جمہوریہ * نہایت جوش و خروش کے ساتھ منایا۔ یونیورسٹی کی عمارت کے سامنے کے احاطے میں منعقد اس تقریب میں اساتذہ، طلازمین اور طلبہ کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ تقریب کا آغاز معزز وائس چانسلر * پروفیسر ڈاکٹر عباس علی مہدی * کے ہاتھوں قومی پرچم کشائی سے ہوا۔ اس موقع پر یونیورسٹی کے طلبہ نے قومی ترانہ پیش کیا۔ اس کے بعد معزز وائس چانسلر نے حاضرین سے خطاب کیا۔ پروفیسر ڈاکٹر عباس علی مہدی نے اپنے خطاب میں اس دن کی اہمیت اور 26 جنوری کو یوم جمہوریہ منائے جانے کی وجہ بیان کی۔ انہوں نے اس دن آئین کی منظوری کے بارے میں تفصیل سے روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا آئین نہ صرف ملک کا اعلیٰ ترین قانون ہے بلکہ یہ حکومت اور اس کے اداروں کے ذمہ انچے، طریقہ کار، اختیارات اور فرائض کو بھی متعین کرتا ہے اور شہریوں کے حقوق و فرائض کی وضاحت کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا آئین بھارت کو ایک خودمختار، سوشلسٹ، سیکولر اور جمہوری جمہوریہ قرار دیتا ہے اور شہریوں کو انصاف، مساوات اور آزادی کا ضامن دیتا ہے اور بھائی چارے کے فروغ کی کوشش کرتا ہے۔ انہوں نے آئین کی تدوین کمیٹی کے چیئرمین کے طور پر * بھارت رتن بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر * کے کردار اور آئین سے متعلق دیگر امور پر بھی تفصیل سے گفتگو کی۔ پروفیسر مہدی نے گزشتہ ایک سال کے دوران یونیورسٹی کی جانب سے حاصل کی گئی پیش رفت پر بھی روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ حکومت ہند نے ایم پی ایس ایس کی نشستوں میں * 200 سے بڑھا کر 250 * کرنے کی منظوری دے دی ہے۔ انہوں نے میڈیکل کالج، نرسنگ کالج، فارمیسی کالج اور یونیورسٹی کے دیگر اداروں کی گزشتہ سال کی مختلف تعلیمی کامیابیوں کا ذکر کیا۔ انہوں نے محکمے اور ملازمین کی خدمات کو سراہا اور ان سے اچھل کی کردہ ادارے کی مزید ترقی کے لیے لگن اور خلوص کے ساتھ کام جاری رکھنے اور قوم کی تعمیر میں اپنا کردار ادا کریں۔

## مولانا آزاد میموریل اکادمی میں پرچم کشائی

لکھنؤ 27 جنوری: مولانا آزاد میموریل اکادمی لکھنؤ کی جانب سے ملک کے 77ویں یوم جمہوریہ کے موقع پر اکادمی کے احاطے میں ایک پُروقار تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر اکادمی کے جنرل سیکرٹری ڈاکٹر عبدالقدوس ہاشمی نے قومی پرچم کشائی انجام دی اور بہبودت، رواداری اور آپسی شعور کے عنوان سے مذاکرہ کا افتتاح کیا۔ پرچم کشائی اور مذاکرہ سے خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر عبدالقدوس ہاشمی نے حاضرین کو 77 ویں سنٹن جمہوریہ کی دلی مبارکباد پیش کی اور کہا کہ یوم جمہوریہ کھض ایک تاریخی دن نہیں بلکہ ہندوستان کے جمہوری شعور، آئینی اقدار اور قومی وحدت کی علامت ہے۔ انہوں نے کہا کہ 26 جنوری 1950ء کو نافذ ہونے والا دستور ہند ہمیں مساوات، انصاف، آزادی اور اخوت کا پیغام دیتا ہے، جو ملک کی وسیع و عظیم تہذیب کی اصل روح ہے۔ ڈاکٹر ہاشمی نے اپنے خطاب میں اس بات پر زور دیا کہ مولانا ابوالکلام آزاد جیسے عظیم رہنماؤں کی فکر ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ تعلیم، رواداری اور قومی یکجہتی ہی ایک مضبوط اور ترقی یافتہ ہندوستان کی بنیاد ہیں۔ انہوں نے نوجوان طلبہ سے اپیل کی کہ وہ آئینی اقدار کو اپنی عملی زندگی میں اپنائیں اور ملک کی تعمیر و ترقی میں مثبت کردار ادا کریں۔ مذاکرہ میں دیگر معزز شخصیات نے بھی اظہار خیال کیا۔ محمد اشتاق نے جمہوریت کی بقا کے لیے شہری ذمہ داریوں کی اہمیت پر روشنی ڈالی، مولانا سیف ندوی نے ہندوستانی تہذیب میں کثرت میں وحدت کے تصور کو اجاگر کیا، جبکہ محمد جابر نے دستور ہند کی عصری معنویت اور سماجی ہم آہنگی کے فروغ پر اپنے خیالات پیش کیے۔ تقریب میں علاقے کے لوگوں کے علاوہ طلباء و بچوں کی کثیر تعداد موجود رہی۔

## سنی انٹر کالج میں یوم جمہوریہ منایا گیا

لکھنؤ۔ ہر سال کی طرح اس سال بھی حسب روایت سنی انٹر کالج میں یوم جمہوریہ کا جشن پورے جوش و خروش کے ساتھ منایا گیا۔ پرچم کشائی کالج کے منیجر محمد عظیم الدین صدیقی نے کی۔ تقریب کی صدارت سنی کالج کے صدر محمد حسنان اور حب نے کی جبکہ مہمانوں میں محمد کیف صدیقی نائب صدر تعلیمی مجلس، اشفیع صدیقی و ذاقر الزمن ثابت لکھنوی تھے۔ تقریب میں نائب پرنسپل انور قادر کے علاوہ تمام اساتذہ اور اسٹاف کے لوگ موجود تھے۔ کالج کے پرنسپل گلبیل احمد نے مہمانوں کا استقبال کرتے ہوئے سکنڈری ایجوکیشن منسٹر اور سکنڈری ایجوکیشن ڈائرکٹر کا پیغام پیش سنایا۔ نازقادر اور محمد راشد نے تزکاء سے مرتم پنج اگاز مہمانوں کے مقابر میں اضافہ کیا۔ نظامت کے فریضہ شکیل گیاوی نے انجام دیا۔ اس موقع پر صدر علی مقارکہ نے یوم جمہوریہ کی اہمیت و افادیت اور اس کی تاریخی حقیقت پر سیر حاصل گفتگو کی۔ سنی کالج کے منیجر محمد سعد صدیقی نے طلبہ و طالبات کو درس تدریس اور طالب علمی کے دور میں کام آنے والی قیمتی نصیحتیں کیں نیز محمد وسیع صدیقی کو فریضہ عمرہ کی سعادت کے حصول پر مبارکباد دیتے ہوئے اعزاز کیا گیا۔ کالج کے استاد وجاہت احمد نے تیار کردہ پروگرام کے مطابق بچوں نے قومی ترانہ قومی گیت اور آزادی پر مشتمل دیگر رنگا رنگ پروگرام پیش کئے۔ اسکاؤٹ نجیب محمد افضال کی کاوشوں کے نتیجہ میں ڈسٹرکٹ ریلی میں کامیاب رہی۔ ہوئے والی سنٹر زمیں (ابوالکلام آزاد ول اور جونیر نیم و بر عبدالحمید ول) کے اسکاؤٹ کے تقریر یا تین درجن جنبہ طلبہ کا جواز سے دیا گیا۔

## آر ڈی ایس او میں یوم جمہوریہ ہند منایا گیا

لکھنؤ۔ RDSO میں 26 جنوری 2026 کو 77 واں جمہوریہ دن پورے وقار، حب الوطنی اور جوش کے ساتھ منایا گیا۔ RDSO اسٹیڈیم میں منعقد اس تقریب میں جناب قاضی میراز احمد، ایڈیشنل چیف کمرشل جنرل، RDSO نے قومی پرچم لہرایا اور RPF دستے سے سلامی لی۔ اس موقع پر انہوں نے آئین سازوں اور آزادی کے مجاہدین کو خراج عقیدت پیش کیا اور سب کو جمہوریہ دن کی مبارکباد دی۔ انہوں نے کہا کہ آئین کے ذریعے دیے گئے حقوق کے ساتھ ساتھ ہر شہری کی اجتماعی ذمہ داری ہے کہ وہ قوم کے تئیں اپنے فرائض کی ادائیگی کرے۔ انہوں نے بھارتی ریلوے کی حفاظت، کارکردگی اور جدید یت میں RDSO کے افسران اور ملازمین کی مسلسل کوششوں اور لگن کی تعریف کی۔ اپنے خطاب میں ایڈیشنل چیف ڈائریکٹر جنرل نے سال کے دوران RDSO کی جانب سے حاصل کی گئی کامیابیوں، اقدامات اور پہلوں پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے اعلیٰ صلاحیت والے الیکٹرک لوکوموٹوز کے لیے رفتار کی تصدیق اور آپریشنل اعتماد میں بہتری، توانائی کی بچت بڑھانے کے لیے تکنیکی اپ گریڈ، جدید مسافر ریلوے اسٹاک جیسے وندے بھارت سلیپر اور وندے میٹرو ٹرینز کا کامیاب ٹیسٹ اور تصدیق انہوں نے کہا کہ RDSO نے شراکت داروں کے تعاون سے نگلی ٹرین حفاظتی نظام "کوچ" تیار کیا ہے، جو ٹرینوں کے آپس میں ٹکرانے اور Signal Passed At Danger (SPAD)" جیسی حادثات کی روک تھام میں مددگار ہے۔ انہوں نے ذکر کیا کہ دہلی ✕ ہاؤڑا اور دہلی ✕ ممبئی جیسے اہم راستوں پر مختلف زونوں میں اس کی مشن موڈ میں تعیناتی شروع ہو چکی ہے اور کوچ کا جدید ورژن 0.4 بھی جاری کیا گیا ہے۔ انہوں نے ٹریک اور انفراسٹرکچر مانیٹرنگ، جدید ٹیسٹنگ سہولیات کے قیام، نئی تکنیکوں کے استعمال اور بین الاقوامی معیارات کے مطابق جانچ اور تخصیصی صلاحیتوں کے پھیلاؤ جیسے شعبوں میں مسلسل کوششوں کا ذکر کیا، جس سے ریلوے آپریشن کی حفاظت اور معیار میں نمایاں بہتری آئی ہے۔ انہوں نے اس کے علاوہ انسانی وسائل کی ترقی، ذہنی۔ تکنیکی تربیت، حفاظتی عملے کی ذہنی صحت کی مدد، ساتھی سے صفائی، ماحولیاتی استحکام اور کام کی جگہ کی سہولیات میں بہتری جیسی پہلوں کا بھی ذکر کیا، جو RDSO کے تنظیمی ترقی کے جامع اور شامل نظریے کو ظاہر کرتی ہیں۔

## جشن ولی عصر کربلا ملکہ جہاں، عیش باغ میں 14 شعبان کو

لکھنؤ۔ انجمن خدام کربلا ملکہ جہاں عیش باغ کی جانب سے "جشن ولی عصرؑ" ۱۴ شعبان مطابق ۲۰ جنوری ۲۰۲۶ بروز منگل، شب میں ۹ بجے اپنی سابقہ روایات کے ساتھ منایا جائے گا۔ پروگرام کے مطابق فلیگ ۹ بجے مولانا مرزا امتیاز علی خلوت کلام پاک سے جشن کا آغاز فرمائیں گے، جس کے بعد انجمن کے صدر آفتاب خطابت عالیجناب مولانا سید حسن مقبل میثم زیدی صاحب قبلہ اپنی تقریر سے جشن کا افتتاح فرمائیں گے اور محفل فضائل کو آل انڈیا شیعہ پرسنل لا بورڈ کے جنرل سکریٹری حجۃ الاسلام مولانا مرزا یعسوب عباس صاحب قبلہ بیان فرمائیں گے۔ جشن کی صدارت کے فرائض حجۃ الاسلام مولانا محمد عباس ترابی سابق لیکچرر ناظمیہ عربی کالج انجام دیں گے۔ بعدہٗ مقامی و بیرونی شعراء کرام ہارگاہ مولیٰ عصرؑ میں منظوم ہدیۂ عقیدت پیش فرمائیں گے۔ انجمن کے جنرل سکریٹری پرنس اقبال مرزا نے بتایا کہ اسمال شعراء کرام سے درخواست ہے کہ حسب ذیل مصرعہ طرح میں کلام پیش کرنے کی زحمت فرمائیں یا کم از کم ایک قطع صدرح کی شان میں ضرور پیش فرمائیں۔ مصرع طرح کے خاتق جناب فدوی لکھنوی صاحب ہیں، جو حسب ذیل ہے: "مطمئن ہے دل جو مہدیؑ کو عریضہ لکھ دیا" قافیہ: تیرا حوالہ، وغیرہ ردیف لکھ دیا) شعرائے کرام سے گزارش ہے کہ وقت کی پابندی کا خیال رکھیں۔ جشن میں نظامت کے فرائض مشترکہ طور سے مرزا کوثر حسین جروی و مولانا مختار حسین عابدی انجام دیں گے۔ جشن کو کامیاب بنانے کے لیے ہر سال کی طرح امسال بھی انتظامیہ کمیٹی بھی تشکیل کی گئی ہے جس میں خاص طور سے شباب حسین عرف رنجو، مظفر جروی، محمد حسنین، اختر حسین، اشتیاق حسین، اطہر حسنین، ذیشان حیدر، مہدی حسین عرف منے، راجہ میاں، راجو کربلائی، جعفر عباس، ساجد حسین، اکمل حسنین، شہزادے عالم، مہر حسنین، شبیر حسین، سرور حسنین وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں۔

## روضۂ فاطمین وقف کربلا روضۂ حضرت قاسم میں جشنِ حضرت قاسم منایا گیا

لکھنؤ۔ حضرت امام حسنؑ کے فرزند حضرت قاسمؑ کی ولادت کی خوشی میں محفلوں اور نذروں کا اہتمام کیا گیا۔ غلامان شبیرؑ و حضرت قاسمؑ فاؤنڈیشن کی جانب سے روضۂ فاطمین، رحمتگر کے حضرت قاسم ہال میں جشن حضرت قاسمؑ کا انعقاد کیا گیا۔ محفل سے مولانا منجر عباس نے خطاب کرتے ہوئے حضرت قاسمؑ کی فضیلت بیان کی۔ جشن کا آغاز قرآن کی تلاوت سے ہوا اور کلام نعت سے ماحول نگہ نگہ رنگین کر دیا۔ اس کے بعد شہزادے حضرت قاسمؑ کی شان میں اپنا کلام پیش کیا۔ اس کے علاوہ وقف کربلا روضۂ حضرت قاسم نشاط تیج میں بھی جشن حضرت قاسمؑ منایا گیا۔

# بیماری پھیلا تے نل اور سچائی چھپاتی حکومت

## رپورٹ کے مطابق ہندوستان عالمی آبی وسائل کے محض 4 فیصد حصہ کے ساتھ دنیا کی تقریباً 18 فیصد آبادی کو خوراک دستیاب کراتا ہے۔ ہندوستان کی ندیاں، جو آج بھی پینے کے پانی کا اہم ذریعہ ہیں، بری طرح آلودہ ہیں

رشمی سہگل

کہتے ہیں کہ پانی ہی زندگی ہے۔ لیکن ان دنوں ہندوستان میں پانی کی موت اور بیماری کا سبب بنا ہوا ہے۔ سیوریج کی گندگی اس کی بڑی وجہ بن کر سامنے آئی ہے۔ پائپ لائن کے ذریعے گھروں تک آنے والے پینے کے پانی کو محفوظ رکھنے کی ضرورت جس تیزی سے بڑھی ہے اسی تیزی کے ساتھ ایسا کرنا مشکل بھی ہوتا جا رہا ہے۔ کئی شہروں سے خبریں آ رہی ہیں کہ خطرناک طریقے سے بچھائی گئی اور ابتدا میں قریب سے گزرنے والی سیوریج لائنوں سے ہونے والے رساؤ کے باعث پینے کے پانی کی پائپ لائنیں مسلسل آلودہ ہو رہی ہیں۔ اس کی اصل وجہ 40 سے 50 سال پرانی، زنگ آلود پائپوں کو مانا جا رہا ہے، لیکن کل کے لیے کوئی منصوبہ نظر نہیں آ رہا۔ جنوری 2026 کے پہلے 15 دنوں میں ہی آبی امراض کے کئی معاملات دیکھنے میں آئے۔ گجرات کی راجدھانی گاندھی نگر میں جنوری کے آغاز میں ہی 150 سے زیادہ بچوں کو ٹائیفائیڈ کے باعث اسپتال میں داخل کرایا گیا۔ ہندوستان کا تکنالوجی ہب کہلانے والے بنگلورو کے نظم و نسق پر میں 4 جنوری کو 30 خاندانوں میں دست اور پیٹ کے انفیکشن کی شکایت درج کی گئی۔ 7 جنوری کو گریٹر نوئیڈا میں لوگوں کے آلودہ پانی پینے کے بعد بیمار پڑنے کی خبر آئی۔ یہ واقعات اس لیے بھی زیادہ اہم ہو گئے کہ یہ سب اندور میں پھیلے جرثومے کو فراموش ہوا، جسے ہندوستان کا 'بہترین، صاف اور اسمارٹ شہر' مانا جاتا ہے، جہاں 31 دسمبر 2025 تک 3,200 لوگ بیمار پڑ چکے تھے۔ دست کے باعث بھاگ گرتھ پورہ میں 17 لوگوں کی موت بھی ہوئی اور 200 افراد کو اسپتال میں داخل کرایا گیا۔

8 جنوری کو ڈواؤن نو اوتھڈ ’نے خبر دی کہ پنڈت کی کنکو باغ واٹر تک کا ڈوئی لے لوگ بھی ایسے ہی تجربہ کا شکار ہوتے ہوئے پچے، جب بیشتر گھروں میں نلکوں سے بدبودار پیلا پانی آنے لگا۔ شکایات کے باوجود میونسپل کارپوریشن نے عارضی طور پر ہی مرمت کرا کے جان چھڑانا مناسب سمجھا۔ رائے پور کے کپڑا باؤنگ بورڈ علاقہ میں رہنے والے 100 لوگ بیمار پڑ گئے۔ رانچی میں حکام نے پینے کے پانی کی 300 سے زیادہ خراب پائپ لائنوں کی نشاندہی کی۔ گرگرام میں دسمبر 2025 میں سیکٹر -70 اے کے 70-60 لوگ آلودہ پانی کے باعث بیمار پڑ گئے، جن میں سے کم از کم 10 کو اسپتال میں داخل کرانا پڑا۔ پانی سے مالا مال اڈیشہ بھی محفوظ نہیں ہے۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق 2017 سے 2022 کے درمیان اڈیشہ میں 42.24 لاکھ لوگ شدید دست سے اور 4.63 لاکھ لوگ ٹائیفائیڈ سے بیمار پڑے، اور یہ سب آلودہ پانی کے باعث ہوا۔ پوری، کٹک، ڈھینکانال اور جاجپور سمیت اڈیشہ کے کئی مقامات سے ہیضہ کے پھیلاؤ کی خبریں آئیں۔

یہ سب انتظامی ناکامی اور ایک ذہریلے آتے قومی بیگانگی حالات کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ 2018 میں نیتی آیوگ کی ایک رپورٹ نے پہلے ہی خبردار کیا تھا کہ ہندوستان اپنی تاریخ کے سب سے شدید آبی بحران سے گزر رہا ہے۔ اس میں بتایا گیا تھا کہ جہاں کن طور پر 6 کروڑ ہندوستانی شدید آبی بحران کا سامنا کر رہے ہیں، 70 فیصد زیر زمین پانی آلودہ ہے اور آبی امراض کے باعث ہر سال 2 لاکھ سے زیادہ لوگوں کی موت ہو رہی ہے۔ پانی کے ذرائع تیزی سے گھٹ رہے ہیں، حالات اور بھی خراب ہوتے جا رہے ہیں۔ عالمی بینک کی حالیہ رپورٹ کے مطابق ہندوستان عالمی آبی وسائل کے محض 4 فیصد حصے کے ساتھ دنیا کی تقریباً 18 فیصد آبادی کو خوراک فراہم کرتا ہے۔ ہندوستان کی ندیاں، جو آج بھی ہمارے پینے کے پانی کا بنیادی ذریعہ ہیں، بری طرح آلودہ ہو چکی ہیں۔ اگست 2024 میں مرکزی آبی کمیشن کے ایک مطالعہ سے پتہ چلا کہ 81 ندیوں اور ان کی معاون ندیوں میں آرسینک، کیڈمیم، پاتا، لوہا، سیسہ، پارہ اور نکل سمیت ایک یا ایک سے زیادہ زہریلی بھاری دھاتوں کی مقدار بابوجود کم کیا جا رہا ہے۔ سنٹرل پلوشن کنٹرول بورڈ اور ایم ایس ایم ای کے ذریعہ کیے گئے مطالعہ کے مطابق 2017 سے 2022 کے درمیان ملک کے 11 بڑے شہروں میں پارے کی سطح مقررہ حد سے 9 گنا زیادہ پائی گئی۔ جل شکتی وزارت کے مرکزی آبی کمیشن (سی ڈبلیو سی) کے چیئرمین کشور رودو برانے اعتراف کیا کہ مقررہ حد سے زیادہ مقدار میں بھاری دھاتوں کی موجودگی، ان کی غیر بایو ڈیگریڈیبل فطرت کے باعث، نباتات اور حیوانات کے لیے سنگین خطرہ پیدا کر سکتی ہے۔ گنگا ندی میں آرسینک، سیسہ، لوہا اور تانبا جیسی 4 بھاری دھاتوں کی آلودگی پائی گئی۔ اس معاملہ میں تانبی بیسن کے جنوب میں مغرب کی طرف بہنے والی ندیاں دوسرے نمبر پر ہیں، جہاں 64 فیصد (یعنی 36 نگرانی مراکز میں سے 23) میں دھاتوں کی حد سے زیادہ مقدار پائی گئی۔ تشویش کی بات یہ بھی ہے کہ زیر زمین پانی کا استعمال وارنر پیرامیٹر کے مناسب سے کہیں زیادہ ہو رہا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ کئی بڑی ریاستوں میں زیر زمین پانی کا استعمال حد سے بڑھ گیا ہے اور آبی سطح میں کمی آئی ہے۔ باہرین پانی کے ذخیرے میں اضافہ اور مصنوعی ریچارج کے لیے 'جل شکتی ابھیان' کے تحت دیئے گئے آبی ذخائر کی تنقیہ بندی اور انتظامی پروگرام کو سخت دینے کا مشورہ دیا ہے۔

بارش کے پانی کو یوں ہی بہہ کر ضائع ہونے سے روکنے کے لیے، بیومن رچنا انڈر میٹیشل اسٹی ٹیوٹ فار ریسرچ اینڈ اسٹڈیز کے آبی ارضیات کے ماہرین نے پانی کے ذخیرے میں اضافے کے لیے چھتوں پر روایتی بارش کے پانی کے ذخیرہ کرنے کے طریقوں میں بہتری کی سفارش کی ہے۔ فریدآباد میں قومی شاہراہ 19 کے کنارے 4 مقامات پر کیے گئے اس تجربے میں، بارش کے پانی کو مٹی سے رس کر جمع ہونے اور شہر کے زیر زمین پانی کے ذخیرے کو دوبارہ بھرنے کو یقینی بنانے کے لیے 4 حوضوں پر مشتمل پھاٹنے (فلٹریشن) کا طریقہ اپنایا گیا۔

انٹیک (آئی این ٹی اے سی) نے وارانسی کے آئی گھاٹ پر گنگا میں ملنے والی اندی نالے پر ایک ورٹیکل کیا، گنگا کی صفائی کے نام پر ہزاروں کروڑ روپے خرچ ہو چکے ہیں، لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہندوستان کی قومی ندی میں آج بھی ہر دن ایک ارب گیلن سے زیادہ گندا فضلہ اور صنعتی کچرا بہایا جا رہا ہے۔ انٹیک کے قدرتی وراثت شعبہ کے پرنسپل ڈائریکٹر منوجا کمار کرتے ہیں کہ ’ہمارے کیریئر کی شروعات سی 2010 میں چانکیہ پوری کے کنکٹ نالے 2012 میں دوارکا کے پالم نالے اور تاج محل کے مشرقی دروازے سے گزرنے والے بدبودار نالے کی صفائی کرتے ہوئے ہوئی تھی۔‘ انٹیک کی حکمت عملی نہایت سادہ تھی۔ ندی کے کنارے 100 لیٹر مفید بیکٹیریا کا محلول ڈالا گیا۔ بیکٹیریا پانے نامیاتی فضلے کو تحلیل کرنے میں مدد کی، تحلیل شدہ آکسیجن کی سطح بڑھائی اور بدبو کو خاصی حد تک کم کیا۔ مجھنا کہتے ہیں کہ ’ان بیکٹیریا کا استعمال سیوریج ٹریٹمنٹ پلانٹس (ایس ٹی پی) میں کیا جاتا ہے، لیکن یہ پہلی بار ہے کہ انہیں کسی بہتی ندی کی صفائی کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔‘ جون تک سامنے آئے دو ہفتے ہیں۔ 2 مہینوں کے اندر آلودگی کی سطح 60 سے 70 فیصد تک کم ہو گئی اور بدبو بھی خاصی گھٹ گئی، جس کی تصدیق وارانسی کے ریاستی آلودگی کنٹرول بورڈ اور آواز جگیاسا نے بھی کی۔

مجھنا کہتے ہیں کہ ’وارانسی میں سیوریج ٹریٹمنٹ پلانٹس (ایس ٹی پی) لگانے پر 75 کروڑ روپے سے زیادہ کی متوقع لاگت آ گئی اور یہ جب ہی شروع ہو سکیں گے جب زمین کا حصول ہو جائے، سب کو معاوضہ دے دیا جائے، پلانٹس لگانے کے ساتھ ساتھ تمام گھروں کو سیوریج پائپ سے جوڑ دیا جائے۔ اس کے برعکس، تمام 33 نالوں کی حیاتیاتی بحالی پر سرسال تقریباً 2 کروڑ روپے کی لاگت آ گئی۔‘ اس کے باوجود اس سادہ اور سستے عمل نے مدد مرکزی حکومت کی کوئی خاص دلچسپی نہیں دکھائی ہے اور نہ ہی ریاستی حکومت کی۔ ہندوستان کے ’جمل پرنٹ‘ کہلانے والے راجندر سنگھ کہتے ہیں ’ہماری ندیاں آئی سی یو میں ہیں۔ ہمارا زیر زمین پانی آلودہ ہو چکا ہے۔ نہ مرکزی حکومت اور نہ ہی ریاستی حکومت کے پاس اب تک اس صورتحال سے نمٹنے کے لیے کوئی طویل مدتی منصوبہ دکھائی دیتا ہے۔‘ ان کی نظر میں یہ ایک ’ستم ظریفی‘ ہی ہے کہ ہندوستان جس کے پاس ایک ہی سکہ کے دو رخ کہے جانے والے خشک سالی اور سیلاب کے انتظام میں 500.2 برس کی مہارت ہے، آج دنیا کے سب سے زیادہ آبی بحران والے ممالک میں شامل ہے۔ ایک ایسی حکومت جو قدیم ہندوستانی علمی نظاموں کی قسمیں کھانے کا دعویٰ کرتا ہے اس کے پیچھے چھپے نہیں رہتی، اس نے روایتی علمی نظاموں کو پوری طرح نظر انداز کر دیا ہے۔

راجندر سنگھ کہتے ہیں کہ جو حکومت قدیم ہندوستانی علمی نظاموں کی قسمیں کھانے کا دکھاوا کرتے ہیں کبھی اپنے گھر کی صفائی کرتا ہے، اس نے خشک سالی سے نمٹنے کے روایتی برادری پر مبنی اور وقت کی کسوٹی پر پرکھے ہوئے طریقوں کو مکمل طور پر نظر انداز کر دیا ہے۔ ان کا ماننا ہے کہ اپنی آبی نظاموں کو دوبارہ زندہ کرنے میں ہی آبی سطح میں اضافہ اور صاف پینے کے پانی کی رونداد دستیابی کو یقینی بنانے کی کنجی ہے۔ لیکن کیا کوئی ہے، جو ان کی بات سن رہا ہو؟

# بھارت کے مستقبل کی تشکیل طلب، روزگار اور آتم نربھر ترقی

گری راج سنگھ

ہر بھارتی ٹیکسٹائل پروڈکٹ اپنے اندر کپڑے سے کہیں بڑھ کر ایک کہانی کہتا ہے جی حوصلے، اعتماد اور خاموش تبدیلی کی کہانی۔ یہ اس خاتون کی عکاسی کرتا ہے جو وقار کے ساتھ افرادی قوت میں قدم رکھتی ہے، اس خاندان کی جو مستقبل آمدنی کے ذریعے استحکام پاتا ہے اور اس بھلی نسل کے مستقبل کی جو مہارت کو خود اعتمادی میں بدلتا ہے۔ گزشتہ 11 برسوں میں، معزز وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی قیادت میں کی گئی اصلاحات اور بصیرت افروز تقریبات کے تحت، بھارت کا ٹیکسٹائل شعبہ ایک روایتی صنعت سے ابھر کر روزگار پیدا کرنے والا، اعتماد پر مرکز، ترقی کا طاقتور محرک بن چکا ہے، جو آتم نربھر بھارت کی حقیقی روح کی عکاسی کرتا ہے۔

**طلب، پیمانہ اور برآمدات: ترقی کی بنیادیں**

بھارت کے ٹیکسٹائل شعبے کی ابھرتی ہوئی طاقت مضبوط داخلی طلب اور بڑھتی ہوئی کھپت میں پیوست ہے۔ 140 کروڑ سے زائد جوان اور خواہش مند آبادی کے ساتھ، شہری اور دیہی دونوں بھارت دنیا کی سب سے مضبوط اور گہرائی تک پھیلی ٹیکسٹائل منڈیوں میں شمار ہوتا ہے۔ اس تبدیلی کا پیمانہ اعتماد و شمار میں صاف جھلکتا ہے۔ بھارت کی داخلی ٹیکسٹائل منڈی محض پانچ برسوں میں تقریباً 8.4 لاکھ کروڑ روپے سے بڑھ کر اندازاً 13 لاکھ کروڑ روپے تک پہنچ گئی ہے۔ کھپت کے رجحانات اس رفتار کو مزید تقویت دیتے ہیں: فی کس ٹیکسٹائل کھپت گزشتہ ایک دہائی میں تقریباً دوگنی ہو چکی ہے جبکہ 15-2014 میں تقریباً 3,000 روپے سے بڑھ کر 25-2024 میں 6,000 روپے سے زائد — اور توقع ہے کہ 2030 تک یہ دوبارہ دوگنی ہو کر 12,000 روپے تک پہنچ جائے گی۔ برآمدات نے بھی اس طلب پر مبنی توسیع کی عکاسی کی ہے۔ ٹیکسٹائل اور ملبوسات کی برآمدات، کووڈ کے سال 20-2019 میں 2.49 لاکھ کروڑ روپے سے بڑھ کر 25-2024 میں تقریباً 3.5 لاکھ کروڑ روپے تک پہنچ گئیں، جو کووڈ کے بعد کے عرصے میں مجموعی طور پر 28 فیصد اضافے کی نمائندگی کرتا ہے۔ یہ مضبوط عملی اس بات کو واضح کرتی ہے کہ بھارت عالمی طلب کی واپسی کے ساتھ تیز رفتار کھپت کی توسیع سے دینے کی صلاحیت رکھتا ہے اور سب سے اہم بات یہ کہ برآمدی ترقی کو ٹیکسٹائل کی داخلی طلب کے ساتھ جوڑ کر مضبوط بنا رہا ہے۔

**بھارت کی افرادی قوت کی بحالی میں ٹیکسٹائل کا کردار**

ٹیکسٹائل کا شعبہ بدستور بھارت کے روزگار معیشت کی ریڑھ کی ہڈی بنا ہوا ہے۔ آج زراعت کے بعد ملک کا دوسرا سب سے بڑا آجر ہے، جو 24-2023 کے اختتام تک براہ راست تقریباً 5.6 کروڑ افراد کو روزگار فراہم کر رہا ہے اور بالواسطہ طور پر 2014 کے بعد تقریباً دوگنی ہو چکی ہے۔ خاص طور پر انقلابی مثبت ہوا ہے۔ 2020 کے بعد برآمدات پر مبنی ترقی کے نتیجے میں صرف منظم شعبے میں ہی اندازاً 1.5 کروڑ ملازمتیں پیدا ہوئیں۔ جب اس صنعت کو سہارا دینے والے وسیع غیر منظم ماحولیاتی نظام کو بھی شامل کیا جائے تو روزگار کا اثر اس سے کہیں زیادہ وسیع نظر آتا ہے، جہاں بات کو آگے لے کر جانے کے ٹیکسٹائل بھارت میں معاشی روزگار کے سب سے جامع اور لچکدار محرکات میں سے ایک ہے۔

**صلاحیت سازی اور سلائی مشین کا اثر**

برآمدات کی اس مضبوطی کے پیش منظر میں صلاحیت پر مبنی ترقی کی جانب ایک نیمفیصلہ کن تبدیلی کا فرما ہے۔ گزشتہ ایک دہائی کے دوران ٹیکسٹائل شعبے کی توسیع ایک ناممکن مگر طاقتور کردار کی مرہون منت رہی ہے۔ سلائی مشین محض ایک آلہ نہیں بلکہ سلائی مشین ترقی کی محرک بن چکی ہے، جو اس حقیقت کو ثابت کرتی ہے کہ بعض اوقات سب سے بڑی صنعتی اور روزگاری تبدیلیاں سب سے چھوٹی مشینوں سے شروع ہوتی ہیں۔ صرف کووڈ کے بعد کے عرصے میں ہی 1.8 کروڑ سے زائد سلائی مشینیں بھارت کے پیداواری ماحولیاتی نظام میں درآمد کی گئیں۔ 25-2024 میں درآمدات 61 لاکھ مشینوں کی ریکارڈ سطح تک پہنچ گئیں، جو اب تک کی بلند ترین تعداد ہے۔ ہر سلائی مشین کپڑے سے ملبوسات تک کی ویلیو چین میں اوسطاً 7.1 افراد کے روزگار کو سہارا دیتی ہے۔ اس کے نتیجے میں دہائی کے بعد سلائی مشینوں کی درآمد میں ہونے والے اضافے نے ٹیکسٹائل شعبے میں 3 کروڑ سے زائد ملازمتوں کے قیام کو ممکن بنایا، اور یوں صلاحیت میں توسیع کو بڑے پیمانے پر روزگار کی ترقی سے منسلک کرنے کے ساتھ جوڑ دیا۔ صلاحیت میں یہ تیز رفتار اضافہ اس بات کی وضاحت کرتا ہے کہ جب عالمی خریدار اپنی آتم نربھارتی کا رخانے پوری طرح تیار تھے اور زیادہ پیداوار کم سرمایہ مدت اور بہتر تعمیل معیار فراہم کرنے کے قابل تھے۔ اہم بات یہ ہے کہ روزگار کی تخلیق صرف جدید کارخانوں تک محدود نہیں رہتی، جیسے جیسے یونٹ اپ گریڈ ہوتے ہیں، پرانی مشینیں گرے مارکیٹ میں منتقل ہو کر چھوٹے کاروباروں، درزی یونٹ اور گھریلو صنعتوں میں دوبارہ استعمال ہوتی ہیں، جس سے نچلی سطح پر روزگار کے مواقع کئی گنا بڑھ جاتے ہیں۔ اس طرح مرکزیت پر مبنی توسیع کے مرکز میں خواتین، دیہی نوجوان اور چھوٹے پیمانے کی صنعت کا رنمایاں طور پر شامل ہیں۔ خصوصاً غیر منظم شعبے میں روزگار کی ترسیل پیمانے کو تسلیم کرنے اور اس کا درست احاطہ کرنے کے لیے حکومت ڈسٹرک ٹیکسٹائلز ٹرانسفارمیشن (ڈی ایل ٹی ٹی) اقدام کو آگے بڑھا رہی ہے۔ افرادی قوت کو باضابطہ بنانے اور ڈیٹا کے بہتر اندراج کے ذریعے ڈی ایل ٹی ٹی کا مقصد یہ یقینی بنانا ہے کہ روزگار میں اضافہ نہ صرف تعداد کے اعتبار سے بڑا ہو بلکہ بہتر اوزار، سماجی تحفظ اور طویل مدتی استحکام سے بھی اسے تقویت حاصل ہو۔

**کارخانوں سے لے کر گاؤں تک: سب کے لیے نوکریاں**

2030 کے لیے اہداف بالکل واضح ہیں: ٹیکسٹائل شعبے کو بھارت میں روزگار اور جامع ترقی کے مضبوط ترین محرکات میں شامل کرنا۔ فاسٹ فیشن ایک طاقتور محرک کے طور پر ابھر رہا ہے۔ اس وقت 20 ارب امریکی ڈالر مالیت کی عالمی فاسٹ فیشن مارکیٹ کے 2030 تک 60 ارب امریکی ڈالر تک پہنچنے کی توقع ہے۔ تیز رفتار پیداوار اور فوری ترسیل کے تقاضے بھارت کو ایک موزوں مقام پر رکھتے ہیں، اور اندازہ ہے کہ آئندہ چار برسوں میں مزید 40 لاکھ نئے روزگار پیدا ہوں گے۔ پی ایم متر پارکس آگے چل کر 10 لاکھ سے زائد روزگار پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں، جبکہ پی ایل آئی اسکیم ٹی ایکسٹی اور تازہ سرمایہ کاری کے ذریعے 3 لاکھ سے زیادہ براہ راست اور بالواسطہ روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے جاری ہے۔ ٹیکسٹائل کی وسیع ویلیو چین سے تقریباً 50 لاکھ افراد کی اضافی روزگار پیدا ہونے کی توقع ہے۔ نئے آزاد تجارتی معاہدے (ایف ٹی اے) ٹیکسٹائل برآمدات اور روزگار میں اضافہ کر رہے ہیں، جبکہ گجرات جیسی ریاستیں یونین آزاد تجارتی معاہدہ (انڈیا۔ای یو ایف ٹی اے) نئی منڈیوں کے دروازے کھولے گا، مسابقت کو فروغ دے گا اور روزگاری اگلی لہر کو جنم دے گا۔ صنعتی ترقی کے ساتھ ساتھ، بھارت کا ہینڈلوم اور دستکاری کا شعبہ پیداواری روزگار کی ایک مضبوط بنیاد بنا ہوا ہے۔ یہ شعبہ 65 لاکھ سے زائد کاریگروں اور بنکروں کو روزگار فراہم کرتا ہے اور ماحول دوست مصنوعات کی عالمی طلب کے مطابق ہے۔ اس وقت اس شعبے کی برآمدات تقریباً 50 ہزار کروڑ روپے ہیں، جنہیں 2032 تک 1 لاکھ کروڑ روپے تک دوگنا کرنے کا واضح ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ ہنری اسکیموں اور مارکیٹنگ، رسائی کے اقدامات کے ذریعے 2030 تک مزید تقریباً 20 لاکھ کاریگروں اور بنکروں کو روزگار سے جوڑنے جانے کی توقع ہے۔

**کووڈ کے بعد معاشی روزگار کو طاقت دینے والا ٹیکسٹائل شعبہ**

بھارت کی ٹیکسٹائل کہانی داخل روزگار کی کہانی ہے پی ویسٹ، متنوع اور جامع۔ کووڈ کے بعد 2020 سے 2030 کا عشرہ بھارتی ٹیکسٹائل صنعت کی نئی تعریف کرنے جا رہا ہے، جس کے نتیجے میں منظم اور غیر منظم دونوں شعبوں میں 5 کروڑ سے زائد نئے روزگار پیدا ہونے کی توقع ہے۔ یہ شعبہ فرسٹ جنریشن کاروباری افراد کو جنم دے رہا ہے، خواتین کے لیے مستحکم روزگار فراہم کر رہا ہے اور دیہی نوجوانوں کے لیے نئے مواقع کھول رہا ہے۔ جیسے جیسے بھارت وکسٹ بھارت 2047 کی جانب بڑھ رہا ہے، ٹیکسٹائل کا شعبہ ایک آتم نربھر اور عالمی سطح پر مسابقتی معیشت کی تعمیر میں مرکزی کردار ادا کرتا رہے گا، جبکہ اپنی جامع جدید پیداواری صلاحیت، ہنر مند افرادی قوت اور مضبوط بنکیا بنا کر روزگار کے ساتھ ترقی کو ممکن بنا رہی گی۔

(مصنف ٹیکسٹائل کے مرکزی وزیر ہیں)

# معیشت کے اس بظاہر سنہرے دور سے محتاط رہنے کی ضرورت

## کم مہنگائی اور تیز ترقی کا امتزاج خوش آئند مگر غیر متوازن ہے۔ غذائی قیمتوں میں گراوٹ، دیہی اجرتوں کا جمود اور کم نومینل جی ڈی پی بجٹ کے لیے احتیاط، لچک اور شمولیتی حکمت عملی کا تقاضا کرتے ہیں

ڈاکٹر اجیت راناڈے

یکم فروری کو وزیر خزانہ نرملا سیتارمن اپنے معاشی منظرنامے میں عام بجٹ پیش کریں گی جہاں دنیا کے لیے ہندوستان حسد کی علامت بنا ہوا ہے۔ بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) جیسے بڑے اداروں نے ہندوستان کی ترقی کے اندازوں پر نظر ثانی کرتے ہوئے انہیں بہتر قرار دیا ہے، اور جی ڈی پی کے سہ ماہی اعداد و شمار بھی اسی سمت اشارہ کرتے ہیں۔ دوسری طرف صارفین کی افراط زر میں نمایاں کمی آئی ہے، یہاں تک کہ ریزرو بینک کے طے شدہ آرام دوائرے سے بھی نیچے چلی گئی ہے۔ تیز رفتار ترقی اور کم مہنگائی کے اس امتزاج کو معاشی اصطلاح میں 'گولڈی لاکس اکانومی' کہا جاتا ہے۔ سرسری طور پر دیکھیں تو محسوس ہوتا ہے کہ وسیع تر معاشی نظم و نسق درست سمت میں ہے اور پالیسی سازوں کی ذمہ داری بس یہی ہے کہ ترقی کی رفتار برقرار رکھی جائے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ نظر اطمینان کا نہیں بلکہ اضافی احتیاط کا تقاضا کرتا ہے۔ اس احتیاط کی وجہ یہ نہیں کہ موجودہ اندازے غلط ہیں، بلکہ اس لیے کہ جن عوامل نے ان اعداد و شمار کو تشکیل دیا ہے وہ غیر متوازن ہیں اور کسی بھی وقت پلٹ سکتے ہیں۔ لہٰذا یہ وقت بے فکری سے بیٹھنے کا نہیں بلکہ پالیسی کو مضبوط کرنے کا ہے۔ سب سے پہلے موجودہ 'کم مہنگائی' کو سمجھنا ضروری ہے۔ اکتوبر 2025 میں افراط زر کی شرح 0.25 فیصد رہی۔ اس کی کمی کی وجہ کھانے پینے کی اشیا کی قیمتوں میں گراوٹ تھی۔ یہی سبب ہے کہ اکتوبر 2024 میں دو برس ہندسے میں رہنے والی غذائی افراط زر ایک سال کے اندر اندر منفی ہو گئی۔ چونکہ صارف قیمت اشاریہ (سی پی آئی) کی ٹوکری میں غذائی اشیا کا وزن زیادہ ہے، اس لیے مجموعی افراط زر کی سطح کم نکھائی دے رہی ہے۔ اس کے برعکس، خوراک اور ایندھن کو نکال کر دیکھی جانے والی 'بنیادی' افراط زر مسلسل بلند ہے اور لگ بھگ چار فیصد کے آس پاس برقرار ہے۔

یہ کمی کیا اصل افراط زر اصل زری قیمتوں کے چکر پیمائی کی صورتحال اور کمزور مانگ کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اسی لیے ریزرو بینک سے متعلق مباحث میں تختی کے بجائے احتیاط غالب ہے۔ ریزرو بینک کی مانیٹری پالیسی کمیٹی کے ایک رکن کا کہنا ہے کہ کسی تازہ پیش رفت کے لیے بہت کم موقع باقی بچا ہے۔ بجٹ کے بیکرو اندازے اس مفروضے پر مبنی نہیں ہونے چاہئیں کہ مہنگائی مستقل طور پر 0 سے 2 فیصد کے درمیان ہی رہے گی۔ ایک اور اہم پہلو عارضی جی ڈی پی ترقی سے جڑا ہے۔ اگر مہنگائی بہت کم ہو تو حقیقی اور نومینل جی ڈی پی ترقی کے درمیان فرق کم ہو جاتا ہے۔ لیکن آمدنی حقیقی نہیں بلکہ نومینل ترقی سے وابستہ ہوتی ہے۔ اگر نومینل جی ڈی پی ترقی توقع کے مطابق نہ رہی تو سرکاری آمدنی کمزور پڑ جاتی ہے، جس سے اخراجات پر دباؤ بڑھتا ہے۔

بڑھتی ہوئی قلاحی توقعات کے تناظر میں آمدنی میں کمی مالیاتی خسارے کو بڑھا سکتی ہے۔ اگر اس خسارے کا پہلے سے درست اندازہ نہ لگایا جائے تو مہنگائی میں اضافے اور کرنسی کی قدر میں گراوٹ کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے، اور یوں ایک منفی چکر شروع ہو سکتا ہے جس سے پالیسی سازی پیچیدہ ہو جاتی ہے۔ اس لیے بجٹ کو حقیقت پسندانہ اور لچکدار ہونا چاہیے۔ سب سے پہلے ریسکیو اندازے بنائے جائیں جو معمول کی صورتحال کی واپسی کو مدنظر رکھتے ہوں۔ مسلسل بہتر کم مہنگائی کی امید رکھنے کے بجائے چار فیصد مہنگائی کی طرف واپسی کی تیاری زیادہ محفوظ حکمت عملی ہے۔ دوسرا، دیہی آمدنی اور روزگار میں اضافہ کرنے والی ترقی کو بنیادی ہدف بنایا جائے۔ دیہی دباؤ کو صرف فلاحی سنسٹر سمجھنے کے بجائے ان اقدامات پر توجہ دی جائے جو آمدنی بڑھانے کی صلاحیت پیدا کریں یہی پیمیے خوراک اور ایندھن کے اخراجات کو کم کرتے ہیں۔ کرگل کے تجربے میں شمسی توانائی کو برقرار نہیں رکھ سکتی۔ تیسری تشویش بیرونی محاذ سے جڑی ہے۔ پی ایم روپے کی نسبتاً کمزوری اور درآمدی مہنگائی کا چیلنج اہم خطرہ ہے۔ اگر چہ پی آئی مہنگائی تقریباً صفر کے قریب ہے، اس کے باوجود روپیہ کمزور ہوا ہے۔ سوال یہ ہے کہ یہ تعداد کیوں نظر آتا ہے؟

اس کا ایک جواب غذائی پی فلیشن میں پوشیدہ ہے، جو ایک گھریلو عنصر ہے اور جس نے سی پی آئی کی ٹوکری کو نیچے رکھا ہوا ہے، جبکہ خام تیل کی قیمتیں بھی بڑی حد تک مستحکم رہی ہیں۔ مگر آج کے دیہاؤ کے معاملے نہیں کہ کل بھی صورتحال ویسی ہی رہے گی۔ زرعی قیمتیں عموماً بدلی سنگی ہیں، اور دھاتوں و قیمتی دھاتوں میں قیمتوں کا دباؤ لاگت اور مہنگائی کے اندازوں کو متاثر کر سکتا ہے۔ جب غذائی مہنگائی بلند شرحت سطح سے گر کر متفی ہو جاتی ہے تو اگلے برس اس میں دوبارہ اضافہ ہونا ایک عام رجحان ہے۔ اس کے علاوہ دیہی پی آئی کی ٹوکری میں بھی تبدیلی متوقع ہے۔ بجٹ کے بیکرو اندازے اس مفروضے پر مبنی نہیں ہونے چاہئیں کہ مہنگائی مستقل طور پر 0 سے 2 فیصد کے درمیان ہی رہے گی۔ جو تدابیر ان شعبوں کو نظرانداز کرتی ہیں جو زیادہ خراب پائپ لائنوں کی نشاندہی کی۔ گرگرام میں دسمبر 2025 میں سیکٹر -70 اے کے 70-60 لوگ آلودہ پانی کے باعث بیمار پڑ گئے، جن میں سے کم از کم 10 کو اسپتال میں داخل کرانا پڑا۔ پانی سے مالا مال اڈیشہ بھی محفوظ نہیں ہے۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق 2017 سے 2022 کے درمیان اڈیشہ میں 42.24 لاکھ لوگ شدید دست سے اور 4.63 لاکھ لوگ ٹائیفائیڈ سے بیمار پڑے، اور یہ سب آلودہ پانی کے باعث ہوا۔ پوری، کٹک، ڈھینکانال اور جاجپور سمیت اڈیشہ کے کئی مقامات سے ہیضہ کے پھیلاؤ کی خبریں آئیں۔

یہ سب انتظامی ناکامی اور ایک ذہریلے آتے قومی بیگانگی حالات کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ 2018 میں نیتی آیوگ کی ایک رپورٹ نے پہلے ہی خبردار کیا تھا کہ ہندوستان اپنی تاریخ کے سب سے شدید آبی بحران سے گزر رہا ہے۔ اس میں بتایا گیا تھا کہ جہاں کن طور پر 6 کروڑ ہندوستانی شدید آبی بحران کا سامنا کر رہے ہیں، 70 فیصد زیر زمین پانی آلودہ ہے اور آبی امراض کے باعث ہر سال 2 لاکھ سے زیادہ لوگوں کی موت ہو رہی ہے۔ پانی کے ذرائع تیزی سے گھٹ رہے ہیں، حالات اور بھی خراب ہوتے جا رہے ہیں۔ عالمی بینک کی حالیہ رپورٹ کے مطابق ہندوستان عالمی آبی وسائل کے محض 4 فیصد حصے کے ساتھ دنیا کی تقریباً 18 فیصد آبادی کو خوراک فراہم کرتا ہے۔ ہندوستان کی ندیاں، جو آج بھی ہمارے پینے کے پانی کا بنیادی ذریعہ ہیں، بری طرح آلودہ ہو چکی ہیں۔ اگست

# تعلیم، یو جی سی اور مرکزیت: اقتدار کے سائے میں عوام کا حق

عالم رضوی

ہندوستان کا اعلیٰ تعلیمی نظام کبھی فکری آزادی، تنوع اور کھلی بحث و مباحثہ کی شناخت ہوا کرتا تھا۔ یونیورسٹیاں محض ڈگریاں بانٹنے والی فیکٹریاں نہیں تھیں، بلکہ سماج کو سمت دینے والے فکری مراکز سمجھی جاتی تھیں۔ لیکن آج یو جی سی (یونیورسٹی گرانٹس کمیشن) سے متعلق نئے بل اور تجاویز ایک سنگین سوال کھڑا کر رہی ہیں کیا تعلیم اب عوامی ضرورت کے بجائے اقتدار کی ضرورت بنتی جا رہی ہے؟

یو جی سی کے قیام کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ یونیورسٹیاں خودمختار رہیں اور تعلیم کے معیار کو برقرار رکھا جائے لیکن حالیہ تجاویز میں یو جی سی کے کردار کو کمزور کر کے زیادہ اختیارات مرکزی حکومت کے ہاتھ میں دینے کی کوشش صاف نظر آتی ہے۔ یہی بات عوام، اساتذہ، طلبا اور ریاستی حکومتوں کے لیے تشویش کا سبب بنی ہوئی ہے۔

تعلیم کا مرکزیت کی طرف جھکاؤ:

فائدہ کس کا؟

تعلیم بھارتی آئین کے تحت ایک

# طاہر فراز: کلاسیکی روایت اور عصری شعور کا شاعر

پروفیسر مشتاق احمد

اردو غزل کی روایت ایک زندہ، متحرک اور مسلسل ارتقا پذیر روایت ہے۔ اس روایت میں ہر عہد نے اپنے نمائندہ شعرا پیدا کیے ہیں کچھ وہ جو انقلاب کا نعرہ بنے، کچھ وہ جو تجربے کی علامت ٹھہرے، اور کچھ وہ جو خاموشی، وقار اور تہذیبی تسلسل کے علم بردار رہے۔ طاہر فراز (29 اپریل 1953ء- 24 جنوری 2026ء) کا شمار ان ہی شعرا میں ہوتا ہے جنہوں نے کسی تحریک یا نظریے کا پرچم اٹھائے بغیر، محض اپنی شاعری کے ذریعے ایک معتبر اور پائیدار مقام حاصل کیا۔ طاہر فراز کی وفات صرف ایک مشہور شاعر کی رحلت نہیں بلکہ اردو غزل کی اس شائستہ روایت کا ایک باب بند ہوتا ہے جس میں لفظ چیختا نہیں، بولتا ہے؛ جذبہ بکھرتا نہیں، ٹھہرتا ہے اور فکر نعرہ نہیں بنتی بلکہ معنی میں جھلکتی ہے۔ ان کی شاعری خصوصاً مجموعۂ کلام "سکٹول" (اشاعت 2004ء) اس بات کا ثبوت ہے کہ جدید دور میں بھی کلاسیکی اقدار کے ساتھ غزل کہنا ممکن ہے۔

طاہر فراز کی شاعری کو ان کی شخصیت سے الگ کر کے نہیں دیکھا جا سکتا۔ ان کی طبیعت میں درویشی، انکسار اور تہذیبی شائستگی نمایاں تھی۔ یہی اوصاف ان کی غزل میں منتقل ہو گئے۔ وہ خود نمائی، لسانی کرتب اور غیر ضروری جدت کے قائل نہیں تھے۔ ان کا تخلیقی دور وہ تھا جب اردو غزل ایک طرف جدیدیت کی علامتی پیچیدگیوں میں الجھ چکی تھی اور دوسری طرف مشاعروں میں سطحی جذباتیت کا غلبہ تھا۔ طاہر فراز نے ان دونوں کے بیچ ایک ایسا راستہ اختیار کیا جس میں روایت کی پاسداری بھی تھی اور عہد کا شعور بھی۔

"سکٹول" طاہر فراز کا واحد گمرنہایت اہم مجموعۂ کلام ہے۔ "سکٹول" صوفیانہ روایت میں قناعت، فقر اور خود سپردگی کی علامت ہے۔ یہی علامت اس مجموعے کی غزلوں میں فکری سطح پر مسلسل موجود رہتی ہے۔ یہاں شاعر اپنے دائیں بائیں کے تحول کرنے والا ہے زندگی کو اس کے تلخ و شیریں تجربات کے ساتھ قبول کرنے والا عاشقانہ کرب کے ساتھ ساتھ وجودی بے بسی اور انسانی کم مائیگی کا اعتراف بھی ہے۔ طاہر فراز کی غزل کا بنیادی وصف اس کی کلاسیکیت ہے۔ ان کے یہاں بحر، ردیف، قافیہ اور آہنگ میں ایک فطری توازن پایا جاتا ہے۔ وہ نہ بحر توڑتے ہیں، نہ زبان کو بوجھل بناتے ہیں ؎

ہاتھوں میں سکٹول زباں پر تالا ہے
اپنے جینے کا انداز نرالا ہے

یہ شعر میر کی اخلاقی روایت اور غالب کے فکری وقار کی یاد دلاتا ہے جو انداز مکمل طور پر طاہر فراز کا اپنا ہے۔ طاہر فراز کی زبان شستہ، سادہ اور تہذیبی رکھ رکھاؤ کی حامل ہے۔ ان کے یہاں نہ بازاریت ہے، نہ تجرباتی ابہام۔ وہ عام لفظوں میں خاص بات کہتے ہیں

خود کو پڑھتا ہوں چھوڑ دیتا ہوں
اک ورق روز موڑ دیتا ہوں

یہ سادگی دراصل فنی پختگی کی علامت ہے۔ طاہر فراز کے یہاں عشق صرف جسمانی یا جذباتی تجربہ نہیں بلکہ ایک اخلاقی اور روحانی واردات ہے۔ ان کے اشعار میں عشق انسان کو نرم، شفاف اور باطن کی طرف مائل کرتا ہے ؎

ہو سکے تو عکس لوٹا دے مجھے
آئینے مجھ سے مرا پیکر نہ مانگ

یہ شعر جدید سماج میں رشتوں کی مصنوعی فضا پر نہایت بامعنی تنقید ہے۔ طاہر فراز کی غزل کا بڑا موضوع انسانی تعلقات ہیں ان کی ناپائیداری، خود غرضی اور بکھرتا انسانی معاشرے کا شعیرازہ ایک المیہ بن جاتا ہے ؎

اس قدر تم میں نگاہوں میں
روز اک آئینہ توڑ دیتا ہوں

یہ شعر جدید سماجی زندگی کی ایک مکمل تصویر پیش کرتا ہے۔ سکٹول میں تصوف کسی فلسفیانہ موشگافی کے بجائے عملی اور تجرباتی صورت میں جلوہ گر ہوتا ہے۔

مری خانہ بدوشی سے پوچھئے کوئی
کتنا مشکل ہے اس کو گھر بولنا

یہ صوفیانہ خاموشی اور عصری بے اعتباری دونوں کی علامت ہے۔ طاہر فراز کا کمال یہ ہے کہ وہ سماج کے زخموں کو دیکھتے ہیں مگر چیختے نہیں۔ ان کا احتجاج نرم، مہذب اور دیرپا ہے ؎

ہم سے پہلے بھی مسافر کئی گزرے ہوں گے
کم سے کم راہ کے پتھر تو ہٹاتے جاتے

یہ شعر تہذیبی ذمہ داری اور تاریخی شعور کی نمائندگی کرتا ہے۔ اردو شاعری میں کم لوگ ایسے ہوتے ہیں جو مشاعرے میں بھی مقبول ہوں اور کتاب میں بھی معتبر۔ طاہر فراز اس قلیل صف میں شامل ہیں ؎

دیکھ کر تجھ کو ترا اک گناہ یاد آیا
میں نے دیکھا تھا کبھی خود کو بھی اچھا ہو کر

یہ شعر ترنم میں بھی اثر رکھتا ہے اور مطالعے میں بھی۔ طاہر فراز اردو غزل کے ان شاعروں میں ہیں جنہوں نے ثابت کیا کہ روایت آج بھی زندہ ہے بشرطیکہ اسے خلوص اور فنی شعور کے ساتھ برتا جائے۔ وہ نہ کسی تحریک کے ترجمان تھے، نہ کسی گروہ کے اسیر، بلکہ خود ایک تہذیبی حوالہ تھے۔ طاہر فراز کی غزلیہ شاعری اردو ادب میں شائستگی، وقار اور معنوی گہرائی کی ایک روشن مثال ہے۔ سکٹول ان کے فکری، روحانی اور فنی سفر کا آئینہ دار ہے۔ ان کی وفات اردو غزل کا ایک خاموش مگر مضبوط ستون گرا دینے کے مترادف ہے، مگر ان کے اشعار آج بھی زندہ ہیں، کیونکہ ؎

جب کبھی بولنا وقت پر بولنا
مدتوں سوچنا مختصر بولنا

طاہر فراز اب ہمارے درمیان نہیں، مگر ان کی غزل اردو ادب کی اس روایت میں ہمیشہ زندہ رہے گی جہاں لفظ عبادت بن جاتا ہے اور شاعری خاموش دعا کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ چند منتخب اشعار ملاحظہ کیجئے

محسوس کر رہا ہوں میں خوشبو کی بازگشت
شاید ترے لبوں پہ مرا نام آگیا
وہ سر بھی کاٹ دیتا تو ہوتا نہ کچھ ملال
افسوس یہ ہے اُس نے مری بات کاٹ دی
یہ کس کی آہٹوں کا ہمیں انتظار ہے
دھڑکن بھی دل کی اب تو سماعت پہ بار ہے
لہو کی چیخیں بھی مجھ کو سنائی دے نہ سکیں
فصیلِ جسم پہ دیتے رہے صدا پتھر
جلتی ریت کی پیشانی کو بوسہ دوں
دریاؤں کے دل میں اتر کر پیاس لکھوں
وہ جو ٹھوکر نہ لگاتا مجھ کو
میں کسی راہ کا پتھر ہوتا
بدلنا چاہتی ہے در مری آوارگی اکثر
مگر وہ ہے کہ مجھ کو در بدر ہونے نہیں دیتا
چاند کو جب سے الجھایا ہے شاخوں نے
پیڑ کے نیچے بے ترتیب اجالا ہے
اُس نے ابھرا دیا دنیا میں مجھے
ورنہ اک اور قلندر ہوتا
مری صحبت کا اثر نکلا
اُس کے کاندھے پہ میرا سر نکلا
زندگی تعاقب میں ترے ہم
اتنا چلتے ہیں کہ مر جاتے ہیں
تشنگی میرے تعاقب میں ہے جانے کب سے
اپنی ان جھیل سی آنکھوں میں چھپا لے مجھ کو
کیسے ماؤں کہ زمانے کی خبر رکھتی ہے
گردشِ وقت تو بس مجھ پہ نظر رکھتی ہے
اب اس سے بڑھ کے سزا اور کیا ہماری ہے
تمہارے عہد میں جو زندگی گزاری ہے
میں خستہ حال ہوں تو تعجب ہے کس لئے
فرہاد کو بھی عشق نے مزدور کر دیا
منصف نے بعد قتل مرے فس کے یوں کہا
ہم نے تمہارے قتل کو دستور کر دیا

مذکورہ اشعار کی قرأت سے بہ آسانی یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ ان اشعار میں نہ صرف کلاسیکیت کی زیریں لہریں ہیں، شعر میں کہ تنگ ہے، علامتوں اور استعاروں کے نئے تجربے ہیں بلکہ موضوعی اعتبار سے عصری حسیت کی زخم خوردہ روح بھی ہے۔ اس لئے طاہر فراز کی شاعری کو صرف مشاعرے کی شاعری سمجھنا بے انصافی ہوگی، درحقیقت طاہر فراز کی شاعری جمالیاتی حس اور منفرد اسلوب کی عکاس ہے اور ان کے اشعار کو اسی تناظر میں دیکھنا چاہئے اور ادبی تنقید کی سوئی پر پرکھنے کی کوشش کی جانی چاہئے کہ طاہر فراز کی شاعری عہد حاضر کے ان شعراء سے بالکل مختلف لب و لہجے کی شاعری ہے جو مشاعرے میں چیخ و پکار کے ذریعہ ماحول سازی کرتے ہیں۔ فراز کے یہاں ایک شائستگی ہے، مگر لہجے میں ایک آنچ ہے جو سہل مفتخ کی صورت اختیار کر جاتی ہے اور ان کے اشعار نہ صرف ذہن میں محفوظ رہ جاتے ہیں بلکہ اس کی تہداد معنوی پرت در پرت کھلتی رہتی ہے جس سے سامعین اور قارئین برسوں محظوظ ہوتے رہتے ہیں۔ افسوس صد افسوس اب وہ میرے درمیان نہیں رہے لیکن ان کے اشعار کی آفاقیت برقرار رہے گی اور آئندہ کی نسلوں کے لئے افہام و تفہیم کے نئے در وا کرتے رہیں گے اور یہی وصف کسی سچے اور بڑے فنکار کی عظمت کی دلیل ہے۔

☆☆☆☆☆

پرنسپل بی۔ ایم کالج، دربھنگہ
موبائل: 9431414586

**طاہر فراز کی شاعری کو ان کی شخصیت سے الگ کر کے نہیں دیکھا جا سکتا۔ ان کی طبیعت میں درویشی، انکسار اور تہذیبی شائستگی نمایاں تھی۔ یہی اوصاف ان کی غزل میں منتقل ہو گئے۔ وہ خود نمائی، لسانی کرتب اور غیر ضروری جدت کے قائل نہیں تھے۔ ان کا تخلیقی دور وہ تھا جب اردو غزل ایک طرف جدیدیت کی علامتی پیچیدگیوں میں الجھ چکی تھی اور دوسری طرف مشاعروں میں سطحی جذباتیت کا غلبہ تھا۔ طاہر فراز نے ان دونوں کے بیچ ایک ایسا راستہ اختیار کیا جس میں روایت کی پاسداری بھی تھی اور عہد کا شعور بھی۔**

ہندوستانی سماج مختلف زبانوں، ثقافت اور مذہبوں پر مشتمل ہے۔۔ یہاں کسی کو کسی پر سبقت نہیں سوائے اسکی انسانی انسانیت پسند خوبیوں و احترام کے ۔۔اسکے اخلاق کردار اس بات کو طے کرتے ہیں۔ کہ وہ سماج میں کتنا مقبول ہے اسکی ذات سے انسانیت کو کتنا فائدہ ہے اور یہی بات اسے سماج میں قابل تقلید بنا کر اقدار کی ترویج کا باعث بناتی ہے۔ کثرت میں وحدت ،تنوع ،اور جمہوریت اس ملک کی جمہوریت کی بنیاد ہے۔۔۔اور ان تمام بنیادوں کو تسلیم کرنا ہی کامیاب ہندوستانی شہری ہونے کی دلیل ہے۔۔

# خوشبو جدا جدا ہے جمہوری قدریں اور اساتذہ

فہیم انساء مہوش

ہندوستان کی خوبصورتی ،اسکی کشش ،اسکی طاقت ،نا صرف کثیر التعداد ہے بلکہ کثیر الجہتی ہے اور جمہوری طرز ہے۔ وہیں پر تنوع" بھی اسکی اصل طاقت ہے۔۔اس تنوع کو ہم آہنگی میں بدلنے اور جمہوری قدروں کو مستحکم کرنے میں معاشرے کے ایک فرد کا اہم اور کلیدی رول ہوتا ہے اور وہ ہیں" اساتذہ"

موجودہ دور میں سماجی انتشار فکری انتہا پسندی ،عدم برداشت جیسے مسایل سر اٹھا رہے ہیں۔۔اساتذہ کی یہ ذمے داری ہے کہ وہ ہی نسلوں میں جمہوری قدروں کی ترویج کرے ۔۔اور ان میں جمہوریت کی روح بیدار کرے۔۔

جمہوری قدریں وہی ہوتی ہیں جہاں تمام انسان کسی بھید بھاؤ ،مزہب ذات پات اور رنگ ونسل پر ،عدل وانصاف پر ،باہمی احترام و رواداری پر کوئی تضاد نہیں رکھتے ہیں۔۔۔۔یہ قدریں صرف آئینی دفعات تک محدود نہیں۔۔۔ بلکہ عملی رویوں ،سوچ اور طرز فکر سے بھی مربوط ہیں اور اسی لیے ہماری قومی تعلیمی پالیسی 2020۔ یعنی ان قدروں کے حصول پر تدریس میں اعلے اطلاق پر پورا زور دیتی ہے NEP 2020 کے آغازی میں تعلیم کے مقصد کو واضح کرتے ہوئے کہا گیا ہے۔۔۔

تعلیم کا بنیادی مقصد ایسے باشعور ،ذمہ دار اور فعال شہری تیار کرنا ہے جو آئینی اقدار ،جمہوریت ،مساوات ،انصاف ،تنوع اور انسانی وقار پر یقین رکھتے ہوں۔" یہی وہ امید ان سے جہاں اساتذہ ایک رہنما اور کردار ساز کے طور پر نمایاں ہوتا ہے۔۔ اور طلبا کو جمہوری قدروں کا راستہ دکھاتا ہے۔۔

ہندوستان کے اساتذہ صرف نصاب تک محدود نہیں ہیں بلکہ وہ طلباء کی فکری اخلاقی ،اور سماجی تربیت کے معاون و مددگار بلکہ ذمے دار ہیں۔۔

کلاس روم بزات خود ایک چھوٹی سی جمہوری اکائی ہے۔ جہاں پر مقام انصاف ،مساوات رواداری و اتحاد کا عملی نمونہ پیش کرتا ہے۔ طلبا کے درمیان بلا امتیاز برتاؤ اور انفرادی اختلافات کے باوجود انکی عزت نفس کو ملحوظ رکھتے ہوئے تدریسی شمولیت کا عملی نمونہ پیش کرتا ہے۔۔

ہندوستانی سماج مختلف زبانوں ،ثقافت اور مذہبوں پر مشتمل ہے۔۔ یہاں کسی کو کسی پر سبقت نہیں سوائے اسکی انسانی انسانیت پسند خوبیوں و احترام کے ۔۔اسکے اخلاق کردار اس بات کو طے کرتے ہیں۔۔ کہ وہ سماج میں کتنا مقبول ہے اسکی ذات سے انسانیت کو کتنا فائدہ ہے اور یہی بات اسے سماج میں قابل تقلید بنا کر اقدار کی ترویج کا باعث بناتی ہے۔۔ کثرت میں وحدت ،تنوع ،اور جمہوریت اس ملک کی جمہوریت کی بنیاد ہے۔۔۔اور ان تمام بنیادوں کو تسلیم کرنا ہی کامیاب ہندوستانی شہری ہونے کی دلیل ہے۔۔

ہمارے ہندوستانی سماج میں آج اختلافات اور انتشار پیدا ہو رہے ہیں چاہے وہ کسی بھی بنیاد پر ہو اسکی عام وجہ" اختلاف" ہے چاہے وہ اختلاف نظری ہوں یا فکری ہوں۔۔۔ اختلاف فطری ہے۔۔لیکن اختلافات طاقت بھی ہیں ،بس سمجھنے کا نظریہ ہونا چاہیے۔۔ ہمارا تئیں اس اختلاف سے حتی الامکان بچنے کی ترغیب دینا جس سے قومی یک جہتی کو خطرہ لاحق ہو۔ طلباء میں قومی یک جہتی ،آئینی اقدار ،اور مشترک ثقافت کا شعور پیدا کرنا آج کی اہم ضرورت ہے ۔۔کیوں کہ ہندوستان میں تنوع ایک حقیقت ہی نہیں بلکہ ایک ثقافتی ورثہ ہے۔۔ جسے مجروح کرنے کا آئین کے مطابق کسی کو حق نہیں ۔۔مختلف مزاہب زبانیں ،ذاتیں اور ثقافت ،رسم ورواج اور طرز زندگی۔۔ طرز طعام کی اور مخصوص ذایقوں کی روایتیں یہاں کی ثقافت کا حسن ہیں پرنیاوے سے لے کر تمام تر طرز رہایش و پوہ و باش اسکا اٹوٹ حصہ ہیں۔۔ اور یہی اس ملک کو رنگا رنگ گلدستے کی طرح بناتی ہیں۔۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس تنوع کا عمل کیا فطری ہے یا پھر خود کار۔۔؟ شاید اس بات کا جواب ہر کسی کا الگ الگ ہو کیونکہ ہندوستان جیسے وسیع و عریض ملک میں بار بار اس تنوع کو خوشگوار اور ناخوشگوار تجربات سے گزارا گیا۔۔ جس کی وجہ سے اس سوال کا جواب ناگزیر ہو جاتا ہے۔۔ تنوع بے شک فطری عمل نہیں ہے یہ سماجی و تعلیمی تربیت کا نتیجہ ہوتا ہے۔۔ اور اس تربیت میں اساتذہ کا اہم کردار ہوتا ہے۔۔ بلکہ مرکزی کردار ہوتا ہے۔

مختلف زبانوں ،مزہب اور ثقافت سے تعلق رکھنے والے طلبا ،جہاں ملتے ہیں وہ اسکول ہیں اور اساتذہ انکی رہنمائی کرتے ہیں جو طلباء میں جمہوری قدروں کو فروغ دیتے ہیں۔۔ اور اسی تناظر میں اساتذہ یہ قدریں پیدا کرتے ہیں کہ اختلاف دشمنی نہیں بلکہ باہمی سیکھنے کا عمل ہے اور ایکدوسرے کا احترام کرنے کا عمل ہے۔۔ اساتذہ عملی طور پر رواداری بھائی چارگی و اتحاد کا درس دینے والے ہوتے ہیں۔ اور ان بنیادوں کو مضبوط کرنے والے ہوتے ہیں۔۔ اگر یہی تنوع شہری ہم آہنگی میں داخل جائے تو تنوع میں اتحاد کہلاتا ہے اور یہی ہندوستانی جمہوریت کی بنیاد ہے ،مثال بے تعریف ہے خوبصورتی ہے اور روح بھی ہے۔۔ کیونکہ ہندوستان کثرت میں وحدت کی ترجمانی کرتا ہے اور یہی ایک واحد گلدستہ ہے جہاں پر ایک ہی مٹی ایک ہی گلشن میں جدا جدا خوشبو والے پھول ہیں۔۔۔ اساتذہ اپنی تدریسی ذمے داریوں سے اس گلشن کو ہمیشہ جمہوری قدروں اور آئینی فرایض کے شعور سے حقایق کی آگاہی سے طلباء میں جمہوری قدروں کے شعور میں اضافہ کرتے آرہے ہیں جو کہ ملک کی سالمیت کے لیے لازمی ہے ۔۔اساتذہ آئینی اقدار ،انسانی حقوق کی تعلیم کو عملی مثالوں کے ذریعے مؤثر بنایں۔۔

□□□□□

# بھارت میں صحت پر اخراجات اور دواسازی کی صنعت رجحانات و ترجیحات

ڈاکٹر جانِ عالم

بھارت کا نظامِ صحت اس وقت ایک دور رس تبدیلی کے عمل سے گزر رہا ہے۔ بڑھتی ہوئی طبی ضروریات ، امراض کے بدلتے ہوئے پیٹرن ، آبادیاتی تبدیلیاں اور دواسازی کی صنعت کی برق رفتار ترقی نے اس پورے ڈھانچے کو نئی شکل دی ہے۔ صحت پر ہونے والے اخراجات خواہ وہ انفرادی سطح پر ہوں یا قومی، صحت کی سہولیات تک رسائی ، استطاعت اور سماجی مساوات کو سمجھنے کے لیے کلیدی اہمیت رکھتے ہیں۔ اسی تناظر میں ، دواسازی کی صنعت جس میں ایلوپیتھی کے ساتھ ساتھ آیوش کے روایتی نظام بھی شامل ہیں ، علاج کی لاگت اور صحت کے پائیدار نتائج کے تعین میں مرکزی کردار ادا کرتی ہے۔ یہ مضمون بھارت میں صحت پر اخراجات کے رجحانات ، گھریلو اخراجات کے رویوں ، طبی اخراجات میں ادویات کے غلبے اور ایلوپیتھی و روایتی طبی نظاموں کے تقابلی حجم کا تنقیدی جائزہ لیتا ہے۔ علاوہ ازیں ، تحقیق و ترقی (R&D)، سرکاری میزانیہ (Budget) اور جدید و متبادل نظامِ طب کے درمیان موجود ساختی عدم توازن خصوصاً یونانی طب کے حوالے سے پالیسی سازوں کے لیے غور طلب پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ * بھارت میں مجموعی طبی اخراجات کا رجحان * تاریخی طور پر بھارت میں ذاتی جیب سے خرچ (Out-of-Pocket Expenditure) کی شرح تشویشناک حد تک بلند رہی ہے ، جو محدود مالی تحفظ اور سرکاری صحت کے ڈھانچے تک غیر مساوی رسائی کی عکاس ہے۔ تاہم ، حالیہ برسوں میں اس رجحان میں نمایاں بہتری آئی ہے۔ قومی صحت اکاؤنٹس ( (2021-22 کے تخمینے کے مطابق ، مجموعی طبی اخراجات میں ذاتی خرچ کا تناسب کم ہو کر 39.4 فیصد رہ گیا ہے ، جو 15-2014 میں 62.6 فیصد تھا۔ اس مثبت تبدیلی کے پس پردہ آیوشمان بھارت جیسی فلاحی اسکیمیں ، عوامی صحت کے بنیادی ڈھانچے کی توسیع ، انشورنس کوریج میں اضافہ اور جن اوشدھی مراکز کے ذریعے سستی ادویات کی فراہمی جیسے عوامل کارفرما ہیں۔ اقتصادی سروے 25-2024 کے مطابق ، 22-2021 میں بھارت کے مجموعی طبی اخراجات تقریباً 9.04 لاکھ کروڑ روپے تھے (جو جی ڈی پی کا 3.8 فیصد بنتے ہیں ) ، جس میں سرکاری حصہ بڑھ کر 48 فیصد تک پہنچ چکا ہے۔ اس کے باوجود ، بین الاقوامی معیارات کے تقابلی جائزے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمہ گیر صحت کوریج (UHC) کے ہدف کے حصول کے لیے ذاتی خرچ کی یہ شرح اب بھی زیادہ ہے ۔ بالخصوص دیہی آبادی اور کم آمدنی والے طبقے کے لیے اچانک پیدا ہونے والے طبی اخراجات اکثر انہیں قرضوں کے جال یا خطِ غربت سے نیچے دھکیل دیتے ہیں۔ * گھریلو سطح پر صحت پر خرچ * گھریلو اعداد و شمار سے واضح ہوتا ہے کہ صحت کے اخراجات بھارتی خاندانوں کے لیے ایک مستقل مالی دباؤ ہیں۔ گھریلو صرفی اخراجات کے سروے ( (2023-24 کے مطابق ، دیہی علاقوں میں ایک اوسط خاندان ماہانہ تقریباً 4,122 روپے اور شہری علاقوں میں 6,996 روپے کل اخراجات پر خرچ کرتا ہے ، جس میں صحت کا حصہ نمایاں ہے۔ صحت پر خرچ دیہی علاقوں میں ماہانہ فی کس اخراجات کا تقریباً 7 فیصد اور شہری علاقوں میں 6 فیصد ہے ، جو بالترتیب تقریباً 288 روپے اور 420 روپے ماہانہ بنتا ہے۔ بظاہر یہ رقم کم محسوس ہوتی ہے ، لیکن کم آمدنی والے خاندانوں کے لیے یہ ان کی قابلِ صرف آمدنی کا ایک بڑا حصہ ہے۔ یہ بھی اہم ہے کہ صحت پر خرچ وقت کے ساتھ یکساں نہیں رہتا۔ شدید بیماری ، دائمی امراض یا اچانک طبی ایمرجنسی کی صورت میں اخراجات اچانک بہت بڑھ جاتے ہیں ، خاص طور پر جب اسپتال میں داخلہ یا طویل مدت تک دوا کی ضرورت ہو۔ ایسے حالات میں بیہ شدہ خاندانوں کو بھی اکثر اپنی جیب سے خاصی رقم خرچ کرنی پڑتی ہے۔ * صحت پر گھریلو اخراجات کی تقسیم * اگر گھریلو صحت اخراجات کی تفصیل دیکھی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اسپتال میں داخلے کے مقابلے میں بیرونی مدادات (او پی ڈی) پر زیادہ خرچ ہوتا ہے ، جس کی بنیادی وجہ اس کی زیادہ تکرار ہے۔ ادویات سب سے بڑا جزو ہیں ، جو گھریلو صحت اخراجات کا تقریباً 42.3 فیصد بنتی ہیں۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ صحت کی استطاعت کے تعین میں دواسازی کی صنعت کا کردار نہایت اہم ہوتا ہے ، لیکن کم آمدنی والے خاندانوں کے لیے یہ ان کی قابلِ صرف آمدنی کا ایک بڑا حصہ ہے۔ یہ بھی اہم ہے کہ صحت پر خرچ وقت کے ساتھ یکساں نہیں رہتا۔ شدید بیماری ، دائمی امراض یا اچانک طبی ایمرجنسی کی صورت میں اخراجات اچانک بہت بڑھ جاتے ہیں ، خاص طور پر جب اسپتال میں داخلہ یا طویل مدت تک دوا کی ضرورت ہو۔ ایسے حالات میں بیہ شدہ خاندانوں کو بھی اکثر اپنی جیب سے خاصی رقم خرچ کرنی پڑتی ہے۔ * صحت پر گھریلو اخراجات کی تقسیم * اگر گھریلو صحت اخراجات کی تفصیل دیکھی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اسپتال میں داخلے کے مقابلے میں بیرونی مدادات (او پی ڈی) پر زیادہ خرچ ہوتا ہے ، جس کی بنیادی وجہ اس کی زیادہ تکرار ہے۔ ادویات سب سے بڑا جزو ہیں ، جو گھریلو صحت اخراجات کا تقریباً 42.3 فیصد بنتی ہیں۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ صحت کی استطاعت کے تعین میں دواسازی کی صنعت کا کردار نہایت اہم

**ہارت کا نظامِ صحت اس وقت ایک دور رس تبدیلی کے عمل سے گزر رہا ہے۔ بڑھتی ہوئی طبی ضروریات ، امراض کے بدلتے ہوئے پیٹرن ، آبادیاتی تبدیلیاں اور دواسازی کی صنعت کی برق رفتار ترقی نے اس پورے ڈھانچے کو نئی شکل دی ہے۔ صحت پر ہونے والے اخراجات خواہ وہ انفرادی سطح پر ہوں یا قومی، صحت کی سہولیات تک رسائی ، استطاعت اور سماجی مساوات کو سمجھنے کے لیے کلیدی اہمیت رکھتے ہیں۔ اسی تناظر میں ، دواسازی کی صنعت جس میں ایلوپیتھی کے ساتھ ساتھ آیوش کے روایتی نظام بھی شامل ہیں ، علاج کی لاگت اور صحت کے پائیدار نتائج کے تعین میں مرکزی کردار ادا کرتی ہے۔ یہ مضمون بھارت میں صحت پر اخراجات کے رجحانات ، گھریلو اخراجات کے رویوں ، طبی اخراجات میں ادویات کے غلبے اور ایلوپیتھی و روایتی طبی نظاموں کے تقابلی حجم کا تنقیدی جائزہ لیتا ہے۔ علاوہ ازیں ، تحقیق و ترقی (R&D)، سرکاری میزانیہ (Budget) اور جدید و متبادل نظامِ طب کے درمیان موجود ساختی عدم توازن خصوصاً یونانی طب کے حوالے سے پالیسی سازوں کے لیے غور طلب پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ * بھارت میں مجموعی طبی اخراجات کا رجحان * تاریخی طور پر بھارت میں ذاتی جیب سے خرچ (Out-of-Pocket Expenditure) کی شرح تشویشناک حد تک بلند رہی ہے ، جو محدود مالی تحفظ اور سرکاری صحت کے ڈھانچے تک غیر مساوی رسائی کی عکاس ہے۔ تاہم ، حالیہ برسوں میں اس رجحان میں نمایاں بہتری آئی ہے۔ قومی صحت اکاؤنٹس ( (2021-22 کے تخمینے کے**

تعداد آیورویدا اور خصوصاً یونانی طب کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہے۔ اگرچہ حکومت مجموعی ڈاکٹر۔آبادی تناسب بہتر دکھاتی ہے ، لیکن اس سے مختلف نظاموں کے درمیان تربیت اور سہولیات کا فرق چھپ جاتا ہے۔ * یونانی صحت کا موجودہ ڈھانچہ اور سٹقبل * بھارت میں یونانی طب زیادہ تر بیرونی مریضوں کے علاج تک محدود ہے۔ سرکاری یونانی اسپتال اور ڈسپنسریاں موجود ہیں ، مگر ان کی تعداد ، بستروں کی گنجائش اور تشخیصی سہولیات محدود ہیں۔ حالیہ برسوں میں وزارت آیوش کی کوششیں اس نظام کو سائنسی بنیادوں پر مضبوط بنانے کی سمت ایک مثبت قدم ہیں۔ * پالیسی کے مضمرات اور آگے کا راستہ * ایلوپیتھی کا غلبہ ہی اٹل رقم رہے گا ، لیکن آیوش کی تیز رفتار ترقی صحت کے نظام میں تنوع اور اخراجات میں کمی کا موقع فراہم کرتی ہے۔ گھریلو سطح پر ذاتی خرچ کم کرنے کے لیے بیمہ کی توسیع ، سستی ادویات ، قیموں کا ضابطہ ، اور سرکاری صحت سہولیات کو مضبوط بنانا ناگزیر ہے۔ یہ حقیقت کہ آیورویدا اور یونانی طب بھارتی جسمانی ساخت اور سماجی و ثقافتی ارتقا سے زیادہ ہم آہنگ ہیں ، اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ ان نظاموں میں سرمایہ کاری اور معیار کی سخت نگرانی حکومت کی ترجیح ہونی چاہیے۔ * نتیجہ * بھارت میں صحت پر اخراجات کی تصویر میں پیش رفت بھی ہے اور چیلنجز بھی۔ اگرچہ ذاتی خرچ میں کمی آئی ہے ، مگر ادویات اب بھی گھریلو اخراجات پر حاوی ہیں۔ ایلوپیتھی صحت کے نظام کی ریڑھ کی ہڈی ہے ، جبکہ آیوش بالخصوص یونانی طب بڑی روایت اور برادری پر مبنی نگہداشت کا اہم ذریعہ ہے۔ منصفانہ ، قابل استطاعت اور پائیدار صحت کے لیے ضروری ہے کہ مختلف طبی نظاموں کی تکمیلی صلاحیتوں کو تسلیم کرتے ہوئے متوازن سرمایہ کاری اور طویل مدتی وژن اپنایا جائے۔

ڈیابیٹس ، ہائی بلڈ پریشر ، دمہ اور ذہنی امراض جیسی دائمی بیماریوں میں ادویات کا مسلسل خرچ خاندانوں پر مستقل بوجھ بن جاتا ہے۔ اعتبالیتی نگہداشت اور طبی آلات (جیسے جنسٹے وغیرہ) پر خرچ تقریباً 45.5 فیصد ہے ، جبکہ ڈاکٹروں اور فزیوتھراپسٹ کی فیس صرف 5.6 فیصد ہے ، جو بھارت میں نسبتاً کم مشاورتی فیس کی عکاس ہے۔ اسپتال میں داخلے پر اوسط سالانہ خرچ کا حصہ صرف 1.4 فیصد ہے ، تاہم جب یہ خرچ آتا ہے تو اکثر تباہ کن ثابت ہوتا ہے۔ * دواسازی کی صنعت : ایلوپیتھی اور آیوش * بھارت کی دواسازی کی صنعت دنیا کی متحرک ترین صنعتوں میں شمار ہوتی ہے۔ اس پر ایلوپیتھی کا غلبہ ہے ، جو عمل مارکیٹ کا 90 فیصد سے زیادہ حصہ رکھتی ہے۔ 2025 میں بھارتی دواسازی مارکیٹ کی مالیت تقریباً 60 ارب امریکی ڈالر تھی ، جو 2030 تک 92 ارب ڈالر تک پہنچنے کی توقع ہے۔ بھارت عالمی سطح پر ویکسین کی 60 فیصد اور جنیرک ادویات کی 20 فیصد سپلائی کرتا ہے۔ اس کے مقابلے میں آیوش اور متبادل نظام کا حصہ 10 فیصد سے کم ہے ، اگرچہ قدرتی علاج اور فلاحی صحت کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کے باعث یہ شعبہ تیزی سے ترقی کر رہا ہے۔ آیوش کے اندر آیورویدسب سے بڑا حصہ رکھتا ہے ، جبکہ یونانی ، سدھا اور ہومیوپیتھی کا حصہ نسبتاً کم مگر ثقافتی طور پر اہم ہے۔ * تحقیق و ترقی اور طبی تعلیم * ایلوپیتھی کے بڑے دواساز ادارے اپنی آمدنی کا تقریباً 5 سے 6 فیصد تحقیق و ترقی پر خرچ کرتے ہیں۔ سرکاری سطح پر بھی تحقیق کے لیے خالص خواہ وسائل مختص کیے جا رہے ہیں ، جن میں یونانی طب کی تحقیق کے لیے مرکزی کونسل (CCRUM) کو دی جانے والی گرانٹ بھی شامل ہے۔ طبی تعلیم میں بھی واضح تفاوت ہے۔ ایلوپیتھی کے کالجوں اور نشستوں کی

# منریگا کو تباہ کرکے حکومت کا مقصد مزدوروں کو غلام بنانا ہے: راہل

## کرناٹک: منریگا تنازعہ کے درمیان ریاستی حکومت کا اہم فیصلہ، مہاتما گاندھی کے نام پر رکھے جائیں گے تمام گرام پنچایتوں کے نام

نئی دہلی۔ کانگریس کے سابق صدر اور لوک سبھا میں اپوزیشن کے لیڈر راہل گاندھی نے کہا ہے کہ مذبرا عظم نریندر مودی نیشنل رورل ایمپلائمنٹ گارنٹی ایکٹ (منریگا) کو تباہ کرکے ان کا مقصد مزدوروں کو غلام بنانا ہے۔ سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ میں کہا کہ مودی حکومت کا منریگا کو تباہ کرنے کا مقصد غریب مزدوروں کو بدحال کرنا ہے۔ اس طرح کے اقدامات کرکے حکومت مزدوروں کو غلام بنانے کی کوشش کررہی ہے۔ انہوں نے کہا: منریگا کو تباہ کرنے کے پیچھے مسٹر نریندر مودی کا کیا مقصد ہے؟ مزدوروں سے احترت کے لیے لڑنے شیدیکا حق چھیننا، اختیار چھین کر پنچایتوں کے ہاتھ بانھ دینا، ریاستوں پر بوجھ ڈال کر دہلی میں اقتدار کا ارتکاز کرنا، ملک کو کشمیانہ دور میں دھکیلنا، جہاں تمام طاقت اور دولت چند لوگوں کے ہاتھوں میں مرکوز ہوتی ہے۔ مسٹر راہل گاندھی نے کہا کہ ملک بھر میں لاکھوں مزدور ایک آواز میں کہہ رہے تھے کہ کم از کم اجرت، سال بھر کے کام کی گارنٹی، آزادی اور وقار کے ساتھ کام کرنے کا حق۔ منریگا نے ہماری زندگی بدل دی ہے۔ یہ تبدیلی لانے میں کئی دہائیاں لگیں۔ آج حق کا رکن کہہ رہے ہیں کہ مودی سرکار مزدوروں کو غلام بنانے والی حکومت ہے۔

نئی دہلی۔ مرکزی حکومت نے مہاتما گاندھی نیشنل رورل ایمپلائمنٹ گارنٹی ایکٹ (منریگا) کو وکست بھارت۔ روزگار اور آجیویکا مشن (گرامین) (وی جی۔ رام جی) بل 2025 متعارف کرایا ہے۔ کانگریس سمیت مختلف اپوزیشن پارٹیوں نے اس منصوبہ سے مہاتما گاندھی کا نام ہٹانے جانے کی مخالفت کررہی ہے۔ اس مخالفت کے درمیان کرناٹک کی کانگریس حکومت نے تمام گرام پنچایتوں کے نام مہاتما گاندھی پر رکھنے کا اعلان کیا ہے۔ منگل (27 جنوری) کو بنگلورو میں منریگا کا نام بدلے جانے کے خلاف کانگریس نے احتجاجی مظاہرہ کیا۔ اس موقع پر کرناٹک کے نائب وزیر اعلیٰ ڈی کے شیوکمار نے کہا کہ ''کانگریس پارٹی اور ریاستی حکومت نے مہاتما گاندھی کا نام ہمیشہ زندہ رکھنے کے لیے ریاست کے تمام گرام پنچایتوں کا نام مہاتما گاندھی کے نام پر رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔'' منریگا اسکیم کو پھر سے شروع کرنے کے مطالبے کو لے کر بنگلورو کے فریڈم پارک میں کانگریس کے ایک بڑے احتجاج سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے واضح طور پر کہا کہ ''آنے والے دنوں میں گرام پنچایتوں کا نام مہاتما گاندھی کے نام پر رکھا جائے گا۔'' ڈی کے شیوکمار نے الزام عائد کیا کہ مرکزی حکومت گرام پنچایتوں کو کمزور کررہی ہے۔ پنچایتوں کی طاقت چھینی رہی ہے اور غریبوں سے روزگار کا حق چھین رہی ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ منریگا ایکٹ کو درست طریقے سے نافذ کرنے کے لیے گورنر سے درخواست کی جائے گی۔ ہم اس معاملے پر رائج بھون جائیں گے۔ ضرورت پڑنے پر ہم گرفتاری دینے کو بھی تیار ہیں۔ ساتھ ہی انہوں نے مطالبہ کیا کہ گورنر اس بارے میں مرکزی حکومت پر دباؤ ڈالیں۔ کرناٹک کے وزیر اعلیٰ سدارمیا نے کہا کہ ''مرکزی حکومت نے غلط ارادے سے وی جی رام جی منصوبہ نافذ کیا ہے۔ اس میں رام صرف ایک نام بن گیا ہے اور غریبوں کی بھلائی پر کوئی توجہ نہیں دی گئی ہے۔ اس منصوبہ میں رتو دھرتھ رام ہیں، نہ گھنشیام رام اور نہ ہی ستیارتھ۔'' ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ''کانگریس ہی واحد ایسی پارٹی ہے جو اصل میں غریبوں، دلتوں اور کسانوں کے لیے لڑتی ہے۔ بی جے پی نے غریبوں کے لیے ہونے والے پروگرام منسوخ کردیے ہیں اور اس میں آر ایس ایس کا کردار ہے۔''

# یوم جمہوریہ پریڈ میں جان بوجھ کر اپوزیشن کی توہین کی گئی: کھڑگے

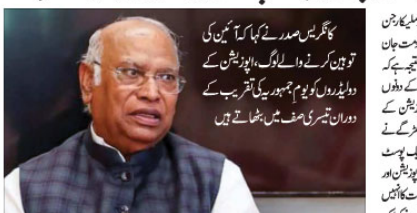


نئی دہلی، (یوان آئی) کانگریس صدر ملیکارجن کھڑگے نے الزام عائد کیا ہے کہ موجودہ حکومت جان بوجھ کر اپوزیشن کی توہین کرتی ہے اور اسی کا نتیجہ ہے کہ یوم جمہوریہ پریڈ کے دوران پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں، راجیہ سبھا اور لوک سبھا میں اپوزیشن کے رہنماؤں کو تیسری قطار میں بٹھایا گیا۔ مسٹر کھڑگے نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر منگل کو ایک پوسٹ میں لکھا کہ حکومت نے آئین، کانگریس، اپوزیشن اور ان کی توہین کی ہے۔ ایسا کیوں کیا گیا اس بات کا انہیں حکومت سے جواب چاہیے۔ کانگریس صدر نے کہا کہ آئین کی توہین کرنے والے لوگ، اپوزیشن کے دو لیڈروں کو یوم جمہوریہ کی تقریب کے دوران تیسری صف میں بٹھاتے ہیں۔ یہ سراسر غلط ہے اور اپوزیشن کو کانگریس کی جان بوجھ کر توہین کی جارہی ہے۔ مسٹر کھڑگے نے کہا، ''میں موٹ سینئر لیڈر ہوں۔ میرے اور راہل گاندھی کے پاس کابینہ رینک ہے۔ لیکن ہمیں یوم جمہوریہ کی تقریب میں تیسری قطار میں بٹھا دیا گیا، جہاں ریاستی وزرا اور بچے بیٹھے تھے۔'' انتا نہیں، ہم نے اپنے سکریٹری کو بھیج کر شکایت تلاش کی، ان کے ذریعے پاس کا انتظام کیا۔ راشٹریہ بھون کے ایک پروگرام سے متعلق تنازعہ پر مسٹر کھڑگے نے کہا کہ صدر جمہوریہ کے استقبالیہ کے دوران سنگھ بھون نے راوتی شمل شرتی' پکا ہوا بھون بنایا تھا، جب ہم کھانے کے لیے بیٹھے تو انہوں نے پکا ہوا مٹر کر کھایا۔ حقیقت یہ ہے کہ بی جے پی یہ صرف انتخابی فائدے کے لیے کر رہی ہے۔ بی جے پی ہمیشہ کسی نہ کسی بہانے کانگریس اور راہل گاندھی کو بدنام کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ اس کے تمام الزامات بے بنیاد ہیں۔ انہوں نے کہا: ''راہل گاندھی نے شمال مشرق سے بھارت جوڑو نیائے یاترا نکالی، وہیں نریندر مودی کی ہی وجہ سے لوگ جانے سے بھی ڈرتے ہیں۔ ایسے میں بی جے پی کے لوگوں کو مسٹر راہل گاندھی اور کانگریس پر الزام لگانے کا کوئی حق نہیں ہے۔ میں اس کی سخت مذمت کرتا ہوں۔ بی جے پی محض فضول کے مسائل کھڑے کر رہی ہے۔''

# ہتکِ عزت سمن معاملہ: کیجریوال اور آتشی کی عرضی پر سپریم کورٹ میں سماعت متوقع

نئی دہلی۔ عام آدمی پارٹی (اے اے پی) کے قومی کنوینر اروند کیجریوال اور دہلی کی سابق وزیر اعلیٰ آتشی کی طرف سے دائر درخواست پر سپریم کورٹ آج سماعت کرے گی۔ اس درخواست میں انہوں نے وقف لسٹ سے مبینہ طور پر ڈروں کے نام حذف کرنے کے معاملے میں اپنے جنبروں سے متعلق ہتک عزت کے مقدمے میں جاری سمن کو منسوخ کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ سپریم کورٹ کی دو یہ سائٹ پر شاخ کا نسلٹ کے مطابق یہ معاملہ جسٹس امیت مہاجن اور جسٹس این کے سنگھ کی بنچ کے سامنے درج ہے۔ اس سے پہلے کیجریوال اور آتشی کو ایک بڑی راحت دیتے ہوئے سپریم کورٹ نے پی جے پلیڈر راجیو جبر کے ذریعہ ان کے خلاف دائر ہتک عزت کے مقدمے میں مزید کارروائی پر روک لگا دی تھی۔ اپنے عبوری حکم میں جسٹس ہریشکیش رائے (اب ریٹائرڈ) کی سربراہی والی اس بنچ نے کہا تھا کہ ایسا کوئی سیاسی جماعت کو ہتک عزت کے مقدمہ دائر کرنے کے لیے کیسے متاثر نہیں کیا جا سکتا ہے۔ اس کی مکمل جانچ کی ضرورت ہوگی۔

سپریم کورٹ نے کہا تھا کہ 4 ہفتوں میں جواب داخل کرنے کے لیے نوٹس جاری کریں۔ اس دوران مزید کارروائی پر روک رہے گی۔ ستمبر 2024 میں دہلی ہائی کورٹ نے تعزیرات ہند (آئی پی سی) کی دفعہ 499 اور 500 کے تحت جرائم کے لیے اے اے پی رہنماؤں کے خلاف ٹرائل کورٹ کے سمن آرڈر میں مداخلت کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ درخواست کو مسترد کرتے ہوئے عدالت نے کہا کہ درخواست گزاروں کی طرف سے یہ دفاع کیا گیا ہے کہ الزامات نیک نیتی اور عوامی مفاد میں لگائے گئے تھے، مقدمے کی سماعت کے دوران ثابت اور قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ جسٹس انوپ کمار مینڈیرتا کی بنچ نے کہا کہ موجودہ کیس میں لگائے گئے الزامات بنیادی طور پر ہتک آمیز ہیں، جس کا مقصد اپنے کو بدنام کرنا ہے اور اسے خصوصی برادریوں سے تعلق رکھنے والے تقریباً 30 لاکھ ووٹروں کے ناموں کو حذف کرنے کا ذمہ دار ٹھہرا کر غلط سیاسی فائدہ حاصل کرنا ہے۔ جسٹس مینڈیرتا نے مزید کہا کہ ووٹر لسٹ میں نام شامل کرنے یا حذف کرنے میں سیاسی جماعت کا بہت کم کردار ہوتا ہے کیونکہ یہ کام قانونی طور پر الیکشن کمیشن کو سونپا جاتا ہے۔

مارچ 2019 میں ٹرائل کورٹ نے دہلی بی جے پی کے جنرل سکریٹری پنکج پریمل، آشتی اور سشیل کمار گپتا کے ساتھ مشترکہ کارکنوں کو بھیجا تھا۔ اس کے بعد اے پی پی لیڈر نے اپنی شکایت میں دعویٰ کیا تھا کہ اسے اے پی پی لیڈر نے ایک پریس کانفرنس میں الزام لگایا تھا کہ الیکشن کمیشن نے بی جے پی کی ہدایت پر بنیاد پورا ووٹر لسٹ اور سلم کمیونٹی کے 30 لاکھ ووٹروں کے ناموں کو ہٹا دیا ہے۔ ٹرائل کورٹ کے ذریعہ جاری سمن میں مداخلت کرنے سے دہلی ہائی کورٹ کے انکار سے ناراض پنکج پریمل اور آشتی نے سپریم کورٹ سے رجوع کر کے پوری کارروائی کو منسوخ کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔

# آئین ہند ہر شہری کو عزت دیتا ہے اور اس کی پاسداری ضروری: مولانا محمد اظہر مدنی

نئی دہلی۔ جنوبی دہلی میں واقع معروف دانش گاہ افرا انٹرنیشنل اسکول میں 77 ویں یوم جمہوریہ کی مناسبت سے جشن یوم جمہوریہ نہایت جوش وخروش اور بھرپور عقیدت کے ساتھ منعقد ہوا اس موقع پر اسکول کے ڈائرکٹر مولانا محمد اظہر مدنی کے ہاتھوں قومی پرچم کشائی کی رسم ادا کی گئی۔ بعد ازاں اسکول کے طلبہ و طالبات نے رنگا رنگ علمی اور ثقافتی پروگرام نہایت عمدگی اور موثر انداز میں پیش کیے جنہیں دیکھ اور سن کر حاضرین نے طلبہ وطالبات کی شاندار کارکردگی کو خوب سراہا۔ انہوں اپنی دعاؤں سے نوازا اور ادارے کے ذمہ داران کے لیے بھی نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ اسکول کے ڈائرکٹر مولانا محمد اظہر مدنی نے طلبہ کے والدین اور سرپرستوں سے خطاب کرتے ہوئے یوم جمہوریہ کی پرخلوص مبارک باد پیش کی اور کہا کہ آئین ہند دنیا کا جامع دستور ہے۔ یہ آئین ہر شہری کو عزت، آزادی اور برابری کا حق عطا کرتا ہے، کیونکہ کسی بھی ملک کی ترقی کا راز یہی ہے کہ وہاں کے شہری کس قدر عزت، آزادی اور مساوات کے ساتھ زندگی گزار رہے ہیں۔ جب کسی ملک اور قوم کے شہریوں کے درمیان بھید بھاؤ اور تفریق نہیں ہوتی اور انہیں برابر کا مقام حاصل ہوتا ہے تو وہ ملک ترقی نہیں کرسکتا۔ مولانا مدنی نے اپنی گفتگو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ یوم جمہوریہ ہندوستان سے تقاضا کرتا ہے کہ ہم جشن تو منائیں ہی، لیکن اس موقع پر اس عہد کی تجدید بھی کریں کہ ہم آئین کی بالادستی کو قائم رکھیں گے، ہندوستان میں قومی یکجہتی، مذہبی رواداری اور امن و آشتی کو فروغ دیں گے اور وطن عزیز کی تعمیر وترقی میں اپنا حصہ اور بضبط کردار ادا کریں گے۔ ریوٹن سے محبت اور اولاد پاٹ جیسی بیماریاں سرایت کرجائیں تو وہ ملک ترقی نہیں کرسکتا۔ مولانا مدنی نے اپنی گفتگو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ یوم جمہوریہ ہندوستان سے تقاضا کرتا ہے کہ ہم جشن تو منائیں ہی، لیکن اس موقع پر اس عہد کی تجدید بھی کریں کہ ہم آئین کی بالادستی کو قائم رکھیں گے، ہندوستان میں قومی یکجہتی، مذہبی رواداری اور امن و آشتی کو فروغ دیں گے اور وطن عزیز کی تعمیر وترقی میں اپنا حصہ اور بضبط کردار ادا کریں گے۔ ریوٹن سے محبت کی علامت ہے۔ مولانا نے والدین سے مخاطب ہوکر کہا کہ آپ نے اپنے بچوں کی تعلیمی اور ثقافتی کارکردگی کا مشاہدہ کیا ہے۔ چھوٹے چھوٹے بچوں نے جس اعتماد، حوصلہ اور محنت کی اندازمیں پروگرام پیش کیا، وہ اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ کے بچے محفوظ ہاتھوں میں ہیں۔ اس آپ اپنے بچوں پر محنت جاری رکھیں، ان کے لیے دعائیں کرتے رہیں اور اسکول کے ساتھ تعاون کا جذبہ برقرار رکھیں، کیونکہ والد محترم حضرت مولانا اظہر مدنی کی علامت ہے۔ مولانا نے والدین سے مخاطب ہوکر کہا کہ آپ کے اپنے بچوں کی تعلیمی اور ثقافتی کارکردگی کا مشاہدہ کیا ہے۔ چھوٹے چھوٹے بچوں نے جس اعتماد، حوصلہ اور محنت کی اندازمیں پروگرام پیش کیا، وہ اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ کے بچے محفوظ ہاتھوں میں ہیں۔ اس آپ اپنے بچوں پر محنت جاری رکھیں، ان کے لیے دعائیں کرتے رہیں اور اسکول کے ساتھ تعاون کا جذبہ برقرار رکھیں، کیونکہ والد محترم حضرت مولانا اظہر مدنی

امام مہدی سلفی نے اپنی جذبے کے ساتھ اس اسکول کی بنیاد میں وقت رکھی تھی جب یہاں کوئی اسکول نہیں تھا تاکہ تعلیم کو فروغ دیا جائے اور نسل نو کو تعلیم سے آراستہ کر کے ایک باصلاحیت، ذمہ دار اور حساس نسل تیار کی جائے۔ اس پروگرام میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے شریک ڈاکٹر ایس قریشی صدر مسلم مجلس مشاورت دہلی نے اپنے خطاب میں کہا کہ بچوں کے پروگرام دیکھ کر وہ واقعی مشاورہ رہ گئے، کیونکہ بچوں نے جس اعتماد، نجیدگی اور عمدگی کے ساتھ پروگرام پیش کیا، وہ قابل ستائش ہے۔ تمام پروگرام نہایت معنی خیز اور مفید تھے اور ہر پروگرام اپنے اندر ایک واضح پیغام رکھتا تھا۔ پروگرام کا آغاز آفتوس جماعت کی طالبہ اریبہ شاہین کی حلاوت کلام پاک سے ہوا۔ اس کے بعد انہوں نے نہایت خوبصورت انداز میں حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے اردو اور انگریزی ترجمے پیش کیے۔ آسیہ وسیم (کلاس چہارم) نے اردو میں، عشرہ سلیم نے انگریزی میں، سوا رئیس نے ہندی میں اور ثریہ عبدالرحمن نے عربی زبان میں آئین ہند، اس کے شہریوں سے مطالبات اور قانونی نہایت مفید تقریر پیش کیں۔

# مسلمان اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کریں۔ شمیم منعمی

پٹنہ (یوان آئی) مشہور خطیب اور خانقاہ معینیہ، بیتن گھاٹ پٹنہ سیٹی کے سجادہ نشیں ڈاکٹر سید شاہ شمیم الدین احمد منعمی نے کل دیرات بیان ایک باوقار تقریب میں مدرسہ گلشن ابراہیم کے 16 حفاظ کی دستار بندی کی اور اس مدرسے کے بچوں، ان کے والدین اور اس مدرسے کی معاونت کرنے والوں کو مبارک باد دی۔ اس موقع پر جلسے سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے اس مدرسے کی دوسری شاخیں کھولنے کا مجلس مشورہ دیا۔ شمیم منعمی نے اپنے تقریباً آدھے گھنٹے کے خطاب میں مسلمانوں کو اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کرنے، دینی تعلیم کو فروغ دینے، اپنے معاشرتی تعلقات کو بہتر بنانے، اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنے اور تین طلاق سے حتی الامکان بچنے کی تلقین کی۔ انہوں نے کہا: مسلمانوں کی آپسی لڑائی سے سماج میں بہت بڑا خلا پیدا ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آپ کی لڑائی دیکھ کر لوگ آپ کو مسلمان ہی سمجھنے لگتے ہیں کوئی دوسرا نہیں۔ اس لئے اتحاد وبھائی چارگی وقت کی بہت بڑی ضرورت ہے۔ اس پر توجہ دیجئے۔ شمیم منعمی نے کہا کہ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئیں، ان کا خیال رکھیں اور ان کی خدمت کریں۔ اسی طرح بیویوں کے ساتھ بھی ان کا رشتہ ٹھیک ہونا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کے ازدواجی رشتے ٹھیک رہ جائیں تو تین طلاق کے قانون کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی۔ انہوں نے کہا کہ تین طلاق کا قانون دراصل ہم لوگوں پر اللہ کا کوڑا ہے۔ شمیم منعمی نے مسلمانوں کو اپنی پسند پر اللہ اور اس کے رسول کی پسند کو فوقیت دینے کا بھی مشورہ دیا اور کہا کہ تنازع کے وقت عالم دین کو چھوڑ دینے کا بھی تین طلاق کی لعنت ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ تنازع کے وقت اگر کوئی عالم دین موجود ہے تو تین طلاق کی نوبت ہی نہ آئے۔ جلسہ دستار بندی سے مفتی محمد راحت حسین بارکاتی (سیتامڑھی) اور مولانا سید احمد رضا (اورا رشریہ) نے بھی خطاب کیا۔ اس موقع حسن خانقاہ کی دستار بندی کی گئی ان میں محمد شبیر احمد، زید وسیم، احمد کمال، محمد حسین عطاری، ایاز احمد، محمد افضال رضا، محمد اشتیاق، عبدالرحمٰن، محمد سمیر عالم، اعبر رضا خان، غلام غوث، محمد عالم علی، محمد مزمل، نور عالم، محمد خورشید عالم اور محمد اکبر شامل ہیں۔ جلسے کا آغاز قاری عبدالجلیل صاحب کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔

# کیف عظیم آبادی کی شاعری ایک عہد کی شاعری ہے: پروفیسر اعجاز علی ارشد

پٹنہ۔ کیف عظیم آبادی کو ان کی زندگی میں وہ مقام نہ مل سکا جس کے وہ مستحق تھے لیکن ان کی لاکق وفائق بیٹی ڈاکٹر نزہت یاسمین نے کیف کی شاعری کو دستاویزی شکل دے کر انہیں دبستان عظیم آباد کا ایک معتبر حوالہ بنا دیا۔ ان خیالات کا اظہار مولانا مظہر الحق عربی وفارسی یونیورسٹی کے سابق وائس چانسلر پروفیسر اعجاز علی ارشد نے رسم اجرا تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ صدارتی خطاب میں نصوں نے کیف عظیم آبادی میموریل ٹرسٹ کی علمی و ادبی خدمات کی ستائش کرتے ہوئے کلیات کیف عظیم آبادی کی اشاعت پر ڈاکٹر نزہت یاسمین کو مبارکباد پیش کی۔ پروفیسر توقیر عالم سابق وائس چانسلر مولانا مظہر الحق عربی وفارسی یونیورسٹی نے کیف عظیم آبادی سے وابستہ اپنی یادوں کا ذکر کرتے ہوئے ان کی جدوجہد بھری زندگی اور شاعری پر اپنے خیالات اظہار کیا۔ اس موقع پر پاٹلی پتر اپنے یونیورسٹی کے جسٹرار پروفیسر ابوبکر رضوی نے کہا کہ کیف عظیم آبادی ان کے پسندیدہ شاعر ہیں۔ انھوں نے بتایا کہ ان کے گھر میں آج بھی کیف کے کلام کی آڈیو کی کاڈیگس موجود ہیں اور سنی جاتی ہیں۔ معروف شاعر خورشید اکبر نے کہا کہ کیف ایک جنون شاعر تھے۔ انہوں نے کہا کہ کئی مواقع پر میں خود اس بات کا شاہد رہا ہوں کہ کیف نے فی البدیہہ غزلیں کہیں۔ بہار پلک سروس کمیشن کے سابق چیرمین ممتاز احمد کریمی نے کہا کہ کیف کی شاعری کو نئی نسل تک پہنچانا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے کہا کہ کسی بھی زبان کا اور ادب جبھی زندہ رہتا ہے جب وہ عہد بہ عہد اور نسل در نسل منتقل ہو۔ اردو ڈائرکٹوریٹ کے ڈائرکٹر ایس ایم پرویز عالم نے کیف کے انداز میں ان کا کلام پیش کر کے کیف عظیم آبادی کی یاد تازہ کروادی۔ کلیات کیف عظیم آبادی کی مرتبہ ڈاکٹر نزہت یاسمین نے کتاب کی اشاعت پر اپنے جذبات واحساسات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جب میں چھوٹی تھی تو اپنے والد مرحوم کی جدوجہد بھری زندگی کو قریب سے دیکھا تھا۔ والد مرحوم کی زندگی زیادہ فائدہ نہ کرسکی اور ہم لوگ زندگی میں انہیں بہت زیادہ خوشی نہیں دے سکے۔ آج میں انتہائی خوش ہوں کہ میں اپنے والد کو ان کی زندگی کے بعد ایک چھوٹا سا تحفہ پیش کرنے کے قابل ہوسکی ہوں۔ اس موقع پر ڈاکٹر جاوید حیات، ڈاکٹر شہاب ظفر اعظمی، مشتاق احمد نوری، ڈاکٹر ذاکر حسین اور ڈاکٹر حسن رضا رضوی نے بھی کیف کے تعلق سے اپنے تاثرات پیش کیے اور کتاب کی اشاعت پر مرتبہ ڈاکٹر نزہت یاسمین کو مبارکباد پیش کی۔ رسم اجرا تقریب کے بعد ایک مخصوص شعری نشست بھی منعقد ہوئی جس میں پروفیسر اعجاز علی ارشد، خورشید اکبر، شمیم قاسمی، عطا عابدی، کاظم رضا، محسن رضا رضوی، اسی ایم پرویز عالم، ڈاکٹر شہاب ظفر اعظمی، مشتاق احمد نوری، کامران غنی صبا، تحسین روزی نے اپنے کلام پیش کیے۔ دونوں سیشن کی نظامت معروف افسانہ نگار فرقان الدین عارفی نے انجام دی۔ کامران غنی صبا نے شکریہ کی رسم انجام دی۔ اس موقع پر کیف عظیم آبادی میموریل ٹرسٹ کے ڈائرکٹر محمد آصف نواز، شائستہ پروین، ڈاکٹر مشہاج الدین، ڈاکٹر شاہد وصی، ڈاکٹر فرحت اسلام ندوی، ڈاکٹر رئیسہ کمار، تنویر خان،

# مسلمانوں کو نشانہ بنانے کے خطرناک رجحان پر بریک لگائی جائے: ڈاکٹر فاروق عبداللہ

جموں (یوان آئی) جموں وکشمیر نیشنل کانفرنس کے صدر ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے کہا ہے کہ ہندوستان کا آئین نے جموں وکشمیر کے عوام کو خصوصی آئینی مراعات دی تھیں اور انہی آئینی دفعاتوں کی بنیاد پر ریاست کا رشتہ ملک کے ساتھ قائم ہوا تھا۔ ان مراعات کا خاتمہ نہ صرف آئینی اصولوں کی خلاف ورزی ہے بلکہ اس سے عوام اعتماد کو بھی شدید ٹھیس پہنچی ہے۔ جموں میں یوم جمہوریہ کے سلسلے میں منعقدہ ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وقت کا تقاضہ ہے کہ ملک کے آئین کا احترام کیا جائے اور جموں وکشمیر کے عوام کے وہ حقوق بحال کئے جائیں جو انہیں آئین ہند کے تحت حاصل تھے۔ یہ قسمتی سے گزشتہ برسوں کے دوران پارلیمنٹ میں اکثریت کا جائز فائدہ اٹھا کر دفعہ 370 اور 35-اے کو منسوخ کیا گیا، جو اس کی روح کے سراسر خلاف ہے۔ ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے مزید کہا کہ سرظاہل، وقف بل اور دیگر قوانین کے ذریعے ایک مخصوص مذہب سے تعلق رکھنے والے شہریوں کو نشانہ بنایا گیا ہے، جس سے ملک میں تفریق اور عدم تحفظ کا ماحول پیدا ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آئین کے معماروں نے ملک کے ہر شہری کو مساوی حقوق دیئے تھے، لیکن آج اقلیتوں خصوصاً مسلمانوں کو ایک منظم سازش کے تحت نشانہ بنایا جا رہا ہے، جو ملک کی امن کے لئے خطرناک ہے۔ انہوں نے کہا کہ مختلف ریاستوں میں صرف مسلمانوں کیخلاف بلڈوزر کا استعمال بھی ایک تشویشناک رجحان بن کر سامنے آ رہا ہے، جس پر فوری طور پر بریک لگائی جائے، اُنہاں ملک کی سالمیت اور آزادی کیلئے بہتر ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ کہا کہ ہندوستان کے تمام مذاہب فرقوں اور علاقوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو اپنی زندگی اپنے طریقے سے جینے کا پورا حق حاصل ہونا چاہئے۔ آئین، جمہوریت اور جمہوری اداروں کے تحفظ کو ہر فرد کی ذمہ داری اہم ضرورت ہے، کیونکہ آئین ہی ملک کی وحدت اور سالمیت کی بنیاد ہے۔ انہوں نے کہا کہ نیشنل کانفرنس آئین کے تحفظ اور عوامی حقوق کی بحالی کے لئے اپنی جدوجہد پوری قوت کے ساتھ جاری رکھے گی۔

# آئین ہند سے واقفیت ہمیں ایک ذمہ دار شہری بناتی ہے: ڈاکٹر شمس اقبال

## قومی اردو کونسل میں 77 ویں یوم جمہوریہ کے موقعے پر تقریب پرچم کشائی

نئی دہلی: 26 جنوری کے موقع پر قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کے صدر دفتر میں ڈائرکٹر شمس اقبال نے پرچم کشائی کی اور اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آج یہ ہم آئین اور جمہوریت کے مطالعے سے اپنی مشترکہ تہذیب کا جشن منا رہے، جس سے باخبر شہری اور ممبوط قوم کی تشکیل ہوتی ہے۔ آئین ہند کا علم اور اس کی پاسداری ایک اچھا اور ذمہ دار شہری بننے میں ہماری مدد کرتے ہیں۔ یوم جمہوریہ کے اس موقعے پر ہمیں سیاسی وسماجی حقوق سے بہرہ ور ہونے کے ساتھ اپنی ذمہ داریوں کا بھی احساس ہونا چاہیے۔ اس دن ہمیں اپنا محاسبہ کرنا چاہیے اور قومی ذمہ داریوں پر بھی توجہ دینی چاہیے۔ انھوں نے مزید اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ دیگر زبانوں کی طرح اردو زبان وادب نے بھی جمہوریت کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا ہے اور مختلف شعرا وادبا نے اس حوالے سے گراں قدر تخلیقات بھی پیش کی ہیں۔

قومی اردو کونسل اردو زبان کے فروغ کے ساتھ مختلف شعبوں میں اس کے کارہائے نمایاں کو منظر عام پر لانے کے لیے کوشاں رہی ہے۔ ملک کی تعمیر و ترقی میں اردو کی خدمات سے عوام کو متعارف کرنا بھی کونسل کی اہم ذمہ داری ہے۔ پرچم کشائی کی اس تقریب میں ڈائرکٹر شیخ یزدانی (اسسٹنٹ ڈائرکٹر، اکیڈمک) اور دیگر افسران وداراکین موجود رہے۔

# ریٹائرڈ ججوں کو اعزازیہ اور سفری الاؤنس فراہم نہ کرنے پر بی سی آئی کی سرزنش

نئی دہلی، (یوان آئی) سپریم کورٹ نے ریاستی بار کونسل کے انتخابات کی نگرانی ماموربائی کورٹ کے ریٹائرڈ ججوں کو مناسب اعزازیہ اور سفری الاؤنس فراہم کرنے میں ناکامی پر سوال اٹھاتے ہوئے منگل کے روز بار کونسل آف انڈیا (بی سی آئی) کی سخت سرزنش کی۔ چیف جسٹس سی سوریا کانت اور جسٹس جوئمالیہ باگچی پر مشتمل بنچ نے سینئر وکیل وی گری کے زبانی تذکرے کے بعد یہ مسئلہ اٹھایا۔ جو سپریم کورٹ کے ذریعہ تشکیل دی گئی اعلیٰ اختیاراتی نگراں کمیٹی کے رکن ہیں۔ مسٹر گری نے بنچ کو بتایا کہ اعلیٰ اختیار یافتہ نگراں کمیٹیوں کے ارکان کو دیا جانے والا اعزازیہ ان کے قدر اور مقام کے مطابق ہونا چاہئے، کیونکہ ان میں کئی سابق چیف جسٹس اور ہائی کورٹ کے ریٹائرڈ جج شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جب یہ مسئلہ بی سی آئی کے سامنے اٹھایا گیا تو بار کونسل نے جواب دیا کہ اس طرح کی قرم ''بے حد'' ہوگی اور اس کی اوائیگی قابل عمل نہیں ہوگی۔

# ہفتے میں پانچ دن کام کے مطالبے پر ملک گیر بینک ہڑتال، روزمرہ بینکنگ خدمات متاثر

نئی دہلی: ہفتے میں پانچ دن کام کے مطالبے کو لے کر منگل کے روز ملک بھر میں عوامی شعبے کے بینکوں کے ملازمین ہڑتال پر رہے، جس کے باعث روزمرہ بینکنگ خدمات متاثر ہوگئیں۔ یونائیٹڈ فورم آف بینک یونینز کی اپیل پر ہونے والی اس ملک گیر ہڑتال میں مختلف ریاستوں کے بینک ملازمین نے شرکت کی۔ یوفورم 9 بینک یونینز پر مشتمل ایک مشترکہ پلیٹ فارم ہے، جو بینک سیکٹر کے بینکوں میں کام کرنے والے افسران اور ملازمین کی نمائندگی کرتا ہے۔ ہڑتال کا فیصلہ 23 جنوری کو چیف لیبر کمشنر کے ساتھ ہونے والی میٹنگ میں کسی حل پر نہ پہنچنے کے بعد کیا گیا۔ ہڑتال کے سبب نقد رقم جمع کرانے اور نکالنے، چیک کلیئرنس اور دیگر بینکنگ خدمات متاثر رہیں۔ اس دوران اسٹیٹ بینک آف انڈیا، پنجاب نیشنل بینک اور بینک آف بڑودہ جیسے بڑے سرکاری بینکوں کی متعدد شاخوں میں کام کاج سست یا مکمل طور پر ٹھپ رہا۔ نجی شعبے کے بینکوں میں تاہم معمول کا کام جاری رہا، کیونکہ ان کے ملازمین اس ہڑتال میں شامل نہیں تھے۔ اتر پردیش، گجرات، بہار، جھارکھنڈ، چھتیس گڑھ اور مغربی بنگال سمیت مختلف ریاستوں میں بینک ملازمین نے احتجاجی مظاہرے کیے اور حکومت سے اپنے مطالبات پورے کرنے کی اپیل کی۔ اتر پردیش کے لکھنؤ میں انڈین بینک کی ملازمہ انشیکا سنگھ یہ کہتی ہیں کہ ''گزشتہ دو طرفہ معاہدے میں یہ طے پایا تھا کہ بینکوں میں پیر سے جمعہ تک کام ہوگا اور ہفتہ

# معاشرہ کو پاک وصاف بنانے کی سب سے زیادہ ضرورت ہے: مولانا سید ارشد مدنی

## دارالعلوم دیوبند، دارالعلوم وقف دیوبند اور دارالعلوم زکریا دیوبند سمیت دیگر تعلیمی اداروں میں جشن جمہوریہ روایتی انداز سے منایا گیا

دیوبند 27/ جنوری (فیروز خان) عالمی شہرت یافتہ دینی دانشگاہ دارالعلوم دیوبند، دارالعلوم وقف دیوبند اور دارالعلوم زکریا دیوبند سمیت دیگر تعلیمی اداروں، سرکاری دفاتر، سماجی وسیاسی تنظیموں کے دفاتر میں جشن جمہوریہ روایتی انداز سے منایا گیا۔ اس موقع پر جشن جمہوریہ کی تاریخ اور ترانے پیش کرنے کے علاوہ طلباء وطالبات نے بہترین ثقافتی پروگرام بھی پیش کئے۔ دارالعلوم دیوبند میں مولانا مفتی ابوالقاسم نعمانی بخاری نے پرچم کشائی کی، اس کے ساتھ دارالعلوم دیوبند کے صدر گیٹ پر بھی ترنگا لہرایا گیا۔ پرچم کشائی کے بعد خطاب کرتے ہوئے دارالعلوم دیوبند کے صدر مدرس اور جمعیۃ علماء ہند کے قومی صدر مولانا سید ارشد مدنی نے کہا کہ اس وقت معاشرہ کو پاک وصاف بنانے کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ اصلاح معاشرہ کے لئے ہمیں سخت جدوجہد کرنی پڑے گی اور نسل نو کو تاریخ سے روشناس کرانا ہوگا۔ معروف اور دارالعلوم زکریا دیوبند میں جشن جمہوریہ کی تقریب کا انعقاد کیا گیا جس میں یوم جمہوری اہمیت آزادی کی حصول کے لئے اہل وطن کی قربانیوں اور مسلمانوں کی ایثار اور جانثار نظاء دیوبند اور اسلاف کی جدوجہد اور مسلسل کوششوں کو تازہ اور یاد کیا گیا اور پرچم کشائی کی گئی۔ اس موقع پر ادارہ کے مہتمم مولانا مفتی محمد شریف خان قاسمی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کو آزاد کرانے کے لیے ایک طویل جنگ لڑنی گئی۔ اس جنگ میں نمایاں کردار علماء اور مسلمانوں کا تھا۔ اگر یہ طبقہ آزادی کے لئے اپنی جانوں کی قربانی نہ دیتا اور انگریزوں کے سامنے سیدہ پہ سپر نہ بنتا تو ہندوستان کی آزادی کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہوسکتا تھا، اب ضرورت اس بات کی ہے کہ تعلیمی میدان میں صدفی صد کامیابی حاصل کی جائے کیوں کہ کسی قوم کی ترقی میں تعلیم ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ پبلک گرلز انٹر کالج اور فی ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ میں ادارے کے منیجر سہیل صدیقی نے پرچم کشائی کی رسم ادا کی، اس موقع پر گرلز کالج کی طالبات اور انسٹی ٹیوٹ کے طلباء نے ثقافتی پروگرام پیش کئے، یوم جمہوریہ کی سالگرہ کے موقع پر آزادی کی حقیقت پر روشنی ڈالتے ہوئے پبلک گرلز انٹر کالج کی پرنسپل صباحت صدیقی نے کہا کہ جو خواب آزادی کے متوالوں نے آزاد ہندوستان کا دیکھا تھا وہ ابھی ادھورا ہے وہ تب تک پورا نہیں ہوگا جب تک ہمارے ملک سے غربت، بے روزگاری اور بدعنوانی کا خاتمہ نہیں ہوجاتا ہے ہمیں یہ عزم کرنا چاہئے کہ ہم ملک کی ترقی اور بھائی چارے کو فروغ دینے کیلئے کام کرتا رہیں گے۔ جامعہ طیبہ دیوبند میں پرچم کشائی ادارے کے سکریٹری ڈاکٹر نور سعید اختر سعید نے مشترکہ کلچر پر کی اس موقع پر مہمان نے کہا کہ مسلمانوں کو جنگ آزادی کی تحریک میں اپنے بزرگوں کے کردار کو عوام کے سامنے نمایاں کرنے کی ذمہ داری خود مسلمانوں کی ہی ہے انہیں اس بات کے اوپر محنت نہیں رہنا چاہئے کہ ہماری آبا واجداد کی تعریف دوسرے لوگ کریں گے، انہوں نے کہا کہ مسلمانوں نے حب الوطنی کی جو تاریخ رقم کی ہے وہ ہندوستان کی کسی دوسری قوم کا نصیب نہیں بن سکتا۔ مدرسہ اسلامیہ اصغریہ دیوبند میں یوم جمہوریہ کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے ادارہ کے مہتمم مولانا ڈاکٹر سید قمر الحسن نے کہا کہ ہندوستان کی جنگ آزادی کا جب ذکر ہوتا ہے تو بعض تنگ نظر مؤرخین بڑے مجاہدین جنگ آزادی علماء کی قربانیوں کو نظر انداز کردیتے ہیں، لیکن ان کے ذکر کے بغیر آزادی کی تاریخ نامکمل ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس ملک کے مسلمان اپنے ملک وقادار ہیں اور ملک کی تعمیر وترقی میں شانہ بشانہ کھڑے ہوکر بڑے کارنامے انجام دے رہے ہیں۔ جامعہ الشیخ حسین احمد مدنی خانقاہ دیوبند کے مہتمم مولانا مزمل علی قاسمی نے ادارہ میں پرچم کشائی کی رسم ادا کرنے کے بعد طلبہ کو بتایا کہ 1857 کی جنگ آزادی وہ پلا نہسوئیں صدی کے اوکل میں جنگ آزادی کی جدوجہد ہوں ان سب میں مدارس کے طلبہ اور علماء کرام نے آزادی کا علم بلند کیا اور کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کہ علماء کرام ہمیشہ ملک وملت اور انسانیت کے سچے بہی خواہ رہے ہیں یہی وجہ ہے کہ اس ملک کو آزاد کرانے کے لئے 70 ہزار علماء نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کردیا۔ نواز گرلز پبلک اسکول میں پرچم کشائی کے بعد طالبات سے خطاب کرتے ہوئے اسکول کے بانی ڈاکٹر نواز دیوبندی نے کہا کہ اپنی زرین تاریخ کو ہم نے خود گردآلود کردیا، آج ہمارے بچے اس بات سے بے خبر ہیں کہ ان کے بزرگوں نے اس ملک کی آزادی کے لئے کون کون سے تاریخی کارنامے انجام دیئے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کو انگریزوں کی غلامی سے آزاد کرانے کے لئے اس ملک میں مدارس اور علماء کرام نے جو بیش بہا قربانیاں دی ہیں وہ اس ملک کی تاریخ کا ایک زرین باب ہے۔ مولانا آزاد میڈیکل ایمرجینسی میڈیکل کالج کے ڈائرکٹر ڈاکٹر یونس صدیقی قاسمی اور جامعہ القدسیات للبنات کے مہتمم قاری عامر عثمانی نے اپنے اپنے ادارہ میں پرچم کشائی کی رسم ادا کرنے کے بعد کہا کہ موجودہ صورت حال سے قطعی دل برداشتہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے، ہمارے پاس دین واسلام کی روشنی موجود ہے۔ اسلام میں ایسی تعلیمات موجود ہیں جو قیامت تک آنے والے لوگوں کے لئے مفید ثابت ہوتی رہیں گی اور نئے مسائل کا حل پیش کرتی رہیں گی۔ دون بلس اکیڈمی کے چیئرمین پروپ ورہا، سروودے گیان پبلک اسکول کے پرنسپل روپیش سنگھ، اسلامیہ انٹر کالج کے پرنسپل ارشد زماں، سابق میلہ چیئرمین اے گاندھی اور دارالعلوم اشرفیہ دیوبند کے مہتمم مولانا سالم اشرف قاسمی نے عظیم مجاہد آزادی کی قربانیوں کو یاد کیا اور اہل وطن کو یوم جمہوریہ کی مبارک باد پیش کی۔ معروف دینی ادارہ جامعہ قاسمیہ دارالتعلیم والصنعہ کے مہتمم مولانا ابراہیم قاسمی قاسمی بلند ارادہ مدارس کے قومی صدر مولانا عبداللہ اللہ بن اقمر الحسنی، الحاج شاہ عالم قاسمی سابق رکن نگر پالیکا دیوبند، نواب بیگ، یونانی میڈیکل کالج کے ڈائرکٹر ڈاکٹر قمر الزماں قریشی، ڈاکٹر مہتمم دیوبند اور عیدگاہ وقف کمیٹی کے سکریٹری محمد انس صدیقی نے کہا کہ آزادی تو حاصل کرلی گئی، مگر اس کے لئے بڑی اذیتیں سہیں اور تفصیلی برداشت کیں مگر اب ہمیں واقعتاً آزادی کو باقی رکھنے کے لئے جدوجہد اور محنت کرنے کی ضرورت ہے۔ مدنی دارالعلوم دیوبند کے مہتمم مولانا عبدالحنان قاسمی سابق ریاستی وزیر قاری راشد سعید، معروف روحانی معالج حافظ ضمیر عثمانی، سابق ریاستی وزیر سید صبیح رضاء نقوی، جامعہ الہامیہ مدرسہ للبنات دیوبند کے منیجر عرش بیگ اور ڈاکٹر دانیال خان نے کہا کہ صرف چند بانی نعرے لگا کر اور آزادی کے گیت گا کر آزادی کا حق ادا نہیں ہوسکتا، آزادی کے تقاضے پورے کرنے کیلئے قومی اتحاد قانون کا احترام کمزوروں کو اوپر اٹھانا اور یاشتداری سے محنت کرنا جیسی شرائط لازمی ہیں اگر نفرت ظلم اور پھوٹ کا لاوا اسی طرح ابلتا رہا تو ہندوستان کے عوام اور اس ملک کے لئے یہ نقصان دہ ثابت ہوگا۔

# یوم جمہوریہ ہمیں یہ پیغام دیتا ہے کہ ملک کی اصل طاقت عوام ہیں: حافظ عبد القدوس ہادی

کانپور: آج قائمنیٔ شہر کانپور الحاج حافظ و قاری عبد القدوس ہادی نائب صدر جمعیۃ علماء اتر پردیش نے یوم جمہوریہ کے موقع پر ہونے والی شہر کی مختلف تقریبات میں شرکت کر کے پرچم کشائی کی۔ آج سب سے پہلے جامعہ عربیہ اشاعت العلوم قلی بازار کانپور میں منعقدہ ایک شاندار تقریب میں انہوں نے پرچم کشائی کی۔ اس موقع پر جامعہ کے اساتذہ نے یوم آزادی پر جنگ آزادی کی تحریک میں علماء کرام کی قربانیوں سے عوام کو روشناس کراتے ہوئے ملک میں جمہوری نظام کے قیام میں ہمارے اسلاف کی جدوجہد اور کوششوں کے بھی لوگوں کو خوب روشناس کرایا۔ تقریب میں جامعہ کے طلباء نے نعتی تقریریں کیں، ترانے پڑھے اور ثقافتی پروگرام پیش کئے۔ اسی طرح دادا میاں میں بی ڈی مارکیٹ ایسوسی ایشن اور علاقائی عوام کے زیر یہ منعقدہ پروگرام میں شرکت کرتے ہوئے پرچم کشائی کی۔ ان پروگراموں کو خطاب کرتے ہوئے قائمنیٔ شہر نے کہا کہ آج ہی کے دن ۱۵۹۱ء میں ہمارے ملک میں جمہوری نظام قائم ہوا تھا، آج ہم جو ہمیں برابری کا حق ملا ہے ہر جگہ اپنے بات کہنے کا حق ملا ہے وہ اس جمہوری نظام کی بدولت ہی ممکن ہو پایا ہے جس کا انتظام ہمارے اسلاف اور ہمارے مجاہدین آزادی نے ہمارے کیلئے کیا تھا۔ یہ جمہوری نظام ہمیں یوں ہی نہیں ملا بلکہ اس کے لئے ہمارے اکابرین کی انتھک کوششیں شامل ہیں۔ آج ہم سب یہاں اپنے ملک بھارت کے عظیم قومی دن یوم جمہوریہ کے موقع پر جمع ہیں۔ یہ دن ہمیں یاد دلاتا ہے کہ ۲۶/ جنوری ۱۹۵۰ء کو ہمارا آئین نافذ ہوا اور بھارت ایک مکمل خودمختار، جمہوری اور آئینی ریاست بن کر دنیا کے نقشے پر ابھرا۔ یوم جمہوریہ ہمیں یہ پیغام دیتا ہے کہ ملک کی اصل طاقت عوام ہیں، اور آئین نے ہر شہری کو مساوات، آزادی، انصاف اور اخوت جیسے بنیادی حقوق عطا کئے ہیں۔ یہ دن ہمیں اپنے فرائض یاد دلاتا ہے کہ ہم قومی اتحاد کو مضبوط کریں، غیر مسلموں کے ساتھ محبت و حسن سلوک کریں۔ اس موقع پر جامعہ عربیہ اشاعت العلوم میں تمام اساتذہ وطلباء کی ایک بڑی تعداد وسیت مجیب الرحمٰن، محمد پرویز، محمد عرفان، محمد ناصر وحسان مسجد حارہ اہل محلہ موجود تھا۔

# ماں قربانی، محبت وشفقت کی عظیم پیکر: پروفیسر علی امیر

علی گڑھ (اسٹاف رپورٹر): امامیہ ہال فیشن کالونی علی گڑھ میں برائے ایصال ثواب درجات کی بلندی کے لیے فرزندان ودختران کی جانب سے ایک مجلس چہلم کا انعقاد کیا گیا۔ جس روایت مجلس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ سوز، سلام ومرثیہ خوانی جناب اشتر عباس نقوی صاحب نے اپنے خاص انداز ولب ولہجہ میں پیش کیا۔ مجلس کو خطاب پروفیسر (ڈاکٹر) علی امیر صاحب نے کیا۔ آپ نے اپنے عنوان تحت ماں کی عظمت وفضیلت قرار دیا۔ ڈاکٹر امیر صاحب نے مومنین اور مرحومہ کی اولادوں کو مخاطب کرتے ہوئے سورہ لقمان کی آیت مبارکہ نمبر 14 اور سورہ احقاف کی آیت نمبر 15 کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن کریم میں ماں کی عظمت وفضیلت کا ذکر متعدد بار اپنی عبارت کے ساتھ کیا ہے۔ اللہ پاک نے اپنی توحید کے بعد سب سے پہلا حکم والدین بالخصوص ماں کے ساتھ حسن سلوک کا دیا ہے۔ ماں کی اطاعت، خدمت اور ادب فرض ہے۔ کیا یہ کہنے کی ضرورت ہے کہ ماں قربانی، شفقت اور بے لوث محبت کی بیکرانہ ایک عظیم ہستی ہے۔ ماں نے کس قدر تعلیمی، شکم مادر کی تکلیف یاد کریں۔ اب بعد وفات ماں جو حق اور واجبات باقی ہے، اس کی ادائیگی لازمی ہے۔ ماؤں کے لیے بھی ضروری کہ وہ معصومین علیہم السلام کی ماؤں کی حیاتیات اور ان کی اپنی اولادوں کا سلیقہ تربیت کا مطالعہ کریں اور اس طریقے سے اپنے بچوں کی تربیت کریں۔ یہ ہر خاندان اور معاشرہ کے لیے لازمی ہے۔

# ادبی دنیا فاؤنڈیشن کے زیرِ اہتمام آل انڈیا مشاعرہ کا کامیاب انعقاد

## یومِ جمہوریہ پر عبدالمجید انصاری حسرتؔ موہانی ایوارڈ اور نوشاد خان ابوالکلام آزاد ایوارڈ سے سرفراز

امبیڈکر نگر (نامہ نگار) ادبی دنیا فاؤنڈیشن کچھوچھہ شریف اسکھاری کے زیر اہتمام یوم جمہوریہ کے پرسرت موقع پر ایک عظیم الشان آل انڈیا مشاعرہ و کوی سمیلن کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں ادب، شاعری اور قومی یکجہتی کا حسین منظر دیکھنے کو ملا۔ یہ ادبی محفل اپنی نوعیت کے اعتبار سے نہایت کامیاب اور یادگار ثابت ہوئی۔ مشاعرہ کی صدارت حنائی معزز کرن نگر پنچایت دنگیر احمد انصاری نے کی۔ جبکہ اس کے سرپرست اعلیٰ معروف سلمٰی و ثقافتی شخصیت عبدالمجید انصاری ایڈوکیٹ رہے۔ پروگرام کے کنوینر کی حیثیت سے شاعر اور اسٹیج سیکریٹری کے فرائض انجام دیئے۔ شعراء نے حب الوطنی، سماجی ہم آہنگی اور انسانیت کے موضوعات پر کلام پیش کر کے خوب داد حاصل کی۔ اس موقع پر ادب وسماج کے میدان میں نمایاں خدمات کے اعتراف میں عبدالمجید انصاری ایڈوکیٹ کو حسرت موہانی ایوارڈ سے نوازا گیا۔ جبکہ ممتاز صحافی نوشاد خان کو ابوالکلام آزاد ایوارڈ عطا کیا گیا۔ ایوارڈ کی تقسیم پر حاضرین نے پرجوش تالیوں کے ساتھ اس فیصلے کا خیر مقدم کیا۔

### یوم جمہوریہ کے موقع پر مدرسے میں لہرایا گیا ترنگا جھنڈا، کیمپس قومی ترانے سے گونج اٹھا

رامپور 27 جنوری (پی این ایس) 26 جنوری کے مبارک موقع پر پورے ملک میں یوم جمہوریہ بڑے جوش وخروش کے ساتھ منایا جارہا ہے۔ سرکاری دفاتر، سکولوں، کالجوں اور مدارس میں پرچم کشائی بڑے جوش و خروش سے ہوئی۔ ہر طرف لہراتا ترنگا قومی ترانے کے ساتھ حب الوطنی کا پیغام دے رہا تھا۔ مدرسہ فیض العلوم میں ترنگا بڑے احترام اور وقار کے ساتھ لہرایا گیا۔ جیسے ہی مدرسہ کے ڈائریکٹر مولانا اسلم جاوید قاسمی نے پرچم کشائی کی تو مدرسہ کا پورا کیمپس قومی ترانے سے گونج اٹھا۔ بچوں اور اساتذہ نے مل کر قومی ترانہ گایا جس میں ملک کے لیے اپنے ایمان اور احترام کا اظہار کیا گیا اور حب الوطنی کا پیغام دیا۔ ہم اپنے ملک کے لیے جئیں گے اور مریں گے۔ اس کے بعد مدرسہ میں مختلف ثقافتی اور تعلیمی پروگراموں کا سلسلہ شروع ہوا۔ سب سے پہلے بچوں کو ہندوستانی آئین، جدوجہد آزادی اور یوم جمہوریہ کی اہمیت کے بارے میں تفصیل سے آگاہ کیا گیا۔ مقررین نے واضح کیا کہ ہمارا آئین ہمیں نہ صرف ہمارے حقوق بلکہ فرائض کا بھی درس دیتا ہے۔ پروگرام کا مقصد بچوں میں حب الوطنی، اتحاد اور آئینی اقدار کے بارے میں شعور کو بڑھانا تھا۔ بچوں کے جوش وجذبے اور حب الوطنی کے جذبے نے واضح طور پر ان کے جذبات کا اظہار کیا۔ مدرسہ کے ڈائریکٹر مولانا اسلم جاوید قاسمی نے بتایا کہ کس طرح ہمارے بزرگوں نے ان ملک کو آزاد کرانے کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔

# ٹانڈہ میں 77 واں یوم جمہوریہ شایانِ شان انداز میں منایا گیا

## تعلیمی اداروں میں پرچم کشائی، قومی ترانہ اور ثقافتی پروگراموں کا اہتمام

ٹانڈہ/ امبیڈکر نگر (نامہ نگار) ٹانڈہ شہر اور اس کے اطراف و اکناف میں 77 واں یوم جمہوریہ نہایت جوش وخروش، قومی اتحاد حب الوطنی کے جذبات اور آئینی اصولوں کے بھرپور پیغام کے ساتھ شایانِ شان انداز میں منایا گیا۔ اس موقع پر سرکاری وغیر سرکاری دفاتر، مدارس، اسکولوں، کالجوں اور دیگر تعلیمی اداروں میں قومی پرچم پوری شان و شوکت کے ساتھ لہرایا گیا۔ قومی ترانہ پڑھا گیا اور رنگا رنگ ثقافتی پروگراموں کے ذریعے وطن سے محبت کا اظہار کیا گیا۔ تعمیلات کے مطابق دوشنبہ کے روز ٹانڈہ کے تقریباً تمام چھوٹے بڑے تعلیمی اداروں میں یوم جمہوریہ کی تقریبات نہایت عقیدت، احترام و نظم و ضبط کے ساتھ منعقد ہوئیں۔ پرچم کشائی کے بعد قومی ترانہ گونجا۔ جس سے پورا ماحول حب الوطنی کے رنگ میں رنگ گیا۔ اس موقع پر طلبہ وطالبات نے تقاریر، تقسیمِ ملی نغمے اور ترانے پیش کر کے عظیم مجاہدینِ آزادی کی یاد تازہ کی۔ طلبہ نے اپنے خطاب میں جمہوریت، مساوات، تعلیم، تربیت اور عبادت وسعادات کی مکمل آزادی دی ہے، ہمارا ملک اور قانون سدا زندہ باد رہے گا۔ پرچم کشائی تقریب میں راشٹرگان شاملہ شہید عبدالحمید نے اور ترانہ ہندی فیصل عمر محمد حذیفہ، محمد ریان نے پیش کیا وہیں دیگر طلباء نے ثقافتی پروگرام پیش کر کے لوگوں کے من کو موہ لیا۔ اس موقع پر حاجی محمد شعیب، مفتی حفیظ الرحمٰن قاسمی، قاری محمد عثمان ندوی، ماسٹر فیضان، ممتاز ممبر، اعلیٰ ممبر حسام مہدی، ضامن میاں، مفتی عبدالعلیم مظاہری، قاری عبدالرحیم، ریاض الدین، ماسٹر محمد جاوید، محمد لویس اور دیگر قصبہ کے سماجی وسیاسی اور علمی شخصیات موجود تھیں۔

# ٹانڈہ این ٹی پی سی میں یوم جمہوریہ جوش وخروش سے منایا گیا

ٹانڈہ/ امبیڈکر نگر (نامہ نگار) این ٹی پی سی ٹانڈہ کے رہائشی احاطہ کیس واقع اُمنگ اسٹیڈیم میں 77 واں یوم جمہوریہ نہایت جوش وولولہ اور حب الوطنی کے جذبے کے ساتھ منایا گیا۔ تقریب کے مہمان خصوصی اگیر کیٹو ڈائرکٹر پاور پروجیکٹ ریوپرداز تھے۔ جس کے بعد قومی ترانہ اور این ٹی پی سی گیت پیش کیا گیا۔ مہمان خصوصی نے شاندار پریڈ کا معائنہ کیا۔ جس میں ڈی اے اسکول، ودیاکنڈ ششو تیج، ودیت پریشد سرکاری انٹر کالج، بیسک پرائمری اسکول، سی آئی ایس ایف اور پائنگ احاطہ سیکورٹی دستوں نے حصہ لیا۔ اپنے خطاب میں جے پی ریوپرداز نے یوم جمہوریہ کی مبارکباد پیش کرتے ہوئے قوم کی تعمیر میں نوجوانوں کے کردار، نظم وضبط، حفاظتی بیداری اور ادارہ جاتی یکجہتی پر زور دیا۔ تقریب کے دوران مختلف اسکولوں کے طلبہ وطالبات نے حب الوطنی اور قومی یکجہتی پر مبنی دلکش ثقافتی پروگرام پیش کیے۔ سی آئی ایس ایف فائر بریگیڈ کی جانب سے ترنگے کے رنگوں پر مشتمل خوبصورت مظاہرہ بھی پیش کیا گیا۔ اس موقع پر این ایف این ویوا بکل بازار کا بکاری مرکز کے تعاون سے مستحق معذور افراد میں ٹرائی سائیکلیں تقسیم کی گئیں۔ مزید برآں بہترین خدمات اور نمایاں کارکردگی پر ملازمین سی، سی آئی ایس ایف جوانوں اور کنٹریکٹ عملے کو اعزاز دیا گیا۔ تقریب میں اعلیٰ افسران، گرما میوا منڈل کی ذمہ داران، ملازمین اور ان کے اہلِ خانہ بڑی تعداد میں موجود رہے۔ آخر میں ایڈیشنل جنرل منیجر (ہیومن ریسورس) نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

# آئین کی بدولت ہمارا ملک دنیا کی چوتھی بڑی معیشت بننے کی طرف گامزن ہے

## 77 ویں یوم جمہوریہ کے موقع پر کلکٹریٹ میں پرچم کشائی کے بعد ضلع مجسٹریٹ کا خطاب

بلند شہر 27 جنوری (پریس ریلیز) 77 ویں یوم جمہوریہ کے موقع پر ضلع کلکٹریٹ، پولیس لائن سمیت دیگر سرکاری وغیر سرکاری دفاتر اور اسکول کالجوں نیز مدارس اسلامیہ میں پرچم کشائی تقاریب کا انعقاد کیا گیا کلکٹریٹ کے احاطے میں ضلع مجسٹریٹ مسٹر شوتی کے ذریعے پرچم کشائی کے بعد اتحادی طور پر قومی ترانہ پیش کیا گیا۔ ڈی ایم نے موجود سبھی افسران اور ملازمین کو حب الوطنی کا حلف بھی دلایا۔ پرچم کشائی کی تقریب کے بعد ضلع مجسٹریٹ نے کلکٹریٹ آڈیٹوریم میں موجود طلباء آزادی ونمائندوں اور ان کے اہل خانہ کو اعزاز سے نوازا۔ اس موقع پر طلباء نے قومی ترانہ پیش کیا اور شہداء کو یاد کیا۔ اس موقع پر شہیدوں کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے ضلع مجسٹریٹ مسٹر شوتی نے کہا کہ آزادی کی جنگ لڑنے والے جوانوں نے ملک کو آزاد کرانے کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ آزادی کے بعد ہم نے آئین 26 جنوری 1950 کو ایک جمہوریت کے طور پر نافذ ہوا ہمیں فخر ہے کہ ہمیں ایک بہت اہم آئین ملا ہے جو قیدیوں کا سب سے بڑا آئین ہے۔

# بدل رہا ہے نجیب آباد

## جلد ہی بڑے اور خوبصورت شہروں کی لسٹ میں ہوگا نجیب آباد کا نام: چیئرمین

نجیب آباد- نجیب آباد کے چیئرمین انجینئر معظم صاحب و گگ بھگ دو سال ہونے کو ہے وہ اب نجیب آباد کی عوام سے کیے ہوئے وعدوں کو اب پورا کرنے کی قواعد میں لگ چکے ہیں۔ حتی بات ہو نجیب آباد کے ہر علاقے کی ہو یا دیگر وارڈ کی ہو ہر جگہ ہی بڑے اور خوبصورت شہروں اور کی فہرست میں نجیب آباد کا نام لے گا۔ انجینئر صاحب کے ذریعے کئی سال سے بڑی بڑی سڑکوں کی بھی اب سڑک لگ چکی ہے کیونکہ انجینئر صاحب نے نجیب آباد کی عوام کو اوپن جم کا بھی تحفہ دیا ہے اور 26 جنوری یوم جمہوریہ کے دن انہوں نے نجیب آباد کی عوام کو تحفے میں لائٹنگ فوارہ حوض ترنگا چھینٹا کے ساتھ دو عدد اٹھ دیوار (گیٹ) کے ساتھ مٹی میٹلی پوائنٹ بھی عوام کو دیا ہے انہوں نے نجیب آباد وسیع کو یوم جمہوریہ کی مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ آپ سب ان کی دن رات کی محنت تگ ودو پالی کا شاپ کا ساتھ اور بڑی بات ان کا بیٹا سہیل جو اس کام کے لیے دن رات یم کا حصہ رہا ہے۔ چیئرمین صاحب نے کہا جلدی نجیب آباد کو ایک جنوری یوم جمہوریہ کے دن انہوں نے نجیب آباد کی عوام کو تحفے میں لائٹنگ فوارہ حوض ترنگا چھینٹا کے ساتھ کہا ہی نجیب آباد کی ترقی کے لیے اور چار چاند لگانے کے لیے کام جاری رہے گا اس نجیب آباد وسیع کو یاد رکھنے کے ساتھ چاہیے۔ مجھے اپنی عوام سے بے حد محبت ہے اور اس محبت کو میں نبھاؤں گا جو وعدے کے پورا کرنے کی کوشش جاری رکھیں گے۔ وہیں ان کے بیٹے سہیل نے کہا کہ نجیب آباد ہمارے دلوں میں موجود ہے ہم نجیب آباد کے اور عوام کے لیے ہر وہ کام کریں گے جس سے شہر کی اور لوگوں کی ترقی ہو۔ اس موقع پر چیئرمین صاحب نے دیش واسیوں کو یوم جمہوریہ کی دلی مبارکباد پیش کی۔ اس دوران نیا نیک ایس ڈی ایم اوپن کمار، جمیل خان اور کئی سماجی ساتھ تھے نجیب آباد کی عوام کے موجودگی۔

# ہندوستان ایک جمہوری اور سیکولر ملک ہے: ضیاء الرحمٰن انصاری

## مدرسہ جامعہ عربیہ نور العلوم زید پور میں جشن یوم جمہوریہ جوش وخروش سے منایا گیا

بارہ بنکی (محمد مدثر) ہندوستان ایک جمہوری وسیکولر ملک ہے، ترنگا ہمارے ملک کی آن بان ہے، ہندوستان کی آزادی میں مسلم علماء وعوام نے جان وتن کی بازی لگا کر ملک کو غلامی کے چنگل سے چھڑایا اس خیالات کا اظہار حاجی ضیاء الرحمٰن انصاری منیجر مدرسہ جامعہ عربیہ نور العلوم زید پور نے پرچم کشائی کے موقع پر پیش کیا۔ مولانا محمد اسجد ندوی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دستور ہند نے گنگا جمنی تہذیب کو باقی رکھتے ہوئے ہر مذہب ومسلک کے لوگوں کو اپنی مشترکی کے اعتبار سے بود وباش، تعلیم وتربیت اور عبادت ومعاملات کی مکمل آزادی دی ہے، ہمارا ملک اور قانون سدا زندہ باد رہے گا۔ پرچم کشائی تقریب میں راشٹرگان شاملہ شہید عبدالحمید نے اور ترانہ ہندی فیصل عمر محمد حذیفہ، محمد ریان نے پیش کیا وہیں دیگر طلباء نے ثقافتی پروگرام پیش کر کے لوگوں کے من کو موہ لیا۔ اس موقع پر حاجی محمد شعیب، مفتی حفیظ الرحمٰن قاسمی، قاری محمد عثمان ندوی، ماسٹر فیضان، ممتاز ممبر، اعلیٰ ممبر حسام مہدی، ضامن میاں، مفتی عبدالعلیم مظاہری، قاری عبدالرحیم، ریاض الدین، ماسٹر محمد جاوید، محمد لویس اور دیگر قصبہ کے سماجی وسیاسی اور علمی شخصیات موجود تھیں۔

# پریم چند پر دو روزہ بین الاقوامی سیمینار آج سے

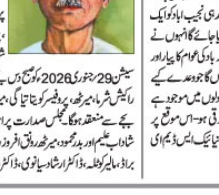

میرٹھ: 27/ جنوری 2026 و چودھری چرن سنگھ یونیورسٹی، میرٹھ کے شعبۂ اردو کے پریم چند سیمینار ہال میں کل یعنی 28/ جنوری 2026 سے دو روزہ بین الاقوامی سیمینار بعنوان "پریم چند کا ادب: ماضی، حال اور مستقبل" کا شام چار بجے سے افتتاحی اجلاس منعقد ہوگا۔ جس میں بطور سرپرست پروفیسر سنجیدہ کمار شرما (سابق وائس چانسلر مہاتما گاندھی سینٹرل یونیورسٹی موتیہاری، بہار اور ڈین فیکلٹی آف آرٹس، چودھری چرن سنگھ یونیورسٹی، میرٹھ) شرکت فرمائیں گے۔ صدارت کے فرائض صدر شعبۂ اردو پروفیسر اسلم جمشید پوری انجام دیں گے اور مہمان خصوصی کے بطور معروف ناقد اور سابق صدر شعبۂ اردو، الہ آباد یونیورسٹی پروفیسر علی احمد فاطمی اور شمس الرحمٰن فاروقی ہوں گے۔ مہمان ذی وقار کے بطور معروف شاعر وناقد اجمر مہدی (انگلینڈ) اپر، پروفیسر پرگیہ الٹھ اور شمر الناشی زین الساکین شرکت فرمائیں گے۔ جب کہ یکطرفی خطبہ ہار پریم چند ڈاکٹر پردیپ جین، مظفر نگر پیش کریں گے۔ دوسرا سیشن 29/ جنوری 2026 کو صبح دس بجے سے شعبۂ اردو میں منعقد ہوگا جس کی مجلس صدارت میں پروفیسر علی احمد فاطمی، الہ آباد، پروفیسر منوجہ مشتبی، اترا کھنڈ، پروفیسر راکیش شرما، میرٹھ، پروفیسر کویتا شرما کی، میرٹھ، ڈاکٹر ظفر اقبال، دہلی، ڈاکٹر آصف علی اور ڈاکٹر فرحت خاتون، میرٹھ رونق افروز ہوں گے۔ سیمینار کی تفسیر اجلاس دو بجے سے منعقد ہوگا۔ مجلس صدارت پرامیر مہدی، انگلینڈ، پروفیسر ریاض احمد، جموں، پروفیسر ہوں لوگوں کی ترقی ہو۔ اس موقع پر شاداب علیم اور بدر محمود، میرٹھ رونق افروز ہوں گے۔ جب کہ ناقد نگار کے بطور ڈاکٹر محمد مستر دولی، ڈاکٹر فرحت جہاں، ڈاکٹر شمیم جہاں، ڈاکٹر نفیس عبدالعلیم، الہ آباد، ڈاکٹر سالک جمیل براڈ مایئر کولکاتہ، ڈاکٹر ارشاد یادیو، ڈاکٹر ہمی اعظم انصاری، لکھنؤ، ڈاکٹر شاداب علیم، میرٹھ وغیرہ کی شرکت متوقع ہے۔

# اودھ نامہ کے بانی وقار رضوی کی یاد میں مفت میڈیکل کیمپ کا انعقاد

## ڈاکٹر اسد عباس اور ماہرین نے مریضوں کا معائنہ کیا اور مفت ادویات فراہم کیں

لکھنؤ: اودھ نامہ کے بانی مرحوم وقار رضوی کی سماجی خدمات کی یاد میں سعادت گنج واقع کربلا دیانت الدولہ میں ایک مفت میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ اس کیمپ کی خاص بات یہ رہی کہ مشہور نیورولوجسٹ ڈاکٹر اسد عباس سمیت ایلوپیتھی، یونانی اور ہومیوپیتھی کے ماہر ڈاکٹروں نے مریضوں کا معائنہ کیا اور مفت ادویات فراہم کیں، جبکہ آنکھوں کا معائنہ کر کے مفت چشمے دینے کی سہولت بھی مہیا کرائی گئی۔ میڈیکل کیمپ میں مریضوں کی بڑی تعداد موجود رہی، جنہوں نے اپنی اپنی بیماری کے مطابق ماہر ڈاکٹروں سے رجوع کیا اور ادویات حاصل کیں۔ اس موقع پر شہر قاضی مولانا ابوالعرفان فرنگی محلی، ایل ایم پی کے سیکریٹری خم الحسن رضوی، ڈاکٹر کلب سبطین نوری، مولانا ڈاکٹر یعسوب عباس، شیعہ وقف بورڈ کے چیئرمین عقل زیدی، سابق وزیر انتظار عابدی یوپی، ساجد ادی پارٹی کے رہنما محمد عباد، راہل گاندھی یوتھ بریگیڈ کے قومی صدر مہدی حسن بلو سمیت دیگر معزز شخصیات نے بطور مہمان کیمپ میں شرکت کی۔ انہوں نے کیمپ کی ستائش کرتے ہوئے وہاں موجود ڈاکٹروں اور پیرا میڈیکل اسٹاف کے جذبۂ خدمت کو سراہا اور انہیں اعزاز سے نوازا۔ مقررین نے کہا کہ اس طرح کے کیمپ کی اشد ضرورت ہے جہاں مختلف طریقۂ علاج سے وابستہ ماہرین ایک ساتھ آ کر مریضوں کا معائنہ کریں اور مناسب مشورہ اور دوا فراہم کریں۔ کیمپ میں خصوصی طور پر ڈاکٹر اسد عباس کے علاوہ ہومیوپیتھی کے ڈاکٹر عباس جعفری، سرکاری تکمیل الطب کالج و اسپتال کی انچارج پروفیسر صفیہ لوکھنڈے، پروفیسر ضیاء بیگ، ڈاکٹر اسینا، ڈاکٹر عبدالواحد انصاری، اس کے ساتھ اسکالر ڈاکٹر عریبہ، ڈاکٹر رخسار عالم، ڈاکٹر ناظم اور ڈاکٹر جنید شامل رہے۔ وہیں ایلوپیتھی شعبے سے ڈاکٹر اقصیٰ عارف، ڈاکٹر پرویز اختر، ڈاکٹر محمد شداب خان، ڈاکٹر سعد، بتول رضوی اور نجیل سمیت دیگر ڈاکٹروں نے مریضوں کا معائنہ کر کے ادویات فراہم کیں۔ اودھ نامہ کی سی ای او تقدیس فاطمہ نے میڈیکل کیمپ میں تعاون پر تمام مہمانوں، ڈاکٹروں اور معاون عملے کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ آپ سب کے تعاون سے یہ میڈیکل کیمپ ہر سال کامیابی کے ساتھ منعقد ہوتا ہے۔

# 77واں یوم جمہوریہ جوش وخروش اور وقار کے ساتھ منایا گیا

## یوم جمہوریہ تقریب کی دلکش پریڈ میں شامل ہندوستانی فوج کے ہتھیاروں، مارچ پاسٹ، رنگا رنگ ثقافتی پروگراموں اور جھانکیوں وغیرہ نے ناظرین کا دل موہ لیا

لکھنؤ: یوم جمہوریہ تقریب کی دلکش پریڈ میں شامل ہندوستانی فوج کے ہتھیاروں، مارچ پاسٹ، رنگا رنگ ثقافتی پروگراموں اور جھانکیوں وغیرہ نے ناظرین کا دل موہ لیا لکھنؤ: 26 جنوری، 2026 متر پردیش کی راجدھانی لکھنؤ میں کل 77 ویں یوم جمہوریہ جوش، خروش اور وقار کے ساتھ منایا گیا۔ وِدھان بھون کے سامنے منعقد یوم جمہوریہ کے مرکزی پروگرام میں گورنر متر مہ آنندی بین پٹیل نے پریڈ کی سلامی لی۔ اس سے پہلے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے گورنر کا استقبال کیا۔ اس موقع پر یوم جمہوریہ کی دلی مبارکباد دی۔ یوم جمہوریہ کی تقریب کی دلکش پریڈ میں شامل ہندوستانی فوج کے ٹکڑوں، مارچ پاسٹ، رنگا رنگ ثقافتی پروگراموں اور جھانکیوں وغیرہ نے ناظرین کا دل موہ لیا۔ پریڈ کی قیادت میجر رکا نشانت نے کی۔ پریڈ کے موقع پر پی ایم پی-2 ساتھ ٹینک، 105 ایم ایم ایرٹ فیلڈ گن، لائٹ اسٹرائیکر وہیکل، آرمرڈ ایرٹ اسپیشلسٹ وہیکل اور ال نیرین وہیکل (اے ٹی وی) کا مظاہرہ کیا گیا۔ پریڈ کے دوران بیکل کابینہ کے ذریعے پریڈ کے مقام پر پھل پاشی کی گئی۔ یوم جمہوریہ کی پریڈ میں 16 راجپوت رجمنٹ (مردوت)، جاٹ سکھ ایرٹ انفنٹری (راس بینڈ)، 6/ 11 گورکھا رائفلز (مردوت)، 6/ 11 پیرا 3/ 5 گورکھا رائفلز (پاپ بینڈ)، اڈوانت بلاور پلیس فورس (مردوت)، اڈوانت بلاور پلیس فورس (راس بینڈ)، سینٹرل ریزرو پولیس فورس (مردوت)، اے ٹی ایس کمانڈو (مردوت)، یوپی پولیس (مردوت)، ششستر سیما بل (راس بینڈ)، ہریانہ پولیس (مردوت)، محکمہ جنگلات اتر پردیش (مردوت)، یوپی ہوم گارڈز (پاپ بینڈ)، محکمہ جنگلات اتر پردیش (خواتین دستہ) نے شرکت کی۔ پریڈ میں پی ایس 32 ویں بٹالین (مردوت)، پی ایس 32 ویں بٹالین (پاپ بینڈ)، پی ایس 35 ویں بٹالین (مردوت)، پی ایس 35 ویں بٹالین (راس بینڈ)، یوپی ہوم گارڈز (مردوت)، یوپی ہوم گارڈز (راس بینڈ)، یوپی ہوم گارڈز (خواتین دستہ)، پرتیہ رکشک دل (مردوت)، پرتیہ رکشک دل (راس بینڈ)، پرتیہ رکشک دل (خواتین دستہ)، این سی سی (مارچ پاسٹ ٹرکے)، این سی سی (مارچ پاسٹ لڑکیاں) بھی شامل ہوئیں۔ اس کے علاوہ پیاشری ہنر آن ویشنل گرلز انٹر کالج (راس بینڈ لڑکیاں)، کیپٹن منوج کمار پانڈے یوپی سینک اسکول (راس بینڈ لڑکے)، کیپٹن منوج کمار پانڈے یوپی سینک اسکول (مارچ پاسٹ مشترک)، ایل آر ڈی ایم یہ شعولی کالا (مارچ پاسٹ لڑکیاں)، سینڈری اسکول جن بھون (راس بینڈ مشترک)، کستوربا گاندھی رہائشی گرلز اسکول، لکھنؤ (مارچ پاسٹ لڑکیاں)، پیشنل انٹر کالج لکھنؤ (راس بینڈ مشترک)، سینٹ جوزف کالج سیتاپور روڈ لکھنؤ (مارچ پاسٹ لڑکے)، سینٹ جوزف کالج (پاپ بینڈ مشترک)، سینٹ جوزف کالج راجہ جی پورم لکھنؤ (مارچ پاسٹ لڑکیاں)، سینٹ جوزف کالج روپی کھیڑا لکھنؤ (راس بینڈ مشترک)، ایس آر گلیل اسکول بخشی کا تالاب لکھنؤ (مارچ پاسٹ مشترک)، ایس آر گلیل اسکول بخشی کا تالاب لکھنؤ (پاپ بینڈ لڑکیاں)، گورنمنٹ گرلز انٹر کالج شاہین ناظرہ (مارچ پاسٹ لڑکیاں)، گورنمنٹ جوبلی انٹر کالج (راس بینڈ لڑکے) کیلئے مارچ میں شامل ہوئے۔

# ہندوستان کا آئین دنیا کا بہترین آئین، ہندوستان دنیا کی سب سے مضبوط جمہوریت: کیشو پرساد موریہ

## نائب وزیر اعلیٰ نے 77ویں یوم جمہوریہ کے موقع پر پولیس لائن پریاگ راج میں قومی پرچم کشائی کی

لکھنؤ: 27 جنوری۔ اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ نے پولیس لائن پریاگ راج میں منعقدہ 77ویں یوم جمہوریہ پر قومی پرچم لہرایا۔ انہوں نے شاندار پریڈ کی سلامی لی۔ اس موقع پر انہوں نے رکی پریڈ کا معائنہ کیا۔ سب کو یوم جمہوریہ کی مبارکباد دیتے ہوئے انہوں نے یوم جمہوریہ کی تقریبات سے خطاب کیا۔ اس موقع پر پولیس اہلکاروں اور اعلیٰ افسران کو ان کی بہترین اور نمایاں خدمات پر اعزاز سے نوازا گیا۔ بچوں نے حب الوطنی کے جذبے سے بھرے دلفریب اور رنگا رنگ ثقافتی پروگرام پیش کیے جس کی نائب وزیر اعلیٰ نے تعریف کی اور حوصلہ افزائی کی۔ یوم جمہوریہ کی تقریبات جوش، خروش، خوشی اور جوش کے ماحول میں منعقد کی گئیں۔ حب الوطنی کو فروغ دینے کے لیے مختلف تقریبات کا انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر نائب وزیر اعلیٰ مسٹر موریہ نے کہا کہ ہندوستانی آئین دنیا کا بہترین آئین ہے۔ بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بابا صاحب نے ہمیں ایک ایسا آئین دیا جس نے ہمارے شہریوں کو بااختیار بنایا، جس سے ہندوستان دنیا کی سب سے مضبوط جمہوریت بن گیا۔ مضبوط جمہوریت میں اظہار رائے کی مکمل آزادی ہوتی ہے۔ فوج کے بہادر جوانوں کی تعریف کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہماری فوج دہشت گردی کے خاتمے کے لیے ہمہ وقت چوکس ہے۔ فوج نے دہشت گردوں کے حملوں کا جواب سرجیکل اسٹرائکس، فضائی حملے اور آپریشن سندور سے دیا۔ 21 جنوری 2026 کو پریاگ راج میں فضائیہ کے تربیتی طیارے کے حادثے کے بعد، مسٹر بچنگ سوکر، مسٹر آلوک یادو، اور جناب لال صاحب نشاد نے بے مثال ہمت، جلد بازی اور دماغ کی موجودگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے، فضائیہ کے دو پائلٹوں کی جانیں بچا لیں۔ جرات، حساسیت اور انسانیت کے اس مثالی عمل کے لیے انہوں نے انہیں ایک تومینٹی سے نوازا اور ان کے روشن مستقبل کی خواہش کی۔ انہوں نے کہا کہ انسانیت کے تئیں اپنی بے لوث لگن کے ساتھ ان شہریوں نے نہ صرف پریاگ راج ضلع بلکہ پوری ریاست کا نام روشن کیا ہے۔ ہمیں ان لوگوں پر فخر ہے جو بے لوث خدمت کرتے ہیں۔ وہ معاشرے کے لیے ایک تحریک ہیں۔ ہمیں بھی خدمت اور تحفظ کا یہی جذبہ ہونا چاہیے۔